مفتاح الجنة

www.KitaboSunnat.com

ابو خزیمہ محمد حسین ظاہری

مرکز البحوث العلمیہ والدراسات الاسلامیہ

اوکاڑہ - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

مفتاح الجنة

ابو خزیمہ محمد حسین ظاہری

ناشر

مرکز البحوث العلمیہ والدراسات الاسلامیہ

اوکاڑہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

261.1
ظ ا ح ـ م

جملہ حقوق محفوظ ہیں

مطبع ——— موٹروے پرنٹرز

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ ج ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 14907

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

تقدیم ۵
خطبہ نمبر ۱ ۱۰
لاالہ الااللہ کے ارکان اور مفہوم ۱۰
سب سے پہلا رکن شہادتین ۱۰
لاالہ الااللہ کے نام ۱۱
ارکان کلمہ توحید قرآن کی نظر میں ۱۲
عروۃ وثقیٰ کیا ہے ۱۳
بندوں کی اقسام ۱۵
ارکان کلمہ توحید حدیث کی نظر میں ۱۵
لاالہ الااللہ کا معنی ومفہوم ۱۶
لاالہ الااللہ کی حقیقت اور معنی کی وضاحت ۱۹
کلمہ توحید کا پہلا معنی ۱۹
وسیلہ کیا ہے ۲۲
سورج کو سجدہ کرنے والا مشرک اعظم ۲۴
کلمہ توحید کا دوسرا معنی ۲۵
صفات عباد الرحمٰن ۲۸
حزبیت کیا ہے ۲۹
مومن کا دوست کون ہے؟ ۳۰
کلمہ توحید کا تیسرا معنی ۳۱
آیت کا شان نزول ۳۸
خطبہ ثانی ۳۹
لاالہ الااللہ کی فضیلت ۴۰
خطبہ نمبر ۲ ۴۲
لاالہ الااللہ کی شرائط ۴۲
۱- علم ۴۲
جہاد کی اقسام ۴۵
علم قرآن کی نظر میں ۴۵
علم احادیث کی روشنی میں ۴۹
کیا تبلیغی جماعت کلمہ توحید کی دعوت دیتی ہے ۵۳
ایک مصری تبلیغی کا واقعہ ۵۴
۲- یقین ۵۶
یقین کے دلائل ۵۶
خزیمہ بن ثابتؓ کا ایمان افروز واقعہ ۵۷
مسیح دجال اور مومن شخص کا واقعہ ۵۸
۳- قبول ۶۱
قبول کے دلائل ۶۱
۴- انقیاد ۶۶
انقیاد کے دلائل ۶۶
خطبہ نمبر ۳ ۷۱
۵- صدق اور اس کے دلائل ۷۲
۶- اخلاص اور اس کے دلائل ۷۸

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷- محبت اور اس کے دلائل	۸۳	اور اس کے دلائل	۱۱۲
محبت رسول کیا ہے	۸۷	پہلی دلیل	۱۱۲
شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ		دوسری دلیل	۱۱۴
اور ایک عیسائی کا واقعہ	۹۱	تیسری دلیل	۱۱۴
کلمہ توحید کی آٹھویں شرط اور اس		چوتھی دلیل	۱۱۵
کے دلائل	۹۳	کلمہ توحید توڑنے والا چوتھا نظریہ	
خطبہ نمبر ۴	۹۴	اور اس کے دلائل	۱۱۵
لا الہ الا اللہ کی نقیض	۹۴	پہلی دلیل	۱۱۶
لا الہ الا اللہ کے اقرار کو توڑنے والا پہلا		قبروں کو دھونا شرکیہ فعل ہے	۱۱۷
نظریہ اور اس کے دلائل	۹۵	دوسری دلیل	۱۱۸
دلیل اول	۹۵	تیسری دلیل	۱۱۸
دوسری دلیل	۹۸	کلمہ توحید کو توڑنے والا پانچواں نظریہ	
تیسری دلیل	۹۹	اور اس کے دلائل	۱۲۰
ابن شاہ اور بابے بلوچ کے بارے میں		پہلی دلیل	۱۲۰
موجودہ مشرکین کا عقیدہ	۱۰۰	کلمہ توحید کی فضیلت	۱۲۱
کلمہ توحید کو توڑنے والا دوسرا نظریہ		دعوت کا آغاز کیسے ہو	۱۲۲
اور اس کے دلائل	۱۰۵	دوسری شرط	۱۲۶
عبادت کا مفہوم	۱۰۵	تیسری شرط	۱۲۹
دلیل اول	۱۰۶	لیڈی ڈیانا کا اسلام کے ساتھ	
دوسری دلیل	۱۰۷	کوئی تعلق نہ تھا	۱۳۱
تیسری دلیل	۱۰۸	چوتھی شرط	۱۳۲
چوتھی دلیل	۱۱۱	ایک صحابیہ کا ایمان افروز واقعہ	۱۳۴
پانچویں دلیل	۱۱۱	احمد رضا خاں بریلوی کی	
چھٹی دلیل	۱۱۲	قرآنی آیت میں تحریف	۱۳۵
کلمہ توحید کو توڑنے والا تیسرا عقیدہ		پانچویں شرط	۱۳۶

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ایک ہی پیغام اور دعوت لے کر آئے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿و لقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا الله و اجتنبوا الطاغوت﴾(سورۃ النحل-۳۶)

اور ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ لوگو! صرف اللہ کی عبادت کرو اور اسکے سوا تمام معبودوں سے بچو۔

اور انھوں نے اس پیغام کو پہنچانے کے لئے اس قدر تکالیف برداشت کیں جسکا کوئی انسان صحیح تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اور یہ سلسلہ چند دنوں یا مہینوں پر محیط نہ تھا بلکہ پوری زندگی اس کام میں صرف کر دی اسکے باوجود زندگی کے کسی موڑ پر لچک پیدا نہ کی اور سالہا سال تک مسلسل اس فریضہ کو سر انجام دیتے رہے۔

خصوصاً نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق اللہ رب العزۃ اس بات کی خبر دیتے ہوئے انکے قول کو نقل کرتا ہے:

﴿قال رب انی دعوت قومی لیلا ونهارا فلم یزد هم دعاء ی الافرارا وانی کلما دعوتهم لتغفر لهم جعلوا اصابعهم فی اذانهم واستغشوا ثیا بهم واصروا واستکبروا استکبارا ثم انی دعوتهم جهارا ثم انی اعلنت لهم واسررت لهم اسرارا﴾(سورۃ نوح-۵ تا ۹)

نوح علیہ السلام نے کہا اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو تیری طرف دعوت دی۔ مگر میری دعوت سے یہ بھاگنے میں اور بڑھتے گئے۔ میں نے جب کبھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھیں تیری بخشش کے لئے دعوت دی انھوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں اور اپنے کپڑوں کو اوڑھ لیا اور اڑ گئے اور سرکشی کی۔ پھر میں نے انھیں باآواز بلند بلایا اور بیشک میں نے انھیں اعلانیہ اور پوشیدہ بھی دعوت دی۔

اور یہ دعوت قرآن کی زبانی ساڑھے نو سو سال تک جاری رہی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عاما﴾ (سورۃ العنکبوت۔ ۱۴)

اور ہم نے نوح علیہ السلام کو انکی قوم کی طرف بھیجا وہ ان میں ساڑھے نو سو سال تک رہے۔

اس سے اندازہ کریں کہ یہ دعوت کا کام جس قدر کٹھن اور دشوار تھا اسی قدر اسکی اھمیت کے پیش نظر انبیاء اکرام علیھم الصلوۃ والسلام کی بعثت کا سلسلہ جاری و ساری رہا۔ تاآنکہ یہ سلسلہ ھمارے رسول مکرم امام الانبیاء سید الاولین والآخرین رحمتہ اللعالمین خاتم النبین پر مکمل ہوا۔ اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس دعوت کے لئے کس قدر محنت شاقہ کی اور اس فریضہ کو انجام دینے کے لئے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔

اس دعوت کی ابتداء مکہ کی پہاڑی سے کی اور یہی دعوت لے کر جب وادی طائف میں ابن عبدیالیل کے پاس پہنچے تو اس نے آپکی دعوت کو قبول کرنا یا سننا تو درکنار آپکی بات پر دھیان بھی نہ دیا۔ جس پر آپکو انتہائی صدمہ اور دکھ پہنچا اور اس واقعہ کو بطور خاص آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک مرتبہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے سامنے بیان بھی فرمایا (صحیح بخاری)

کفار اور مشرکین چونکہ لا الہ الا اللہ کے معنیٰ و مفھوم کو سمجھتے اور جانتے تھے اسلئے وہ اسکا اقرار نہیں کرتے تھے کیونکہ انہیں یہ بات معلوم تھی کہ جب اس دعوت کو قبول کرلیں گے پھر اسکے مطابق عقیدہ و نظریہ اپنانا پڑیگا۔ اور اسکی شرائط اور تقاضوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پورا کرنا ہوگا۔ اور اپنے آباء واجداد کے دین کو خیر باد کہنا پڑیگا۔ اور صرف ایک اللہ معبود بر حق کی عبادت کرنی ہوگی۔ اسکے سوا کسی اور کی نہ عبادت کر سکیں گے۔ اور نہ ہی کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ سبحانہ کے سوا حاجت روا، مشکل کشا، غریب نواز، غوث، داتا، گنج بخش، پریشانیاں دور کرنے والا، امیدیں بر لانے والا اور بگڑی بنانے والا مان سکیں گے۔ اور نہ کسی کے نام کی نذر ونیاز اور سبیل لگا سکیں گے۔

اسکے بر عکس آج کے کلمہ گو اسلام کے دعوے دار کلمہ پڑھتے، پڑھاتے، لکھتے لکھواتے ذکر کرتے اور کرواتے ہیں۔ بلکہ گلی گلی، کوچہ کوچہ، بستی بستی، اسکی دعوت دینے والے اور ساری ساری رات لاؤڈ سپیکر پر اسکا ورد کرنے والے اور تسبیح نکالنے والے اسکے معنی ومفہوم شرائط اور تقاضوں سے غافل ہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے جسکی تعلیم اور معرفت کے لئے اللہ رب العزۃ نے اپنے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فاعلم انه لا اله الا الله﴾ یہ لوگ اس سے با لکل ناآشنا ہیں جبکہ اسکی تعلیم حاصل کرنا اور اسکی شرائط ونقیض جاننا نہایت ضروری ہے۔ جس کلمہ کو لوگوں میں عام کرنے کے لئے اور اسکی تعلیم دینے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام مبعوث کئے گئے اور ہمارے رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی تیئس سالہ نبوت کی زندگی میں بہت زیادہ اھتمام کیا اسی قدر ہم سب نے ملکر غفلت ولاپرواہی کا مظاہرہ کیا۔

اس کلمہ کی اہمیت کے پیش نظر ہمارے شیخ جناب مولانا محمد حسین صاحب ظاہری متعنا الله بطول حیاته ۲۰ اگست ۱۹۹۷م کو پاکستان تشریف لائے تو انھوں نے بیرون ممالک بسنے والے سلفی لوگوں کے پختہ عقائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے ملک میں بسنے والے اکثر لوگ لا الہ الا اللہ کی حقیقت اور معنی ومفہوم اور شرائط سے غافل ہیں۔

اس سلسلہ میں ترغیب دلاتے ہوئے توجہ مبذول کرائی کہ تم ان تمام باتوں کو اھتمام کے ساتھ سیکھو اور یاد کرو تاکہ عامۃ الناس اس سے مستفید ہوں۔ جسکے نتیجہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ ہمیں حقیقتاً اسکا علم حاصل کرنا چاہیئے۔ لہذا ھم نے "جامع مسجد بلال اھل حدیث محلہ جلال، کوٹ اوکاڑا" میں ماہ ستمبر کے چاروں خطبات جمعۃ المبارک کو اس موضوع کے لیئے مختص کیا۔ اور محترم شیخ ظاھری صاحب سے ان خطبات کے لئے درخواست کی کہ آپ ہمیں وقت عنایت فرمائیں۔ تو انھوں نے اپنی گوناگوں مصروفیات میں سے انتہائی قیمتی وقت نکال کر ھم پر شفقت فرمائی.

جزاہ اللہ احسن الجزاء.

اسکے لئے ھم نے باقاعدہ شہر کی مساجد میں اشتہارات آویزاں کیئے اور دعوت نامہ کے ذریعے احباب کو مدعو کیا۔ احباب کرام بڑے ذوق و شوق سے اس موضوع کو سننے کے لئے سخت گرمی کے موسم میں تشریف لائے۔ حتی کہ آخری خطبہ جمعہ میں اس موضوع کی تکمیل نہ ہو سکی جسکے لئے گذارش کی گئی کہ نماز جمعہ کے بعد سامعین حضرات تشریف رکھیں۔ تاکہ اس موضوع کے دوسرے حصہ (محمد رسول اللہ ﷺ) کو مکمل کیا جاسکے۔ احباب نے پوری دلچسپی اور دلجمعی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بڑے انہماک اور توجہ کے ساتھ بقیہ مضمون سنا۔

محترم شیخ ظاہری صاحب نے ان خطبات میں انتہائی عمدہ انداز میں مدلل خطاب کیا اور کتاب وسنت کے دلائل کی روشنی میں بغیر کسی مداہنت کے لاالہ الا اللہ کا معنی و مفہوم، حقیقت، شرائط اور نقیض کو بیان کیا۔ اور اس ضمن میں جتنی باتیں وضاحت طلب تھیں۔ انھیں خوب شرح صدر کے ساتھ بیان کیا۔ اور شرک، کفر، نفاق، بدعات کا بھی بھرپور طریقے سے کتاب وسنت کے دلائل کے ذریعے رد کیا۔ قارئین کرام انھیں پڑھکر یقینی طور پر ایک ایسی دعوت اور فکر محسوس کریں گے۔ جو شاید عام خطبات میں نہ مل سکے۔

موصوف کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ جس موضوع پر گفتگو کرتے ہیں۔ اسکا کوئی پہلو تشنہ نہیں چھوڑتے۔ نیز انکے خطاب کی ایک امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ وہ حتی المقدور صحیح روایات کا اھتمام کرتے ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تمام معروضات کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے ان خطبات کو مرتب کرنے کا عزم کیا۔ اللہ رب العزۃ نے مجھ جیسے ناچیز، ادنی طالب العلم اور خادم العلماء کو اس بات کی توفیق عنائت فرمائی کہ آج میں اپنی اس کاوش کو آپ کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہوا۔

میرا خیال تھا کہ اس مجموعہ کو خطبات ظاہری کے نام سے موسوم کیا جائے۔ لیکن میرے محترم شیخ نے اس بات سے اتفاق نہیں کیا۔ اور تواضع کو اختیار کرتے ہوئے اسکا نام ''مفتاح الجنۃ'' تجویز کیا۔ چونکہ موصوف اپنے مربی واستاذ محترم شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی نوراللہ مرقدہ کے مجموعہ تقاریر کو ''خطبات شیخ العرب والعجم'' کے نام سے منظر عام پر لانا چاہتے ہیں۔ اس بنا پر یہ نام اختیار کیا گیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمام مسلمانوں کو صحیح معنوں میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا معنی و مفہوم حقیقت شرائط وغیرہ جاننے اور اسکے مطابق عقیدہ و عمل صالح اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ ھم اللہ رب العزۃ اور رسول اللہ ﷺ کے حقیقی مطیع و فرماں بردار بن جائیں۔ جسکے نتیجے میں یہ مفتاح ھمارے لئے ''مفتاح الجنۃ'' ثابت ہو۔ امین ثم امین۔

اوراس رسالہ کو میرے لئے اور میرے شیوخ، والدین، اھل خانہ اور محسنین کے لئے صدقہ جاریہ بنادے۔ آمین۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلاً وارزقناا جتنابه ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

عبداللطیف تبسم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 1

خطبہ جمعۃ المبارک 5/09/97

لا الہ الا اللہ کے ارکان اور مفہوم

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیٰات اعما لنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لااله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداعبده ورسوله اما بعد فان خيرالحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمدﷺ و شرالامور محدثاتها وكل محدثه بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار○

﴿عن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول اللهﷺ بنى الاسلام على خمس شهادة أن لا اله اللّٰه وان محمد رسول اللّٰه و إقام الصلوة وايتاء الزكوٰة وصوم رمضان و حج البيت﴾ (رواه الشیخان)

میرے بھائیو اور دوستو! میں نے آپکے سامنے نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پڑھی ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے بنیادی پانچ ارکان ذکر کیے ہیں۔

سب سے پہلا رکن شہادتین

اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ دوسرا رکن نماز کا قائم کرنا۔ اقامت صلوۃ، تیسرا رکن زکوۃ ادا کرنا، چوتھا رکن رمضان المبارک کے مہینہ کے روزے رکھنا اور پانچواں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکن اللہ کے گھر کا حج کرنا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی صحیحین میں ذکر کیا ہے۔

ھم نے آج کے خطبہ میں آپکے سامنے شہادتین میں سے پہلے جز لا الہ الا اللہ کے موضوع پر گفتگو کرنی ہے اور یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ آج کے خطبہ جمعہ میں یہ موضوع مکمل نہیں ہو سکے گا۔ اس لئے کہ یہ نہایت طویل موضوع ہے لیکن میں کوشش کرونگا کہ اسے اختصار کے ساتھ آپکے سامنے اس ماہ ستمبر کے خطبات جمعہ میں مکمل کر دوں۔

لا الہ الا اللہ کے نام

میرے بھائیو اور دوستو! سب سے پہلے ہمیں یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کے مختلف نام ہیں۔ کوئی بھی چیز جاننے کے لئے اور کسی بھی علم سے واقف ہونے کے لئے، ہنر سے کام سے، ضروری ہے کہ انسان اسکے نام سے واقف ہو۔ جس شخص سے کوئی واسطہ، تعلق یا کوئی کام ہوتا ہے۔ سب سے پہلی بات تعارف اسکا نام معلوم کرنا تو اس کلمے کے مختلف نام ہیں۔ اسکو کلمہ توحید بھی کہا جاتا ہے۔ کلمہ اخلاص بھی کہا جاتا ہے۔ کلمۃ الشھادۃ بھی کہا جاتا ہے اور شہادۃ الحق بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اسکے نام ہیں توحید اس لئے کہ لا الہ الا اللہ میں اللہ رب العزۃ کی توحید کا اقرار کیا جاتا ہے۔ اسکی گواھی دی جاتی ہے۔ اخلاص اس لئے اس کا نام ہے کہ اللہ رب العزۃ کی عبادت کا اقرار کیا جاتا ہے۔ شہادۃ اس لئے کہ گواھی دی جاتی ہے کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ شہادۃ الحق اس لئے کہ حق کی گواھی کہ معبود برحق صرف اور صرف اللہ رب العزۃ ہے اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔

لا الہ الا اللہ کے دو رکن ہیں۔ پہلا رکن اسکا نفی ہے۔ دوسرا اثبات ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکان کلمہ توحید قرآن کی نظر میں

جب ہم کہتے ہیں کہ لاالہ تو یہ اسکا پہلا رکن ہے۔اس میں ہم نفی کرتے ہیں انکار کرتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں ہم ہمہ قسم کے معبودان باطلہ کاانکار کرتے ہیں۔انکی نفی کرتے ھیں۔ یہ اسکا پہلا رکن ہے۔ الا اللہ صرف اور صرف معبود بر حق کون ہے ؟اللہ رب العزۃ۔ ہم یہ ثابت کررہے ہیں کہ اللہ رب العزۃ ھی معبود بر حق ہے۔یہ اسکادوسرا رکن ہے اوراس چیز کو اللہ رب العزۃ نے قرآن مجید میں مختلف انداز میں بیان کیاہے۔اس سے ہم اسکی وضاحت کرتے ہیں۔اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿فمن يكفر بالطاغوت و يؤ من بالله فقداستمسك بالعروة الوثقى لاانفصام لها﴾ (سورۃالبقرہ-256)

جس شخص نے طاغوت کاانکار کر دیااور اللہ رب العزۃ پر ایمان لے آیا۔اس نے ایسے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔﴿ لاانفصام لها﴾۔کہ یہ مضبوط کڑاٹوٹنے والا نہیں ہے۔اب آپ دیکھیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ رب العزۃ نے نفی اوراثبات دونوں ارکان ذکر کیے ہیں ﴿فمن يكفر بالطاغوت﴾ جو شخص طاغوت کاانکار کرتا ہے۔ پہلے نفی کا ذکر ہواہے۔ طاغوت کیا ہے ؟ اللہ رب العزۃ کے علاوہ جسکی بھی عبادت کی جائے۔ جسکو بھی اللہ رب العزت کے مقابلے میں پیش کیاجائے۔جس میں بھی اللہ رب العزۃ کے اسماء اور صفات بیان کیے جائیں۔اس میں اللہ کی صفات سمجھی جائیں اس کے متعلق یہ عقیدہ اختیار کیا جائے۔وہ طاغوت ہے۔لیکن ہم یہاں پر ایک شرط لگائیں گے۔کہ وہ اس سے راضی ہو۔اس شرط سے ہم انبیاء علیھم الصلوۃوالسلام اور اولیاء صلحاء کو نکال دیں گے۔اس لیے کہ انبیاء علیھم الصلوۃوالسلام کبھی بھی اللہ کی عبادت کے علاوہ کسی اور کی عبادت پر راضی نہیں ہوئے۔اور کبھی بھی وہ اپنی عبادت پر بھی راضی نہیں ہوئے۔جیساکہ عیسی علیہ الصلوۃوالسلام اور عزیر علیہ الصلوۃوالسلام، کہ یہودونصاری نے انکو اللہ کا بیٹا ٹھہرادیااور انکی عبادت کرتے تھے اور وہ اس بات پہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راضی نہیں تھے۔لہذا جب ہم نے یہ تعریف کر کے قید لگادی۔ تو انبیاء علیھم الصلوۃ والسلام طاغوت کی اس تعریف سے نکل گئے۔ تو معلوم ہوا ﴿فمن یکفر بالطاغوت﴾ کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ جسکی عبادت کی جائے وہ طاغوت ہے۔اسکا انکار کرنا لازم ہے فرض ہے یہ واجب ہے۔اور لاالہ الا اللہ کے ارکان میں سے ایک رکن ہے ﴿ویومن باللہ﴾ اور اللہ رب العزۃ پر ایمان لائے۔ تو اس شخص نے ایسے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔

عروہ وثقی کیا ہے؟

عروہ وثقی کی تعریف عبداللہ بن عباس، سعید بن جبیر، ضحاک، سفیان اور دیگر اھل علم نے کی ہے کہ اس سے مراد لاالہ الا اللہ ہے۔ تو معلوم ہوا کہ جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ پر ایمان لے آیا اس نے لاالہ الا اللہ جیسے مضبوط کڑے کو تھام لیا۔ یہ مضبوط کڑا، یہ توحید والا، شہادت حق والا، اخلاص والا، ٹوٹنے والا نہیں ہے۔

اور دوسرے مقام پر اللہ رب العزۃ اسی کی وضاحت کرتے ہوئے دونوں ارکان کو ذکر کرتا ہے

﴿ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت﴾ (سورۃ النحل۔۳٦)

کہ ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا اور ہر رسول کی یہی دعوت رہی ہے۔

﴿ان اعبدو اللہ﴾ اللہ کی عبادت کرو۔ تمام انبیاء کرام علیھم الصلوۃ والسلام یہی دعوت دیتے رہے ہیں۔﴿واجتنبوا الطاغوت﴾ دونوں ہی رکن۔دونوں کی دعوت دیتے رہے ہیں۔ کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ جتنے بھی معبودان ہیں انکا انکار کردو۔ اور ایک اللہ رب العزۃ کی توحید کا اقرار کرلو۔ اس کو مان لو اسکی عبادت کرو۔

اور اسی طرح سے اللہ رب العزۃ نے ھود علیھم الصلوۃ والسلام کے قول کو نقل کیا ہے کہ جب انہوں نے اپنی قوم کو دعوت دی تو اسی چیز کی دعوت دی۔ تو انکی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم نے اس چیز کا انکار کر دیا۔ دونوں ارکان کا اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿والی عادا خاھم ھودا قال یقوم اعبدوا اللّٰہ مالکم من الہ غیرہ افلاتتقون﴾ (سورۃ الاعراف۔ ۶۵)

کہ جب قوم عاد کی طرف ھود علیہ السلام گئے۔ تو انہوں نے انکو دعوت دی کہ اے میری قوم ﴿اعبدوا اللّٰہ﴾ اللہ کی عبادت کرو۔ ﴿مالکم من الہ غیرہ﴾ تمہارا اسکے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ ﴿افلاتتقون﴾ کیا تم پرہیز گار نہیں بنتے۔ تم اللہ سے ڈر کر شرک کو چھوڑتے نہیں ہو۔ شرک سے بچنے والے نہیں ہو ﴿افلاتتقون﴾ کیا تم شرک کو چھوڑنے والے نہیں۔ اللہ کی توحید کو اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں یہ انہوں نے دعوت دی ان کی قوم نے انکو کیا جواب دیا اللہ رب العزۃ نے اس جواب کو بھی نقل کیا ہے فرماتا ہے۔

﴿قالوا اجئتنا لنعبداللّٰہ وحدہ﴾ (سورۃ الاعراف۔ ۷۰)

انہوں نے کہا کہ کیا تو ھمارے پاس اس لئے آیا ہے کہ ہم اللہ اکیلے کی عبادت کریں۔ ﴿ونذر ما کان یعبد اباؤنا﴾ (سورۃ الاعراف۔ ۷۰) اور ہم انکو چھوڑ دیں جنکی ھمارے آباء واجداد عبادت کرتے تھے ھمارے آباء واجداد جنکی عبادت کرتے تھے انکو چھوڑ دیں اور ایک اللہ اکیلے کی عبادت کریں۔ یہ دعوت تو لے کر آیا ہے۔ یہ پیغام لے کر آیا ہے۔

﴿فأتنا بماتعدنا ان کنت من الصدقین﴾ (سورۃ الاعراف۔ ۷۰)

انہوں نے اسکو قبول نہیں کیا اسکا انکار کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو تو ہمیں وعدہ دیتا ہے اور جس عذاب سے ہمیں ڈراتا ہے جس عذاب کی ہمیں دھمکیاں سناتا ہے وہ عذاب لے آ یا اگر تو سچا ہے انہوں نے اللہ رب العزۃ کی توحید کو قبول نہیں کیا۔ اسکا انکار کیا۔ آپ دیکھ لیں کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ نے اس چیز کو واضح کیا کہ انہوں نے کہا ﴿لنعبداللّٰہ وحدہ﴾ کیا ہم اللہ اکیلے کی عبادت کریں ﴿ونذر ما کان یعبدأباؤنا﴾ اور انکو چھوڑ دیں، جنکی ہمارے آباء واجداد نے عبادت کی۔ معلوم ہوا کہ دورکن قرآن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید سے ثابت ہیں۔ ضروری ہے کہ اللہ رب العزۃ کی عبادت کی جائے۔ اسکی توحید کا اقرار کیا جائے۔ اور اسکے علاوہ تمام معبودان باطلہ کا انکار کیا جائے۔ اگر کوئی شخص اللہ کی توحید کا اللہ رب العزۃ کے برحق ہونے کا اقرار کرتا ہے۔ لیکن باقی معبودان باطلہ کا نہیں انکار کرتا ہے۔ تو اس نے لاالہ الااللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا۔ اس نے اسکے تقاضے کو پورا نہیں کیا۔ اس نے لاالہ الااللہ نہیں پڑھا۔ اسکا لاالہ الااللہ پڑھنا قابل قبول نہیں ہے۔

بندوں کی اقسام

لاالہ الااللہ پڑھنے والے شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ لاالہ الااللہ پڑھ کر اسکے مطابق عقیدہ رکھے۔ اور پھر اسکے مطابق عمل کرے۔ ایسا شخص مومن ہوگا۔ جو عمل تو اسکے مطابق کریگا۔ لیکن عقیدہ اسکے مطابق نہیں رکھتا۔ وہ شخص منافق ہوگا۔ بظاہر وہ شرک نہیں کرتا۔ بظاہر وہ نیک اعمال کرتا ہے۔ لیکن اعتقاد نہیں رکھتا۔ اللہ رب العزۃ پر دل سے ایمان نہیں رکھتا۔ تو وہ منافق ہے۔ جیسا کہ منافقین مدینے تھے۔ اور جو اسکا انکار کردیگا وہ کافر قرار پائیگا۔ اور جو اسکا اقرار نہیں کریگا نہیں مانے گا وہ مشرک ٹھہرے گا۔ معلوم ہوا کہ انسانوں کی تین اقسام ہیں۔ مومن۔ منافق۔ کافر یا مشرک۔

ارکان کلمہ توحید حدیث کی نظر میں

اب میرے بھائیو اور دوستو! نبی علیہ السلام کی حدیث سے بھی اس بات کو ثابت کرتے ہیں۔ کہ اسکے دو رکن ہیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا من ﴿قال لا الٰہ لا اللّٰہ﴾ جس شخص نے لاالہ الااللہ پڑھا۔

﴿ و کفر بمایعبدمن دون اللّٰہ﴾ اور اللہ رب العزت کے علاوہ جسکی عبادت کی جاتی ہے۔ اسکا انکار کیا۔ فقط یہ نہیں ہے کہ انسان لاالہ الااللہ کہے۔ بلکہ ضروری ہے کہ اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العزۃ کے علاوہ جسکی عبادت کی جاتی ہے اسکا انکار کرے ﴿حرم ماله و دمه﴾ ایسا شخص جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا اور اللہ کے علاوہ جسکی عبادت کی جاتی ہے اسکا انکار کر دیا۔ اس شخص کا مال، خون اور جان محفوظ ہو گیا ﴿وحسابه علی اللّٰہ﴾ اور اسکا حساب اللہ رب العزۃ پر ہے۔ یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے۔

اور مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿من وحد اللّٰہ﴾ جس نے اللہ رب اللہ العزۃ کی توحید کا اقرار کیا ﴿وکفر بما یعبد من دونه حرم ماله ودمه﴾ اور اللہ رب العزۃ کے علاوہ جسکی عبادت کی جاتی ہے۔ اسکا انکار کیا اسکا کفر کیا۔ کہا کہ اسکی جان اور مال محفوظ ہو گئے۔

لا الہ الا اللہ کا معنیٰ و مفہوم

اب ذرا اسکے معنے پر غور کریں۔ لا الہ الا اللہ کا معنیٰ کیا ہے۔ اسکا معنیٰ جب ہم ...ی میں کریں گے۔ تو کہیں گے ﴿لا معبود بحق الا اللّٰہ﴾ اور اردو میں معنیٰ کریں ...ے تو کہیں گے کہ معبود برحق صرف اور صرف اللہ ہے۔ اللہ کو معبود اس لیے کہا گیا۔ کہ مشرکین مکہ نے اللہ کے خالق ہونے کا، اللہ کے قادر ہونے کا، اللہ رب العزۃ کے رزاق ہونے کا، اللہ کے مالک ہونے کا کبھی بھی انکار نہیں کیا۔ آپ قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو آپ کو یہ بات معلوم ہوگی۔ کہ اللہ رب العزۃ نبی ﷺ سے بار بار یہ کہتا ہے۔ کہ آپ ان سے سوال کریں کہ زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا کون ہے۔ بارش برسانے والا کون ہے۔ باغات اگانے والا کون ہے؟ روزی رساں کون ہے؟ اولاد دینے والا کون ہے؟ یہ ساری باتیں ان سے پوچھیں۔ تو یہ کہیں گے کہ اللہ رب العزۃ ہے۔ تو معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ کا معنیٰ یہ نہیں ہے ﴿لا خالق إلا اللّٰہ﴾ اللہ کے سوا کوئی رزاق نہیں۔ نہیں ﴿لا معبود بحق إلا اللّٰہ﴾ یہ معنیٰ ہے اسکا۔ اسلئے کہ انہوں نے اللہ رب العزۃ کی خالقیت کا، اللہ کی مالکیت کا، اللہ رب العزۃ کی قدرت کا کبھی انکار ہی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا۔ اور اسی چیز کو اللہ رب العزۃ سورۃ لقمٰن میں بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے اور نبی ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

﴿ولئن سالتھم من خلق السموت والارض لیقولن اللّٰہ﴾
(سورۃ لقمٰن-۲۵)

کہ اگر آپ ان سے سوال کریں کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنے والا کون ہے؟ تو یہ ضرور یہ بات کہیں گے۔ کہ اللہ نے اس کو پیدا کیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اس بات پر انکا کبھی اختلاف نہیں تھا۔ اختلاف انکا توحید الوہیت پر رہا ہے۔ توحید ربوبیت پر کبھی اختلاف نہیں ہوا۔ اللہ رب العزۃ کے رب ہونے پر آج تک سوائے ملحدین کمنسٹوں یا سوشلسٹوں کے جنکو ہم دھریہ کہتے ہیں۔ انکے علاوہ کبھی کسی نے انکار نہیں کیا۔ وہ خواہ کسی دین کا ماننے والا کیوں نہ ہو۔ عیسائی ہو، یہودی ہو، سکھ ہو، ہندو ہو، بدھ مت ہو یا کسی بھی قسم کا وہ دنیا میں دین اور عقیدہ رکھنے والا ہو۔ وہ اللہ رب العزۃ کے رب ہونے کا انکار نہیں کرتا اللہ کو رب مانتا ہے۔ ھندو اسکو بھگوان کا نام دے لیں یا کوئی اور نام دے لیں بہر صورت اللہ رب العزۃ کی ربوبیت کا ہمیشہ سے اقرار ہوا ہے اور رب العزۃ نے قرآن مجید میں جہاں کہیں بھی اپنی توحید ربوبیت کو ذکر کیا ہے تو توحید ربوبیت کے دلائل کو ذکر کر کے اپنی توحید الوہیت کو ثابت کیا ہے کہ جب رب یہ ہے پیدا کرنے والا یہ ہے مارنے والا یہ ہے۔ زندہ کرنے والا یہ ہے اس کائنات کے نظام کو چلانے والا یہ ہے۔ تو پھر عبادت کا حق دار بھی وہی ہے۔ یہ دلائل قائم کر کے اللہ نے کہا ہے کہ یہ صفات جس کی ہیں۔ وہی عبادت کا حق دار ہے۔ عبادات کسی بھی قسم کی ہوں۔ وہ قلبی عبادت ہو، زبانی عبادت ہو جسمانی عبادت ہو، یا مالی عبادت ہو۔ چاروں قسم کی عبادات کا حق دار صرف اور صرف اللہ رب العزۃ ہے۔ اسکے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ تو معلوم ہوا کہ وہ اس بات کو جانتے تھے۔ یہ جب ہم شرائط بیان کریں گے لا الہ الا اللہ کی آئندہ خطبات میں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ لوگ اس کے معنی و مفہوم کو سمجھتے تھے جانتے تھے۔ اس لئے انھوں نے انکار کیا لیکن آج کا مسلمان، اسلام کا دعوی کرنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا لا الہ الا اللہ پڑھنے والا یہ اسکے معنی کو نہیں جانتا ہے۔ اس لئے اس کا اقرار کرتا ہے۔ اگر یہ لوگ اسکا معنی جان لیں۔ جیسا کہ مشرکین مکہ جانتے تھے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ لوگ بھی لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کی جائے انکار کردیں اور جو سپیکر کھول کر باقاعدہ لا الہ الا اللہ کا ورد کیا جاتا ہے۔ یہ لا الہ الا اللہ کا ورد کرنا چھوڑ دیں۔ یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی کو لا الہ الا اللہ کا معنی معلوم ہو جائے اور پھر وہ اس کے خلاف عمل کرے۔ لہذا جب مشرکین مکہ کو رسول ﷺ نے اس بات کی دعوت دی کہ ﴿قولوا لا الہ الا اللہ﴾ کہ لا الہ الا اللہ کہو۔ یعنی ﴿لا معبود بحق الا اللہ﴾ کہ اللہ رب العزۃ کے سوا معبود برحق کوئی نہیں ہے۔ تو انہوں نے اس بات کا انکار کرتے ہوئے کیا کہا؟ اللہ رب العزۃ انکے قول کو قرآن مجید میں نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ انہوں نے کہا

﴿اجعل الا لهة الها واحدا ان هذا الشئی عجاب﴾

(سورۃ ص آ-۵)

کیا تو نے یہ تمام معبودان باطلہ، جتنے بھی ہم نے رب عبادت کے لئے بنائے ہوئے ہیں اور الہ بنائے ہوئے ہیں۔ تو نے ان سارے معبودان کو ایک معبود بنا دیا ہے؟ کہ یہ سارے معبود ایک ہی ہو گئے۔ ﴿ان هذا لشیء عجاب﴾ یہ بڑی عجیب بات ہے۔ یعنی یہ سارے معبود ایک ہو گئے۔ سب کو ایک بنا دیا یعنی انکو یہ بات بہت تعجب آمیز معلوم ہوئی انہوں نے تعجب کا اظہار کیا۔ حیرانگی کا اظہار کیا۔ کہ ہم نے اتنے معبود بنا رکھے ہیں۔ تین سو ساٹھ ان کی ہم پوجا کرتے ہیں اور مختلف کاموں کے لئے ہم نے مختلف معبود مختص کر رکھے ہیں۔ تو تو نے ان سب کو ایک بنا دیا ہے۔ لہذا انہوں نے اس بات کا انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے لا الہ الا اللہ کا معنی سمجھ لیا تھا۔ جان لیا تھا۔ اسلئے انہوں نے یہ بات کہی اور اسکا انکار کیا۔ دوسری بات یہ ہے ہم نے "حق" کی قید اس لئے لگائی ہے۔ اس لئے کہا ہے کہ معبود برحق صرف اور صرف اللہ رب العزۃ ہے۔ کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ اور بھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سارے معبودان باطلہ موجود ہیں۔ جنکی لوگ عبادت کرتے ہیں۔ لہذا ہم نے حق کی قید لگائی ہے۔ تاکہ باطل اس سے خارج ہو جائے۔ اور اس چیز کو اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے :

﴿ذلك بان الله هو الحق وان مايدعون من دونه هو الباطل﴾
(سورۃ الحج۔ ۶۲)

کہ اللہ رب العزۃ وہی حق ہے۔ معبود بر حق وہی ہے۔ اور اللہ رب العزۃ کے علاوہ جنکو پکارا جاتا ہے ﴿هو الباطل﴾ وہ باطل ہے تو اس لئے حق کی قید لگائی ہے۔ معلوم ہوا کہ معبود بر حق صرف اور صرف اللہ رب العزۃ ہے۔ اسکے علاوہ جنکی بھی عبادت کی جاتی ہے۔ جنکو بھی پوجا جاتا ہے۔ وہ سب کے سب باطل ہیں اور انکا انکار کرنا ضروری ہے۔

لاالہ الااللہ کی حقیقت اور معنی کی وضاحت

میرے بھائیو اور دوستو !اب ہم لاالہ الا اللہ کی حقیقت اور معنے کو ذرا تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔ اسکو ذرا سمجھیں اور غور و فکر کریں کہ اللہ رب العزۃ اسکی قرآن مجید میں وضاحت کرتا ہے۔ اسکو سمجھیں۔ کہ اللہ رب العزۃ جب معبود بر حق ہے۔ اور اسکے علاوہ کوئی عبادت کا حق دار نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہی عبادت کا حق دار ہے۔ تو کن کن معاملات میں اللہ رب العزۃ کی ہم نے عبادت کرنی ہے۔ اور ہم نے کیا کچھ کرنا ہے اور کیسا ہم نے عقیدہ رکھنا ہے۔ اور اسکا اصل معنی کیا ہے؟

کلمہ توحید کا پہلا معنی

سب سے پہلا معنی اسکا یہ ہے۔ کہ اللہ رب العزۃ کی توحید کو ثابت کیا جائے۔ اسکا اقرار کیا جائے۔ اور اللہ رب العزۃ اکیلے کی عبادت کا اقرار کیا جائے۔ اسکے علاوہ باقی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا انکار کیا جائے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو اللہ رب العزۃ نے اس بات کا حکم دیا۔ کہ آپ یہ بات کہہ دیں اعلان کر دیں :

﴿قل انما ادعو ربی ولا اشرك به احدا﴾ (سورۃ الجن-۲۰)

کہ میں اپنے رب کو پکارتا ہوں اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ اب عبادت کو اللہ رب العزۃ کے ساتھ خاص کر دیا۔ اللہ کو پکارنا یہ بھی عبادت ہے۔ یہ الگ موضوع ہیں۔ ہم اس میں نہیں جانا چاہتے۔ بہر صورت نبی ﷺ کو کہا گیا کہ میں اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ باقی سب کا انکار کیا گیا ہے۔ اور اس طرح سے آپ علیہ السلام کو کہا گیا۔ کہ آپ اس بات کا بھی اعلان کر دیں :

﴿قل لو کان معه الهة کما یقولون اذالا بتغو الی ذی العرش سبیلا﴾ (سورۃ الاسراء-۴۲)

آپ ان سے کہہ دیں کہ اگر اللہ رب العزۃ کے علاوہ کوئی اور معبود ہوتے جنکی تم عبادت کرتے ہو جن کو تم پکارتے ہو۔ کہ اگر اللہ رب العزۃ کے علاوہ کوئی اور معبود ہوتے تو وہ ضرور اللہ رب العزۃ عرش والے کے پاس جانے کا پہنچنے کا وسیلہ اور راستہ نکالتے وہاں پہنچنے کی کوشش کرتے کہ اللہ رب العزۃ کے عرش پر قبض کر لیا جائے یا اللہ رب العزۃ کے ساتھ مقابلہ کیا جائے یہ فطرت ہے کہ انسان کبھی اپنے مقابلے میں کسی دوسرے کو برداشت نہیں کریگا لہذا اللہ رب العزۃ یہ بتا رہا ہے کہ اگر اللہ رب العزۃ کے علاوہ کوئی اور معبود ہوتا تو ضرور راستہ تلاش کرتا کہ وہ عرش والے کے پاس پہنچ جاتا اور اللہ رب العزۃ کے ساتھ مقابلہ کرتا۔

اس طرح سے لوگ جنکو اللہ رب العزۃ کے علاوہ پکارتے ھیں۔ جنکو معبود بنا رکھا ہے جیسا کہ یہود اور نصاریٰ نے عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام کو اللہ کے بیٹے قرار دے دیا۔ پھر ان کی عبادت کرتے تھے۔ یا اسکے علاوہ جنکی عبادت کرتے رہے ہیں وہ نیک اور متقی پرہیز گار لوگ تھے ان سب کے بارے میں اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں کیا فرماتا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اللہ فرماتا ہے :

﴿اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيله﴾

(سورۃالاسراء-۵۷)

کہ یہ مشرکین جنکو پکارتے ہیں وہ لوگ جنکو پکارا جاتا ہے وہ بذات خود اپنے رب کے پاس وسیلہ تلاش کررہے ہیں۔ نیک اعمال کے ذریعے اللہ رب العزۃ کی فرماں برداری کے ذریعے سے۔

اب دیکھیں عزیر اور عیسیٰ علیہما السلام یا جتنے بھی متقی اور پرہیزگار لوگ ہیں یا نبی علیہ السلام یا علی یا حسن اور حسین رضی اللہ عنہم یا انکے بعد شیخ عبدالقادر جیلانی یا جنکی بھی اللہ کے علاوہ عبادت کی جاتی ہے یا جنکو معبود سمجھا جاتا ہے۔اللہ رب العزۃ کے علاوہ جنکو اللہ رب العزۃ کا مرتبہ و مقام دیا جاتا ہے۔ سارے نیک لوگ اللہ رب العزۃ کی طرف بذات خود وسیلہ تلاش کرتے تھے۔ کن چیزوں کے ذریعے سے نیک اعمال کے ذریعے سے، اطاعت و فرماں برداری کے ذریعے سے، اللہ رب العزۃ کے احکامات کے ذریعے سے اور اللہ رب العزۃ فرماتا ہے :

﴿أيهم أقرب﴾(سورۃالاسراء-۵۷)

وہ تو بذات خود اللہ کا قرب تلاش کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ کون زیادہ اللہ کے قریب ہو جائے :

﴿ويرجون رحمته﴾(سورۃالاسراء-۵۷)

اور وہ اسکی رحمت کے طلب گار ہیں۔

﴿ويخافون عذابه﴾(سورۃالاسراء-۵۷)

اور اسکے عذاب سے ڈرتے ہیں اسلئے کہ :

﴿ان عذاب ربك كان محذورا﴾(سورۃالاسراء-۵۷)

بلاشبہ تیرے رب کا عذاب اس لائق ہے کہ اس سے بچا جائے۔اس سے ڈرا جائے انسان اسکی ہمت اور طاقت نہیں رکھتا کہ اس کو برداشت کر سکے۔ لہٰذا اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچا جائے۔ لہٰذا اس چنے کی وہ تدابیر اختیار کرتے ہیں اللہ رب العزۃ کی اطاعت و فرماں برداری کر کے۔

میرے بھائیو اور دوستو! اس آیت مبارکہ سے بھی لا الہ الا اللہ کا معنی واضح ہوا کہ اللہ کے علاوہ جنکو پکارا جاتا ہے۔ وہ بذات خود کسی کے کام آنے والے نہیں ہیں کسی کو کوئی نفع اور نقصان پہنچانے والے نہیں ہیں وہ بذات خود اللہ رب العزۃ کے محتاج ہیں۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ ہم اللہ کے نزدیک وسیلہ پکڑ لیں۔ ہم اللہ کو کیسے راضی کر لیں ہم انکا وسیلہ پکڑ رہے ہیں۔ کس قدر عجیب بات ہے۔ ہم اللہ رب العزۃ کے ہاں وسیلہ اختیار کریں جو انھوں نے وسیلہ اختیار کیا۔ وہ وسیلہ کیا ہے؟

وسیلہ کیا ہے؟

رب العزۃ کی صفات کو وسیلہ بنایا جائے نیک اعمال کو وسیلہ بنایا جائے یا کوئی شخص زندہ ہے تو اس سے دعا کرائی جائے۔ یہ شرعی وسیلہ ہے۔ اسکے علاوہ جتنے بھی وسیلے ہیں صدقہ و خیرات میں یا جو بھی طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔ جسکو ہم بحرمۃ کہتے ہیں یہ سب طریقے غیر شرعی ہیں اور یہ انسان کو شرک اور کفر تک لے جاتے ہیں آخر کار انسان اللہ رب العزۃ کی توحید کا انکار کر بیٹھتا ہے لہٰذا جنکو اللہ کے علاوہ پکارا جارہا ہے اللہ کے ہاں وہ بھی اس بات کے متمنی ھیں کہ ہمیں اللہ رب العزت کی رحمت حاصل ہو جائے ہم اللہ کے مقرب بن جائیں اللہ کے ہاں وہ بھی وسیلہ تلاش کر رہے ہیں کہ کن اعمال کے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل ہو جائے؟

میرے بھائیو اور دوستو! دوسری آیت مبارکہ میں اللہ رب العزۃ اسی چیز کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿و من ایاته اللیل و النهار و الشمس و القمر لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا الله الذی خلقهن ان كنتم ایاه تعبدون﴾

(سورۃ حم السجدۃ-۳۷)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ فرماتا ہے۔ اسکی نشانیوں میں رات ہے دن ہے۔ اور سورج چاند یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام فوت ہو گیا۔ تو آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ابراھیم! تیری جدائی کی وجہ سے ھم پریشان ہیں۔ ہم غمزدہ ہیں۔ لیکن ہم زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہیں نکالیں گے جس سے اللہ ناراض ہو جائے۔ کوئی ایسا ہاتھ سے فعل نہیں کریں گے۔ جو اللہ رب العزۃ کی رضا کے خلاف ہو۔ تو سورج گرہن لگ گیا۔ صحابہ نے کہا کہ یہ سورج ابراھیم کی وفات پر گرہن لگا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ اللہ رب العزۃ کی نشانیاں ہیں کسی کے فوت ہونے سے ان میں کوئی تغیر و تبدل نہیں آتا۔ کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ نبی ﷺ نے اسی وقت اس باطل نظریہ کی تردید کر دی صحابہ کی اصلاح کر دی۔ آج لوگ حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جی سورج بھی رونے لگا۔ چاند بھی رونے لگا۔ اور بادلوں سے خون برسنے لگا۔ آسمان بھی برسنے لگا۔ فلاں ہو رہا تھا یہ ہو رہا تھا۔ یہ سب بکواسات ہیں اسکی شریعت میں کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اور یہ عقیدہ توحید کے منافی باتیں ہیں۔ نبی ﷺ سے بڑھ کر اللہ کے ہاں کوئی برگزیدہ نہیں ہے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی وفات پر کسی چیز میں کوئی تغیر و تبدل واقع نہیں ہوا کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ اور صحابہ نے رونے کا کوئی ایسا اھتمام نہیں کیا۔ باوجود اسکے کہ فاطمہ رضی اللہ عنھا نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تمہیں یہ کیسے حوصلہ ہو گیا کہ تم نے نبی ﷺ کو قبر میں ڈال کر اوپر مٹی ڈال دی۔ کس حوصلے اور ہمت کے ساتھ آپ کو تم نے دفن کیا۔ اور وہ کیا کہتی ہیں کہتی ہیں ؎

صبت علی مصائب لو انها
صبت علی الایام صرن لیالیا

کہ مجھ پر ایسے مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں اگر یہ مصیبتوں کے پہاڑ دنوں پر ٹوٹ پڑتے تو دن بھی راتیں ہو جاتے۔ اتنی مصیبت آئی ہے اتنا صدمہ پہنچا ہے۔ لیکن اللہ کی شریعت کے خلاف کوئی بات نہیں کی۔ تو یہ اللہ کی نشانیاں ہیں۔ اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العزۃ فرماتا ہے۔ انکی عبادت نہ کرو۔ ﴿ولا تسجدوا للشمس ولا للقمر﴾ سورج اور چاند کو کون سجدہ کرتا ہے؟

سورج کو سجدہ کرنے والا مشرک اعظم

آج لوگ کہتے ہیں سورج اور چاند کو کون سجدہ کرتا ہے۔ آج بھی لوگ موجود ہیں۔ آج ایسے اسلام کا دعوی کرنے والے، اسلام کا نام لینے والے موجود ہیں یہ مچھلی چوک، کچہری بازار، اوکاڑہ میں مشرک اعظم جو گیسوں والا بیٹھا ہوا ہے وہ شخص صبح اٹھ کر سورج کی طرف منہ کر کے اسکو سجدہ کرتا ہے۔ نماز نہیں پڑھتا۔ اور وہ اسلام کا دعویٰ کرتا ہے لوگ اس سے تعویذ لینے جاتے ہیں۔ عورتیں اسکے پاس جاتی ہیں (اب وہ مر گیا ہے)۔ (تبسم).

ایسے کلمے کا اقرار کرنے والے مشرکین آج موجود ہیں۔ ایسے اوقات میں نماز پڑھنے سے منع کر دیا گیا۔ جن اوقات میں مشرکین سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب سورج طلوع ہو رہا ہو سورج بالکل سر پر ہو، اور غروب ہو رہا ہو۔ ان تین اوقات میں نماز نہ پڑھو۔ اسلئے کہ جو سورج کر پوجا کرنے والے ہیں۔ وہ سورج کی پوجا کرتے ہیں اور شیطان اپنا سینگ اسکے ساتھ لگا دیتا ہے۔ شریعت نے تو اس چیز سے منع کر دیا کہ کہیں مشابہت لازم نہ آجائے۔ اور یہاں پر لوگ اللہ رب العزۃ کو چھوڑ کر ان چیزوں کی عبادت کرتے ہیں۔ یہ سورج اور چاند تو اللہ کی نشانیوں میں سے بڑی نشانیاں ہیں۔ یہاں پر تو درختوں کو پوجا جاتا ہے۔ فلاں درخت سے دودھ نکل رہا ہے۔ قبروں کو پوجا جاتا ہے۔ پتھروں کو پوجا جاتا ہے۔

اور مجھے بڑی حیرت ہوئی کہ ڈیڑھ دو سال پہلے ہندوستان گنیش نامی انکا بت ہے۔ اسکے متعلق ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ وہ ایسا تھا ویسا تھا۔ اس کی بڑی تفصیل ہے۔ بہر حال اسکے متعلق انہوں نے یہ افواہ پھیلا دی کہ یہ پتھر کا مجسمہ دودھ پی رہا ہے۔ اور ہندو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا کر اس کو دودھ پلا رہے ہیں۔ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ لیکن معلوم ہوا کہ مسلمان بھی لے جا کر پلا رہے ہیں کہ کہیں ہم پیچھے نہ
رہ جائیں۔ یہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے یہ لاالہ الااللہ پڑھنے والوں کو معلوم ہی نہیں ہے کہ لاالہ الااللہ کا معنی کیا ہے۔ اللہ رب العزت منع کر رہا ہے ہے کہ چاند اور سورج کو سجدہ نہ کرو﴿ واسجد واللہ الذی خلقھن﴾ اللہ فرماتا ہے اسکو سجدہ کرو جس نے انکو پیدا کیا ہے۔ انکا خالق کون ہے ؟ اللہ رب العزت انکا خالق ہے۔ جو انکا خالق ہے وھی اس بات کا حقدار ہے کہ اسکو سجدہ کیا جائے۔ اور پھر اللہ رب العزت فرماتا ہے ﴿ان کنتم ایاہ تعبدون﴾ اگر تم اس کی عبادت کرنے والے ہو۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ آپ اس بات کا اعلان کردیں

﴿قل ان صلوتی ونسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین﴾ (سورۃ الأنعام-۱۶۲)

کہ میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ جہانوں کے پالنے والے کے لئے خاص ہے۔ خالص اسکے لئے ہے جو بھی میں اعمال کرتا ہوں خالص اللہ کیلئے کرتا ہوں کسی اور کیلئے نہیں کرتا۔

آپ دیکھیں کہ ان آیات مبارکہ سے کیا بات ثابت ہوئی کہ صرف ایک اکیلے اللہ رب العزت کی عبادت کی جائے اور باقی سب کی عبادت سے انکار کیا جائے۔ کسی اور کی اللہ کے سوا عبادت نہ کی جائے وہ اکیلا عبادت کا حقدار ہے۔

کلمہ توحید کا دوسرا معنی

دوسرا معنی یہ ہے کہ انسان شرک سے اور شرک کرنے والوں یعنی مشرکین سے برأت کا اظہار کرے۔ بیزاری کا اظہار کرے۔ اور یہ اعلان کردے کہ میرا ان کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ لا الہ الا اللہ کے معنی اور حقیقت میں شامل ہے
اور آپ دیکھیں کہ ابراہیم علیہ اسلام نے جب اللہ رب العزت کی توحید کا اعلان کیا تو انہوں نے اسکے ساتھ ہی اپنے باپ، قوم اور خاندان قبیلے کو یہ بات بتلادی کہ میں تم سے اور تمہارے ان معبودان باطلہ سے بیزار ہوں اور برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ میرا انکے ساتھ اور تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اور رب العزت فرماتا ہے انہوں نے کیا بات کہی:

﴿واذ قال ابراهیم لابیه وقومه اننی براء مماتعبدون الا الذی فطرنی فانه سیهدین﴾ (سورۃ الزخرف-۲٦-۲۷)

ابراهیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا:

﴿ اننی برآء مما تعبدون﴾ کہ میں ان چیزوں سے برأت کا اظہار کرتا ہوں جنکی تم عبادت کرتے ہو۔ اعلان کیا باقاعدہ انکار کیا کہا: ﴿ الا الذی فطرنی﴾ میں اسکی محبت کا اسکی دوستی کا اقرار کرتا ہوں اسکے ساتھ دوستی کا اعتراف کرتا ہوں ﴿الاالذی فطرنی﴾ جس نے مجھے پیدا کیا جو میرا خالق ہے میں اسکے ساتھ دوستی کا اعلان کرتا ہوں تمہارے ساتھ دشمنی کا اعلان کرتا ہوں۔

یہ بات سمجھیں۔ یہ عقیدہ توحید کے منافی بات ہے کہ انسان مشرکین کے ساتھ محبت کرے۔ مشرکین کو اچھا سمجھے مشرکین کے بارے میں اپنے دل میں نرم گوشہ رکھے۔ یہ بات لا الہ الا اللہ کے معنے اور حقیقت کے خلاف ہے اور انہیں کہا کہ ﴿فانه سیهدین﴾ وہ میرا رب ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ وہ میری رہنمائی کرے گا۔ وہ مجھے رہ راست دکھائے گا وہ مجھے بتائے گا کہ کیا اعمال کرنے ہیں کیسے زندگی گزارنی ہے کیسے میں نے عبادت کرنی ہے۔ وہ ہی میرے تمام معاملات کی رہنمائی کرے گا۔ دوسرے مقام پر فرمایا انہوں نے کہا:

﴿قال أفرء یتم ما کنتم تعبدون انتم واباء کم الا قدمون فانهم عدولی الارب العلمین﴾ (سورۃ الشعراء-۷۵ تا ۷۷)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ تمہیں یہ بات بتلادوں۔ تمہیں اس بات کا علم ہو جائے کہ تم اللہ رب العزت کے سوا اور تمہارے آباؤ اجداد جو پہلے گزر چکے ہیں۔ جنکی وہ عبادت کرتے تھے ﴿فانهم عدولی﴾ یہ سارے کے سارے میرے دشمن ہیں۔ یہ سب میرے دشمن ہیں صرف رب العلمین ہی میرا دوست ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت کی دوستی کا اقرار کرنا چاہیے اور اسکے ساتھ ولایت کا اور اسکے ساتھ موالات کا اقرار کرنا چاہیے۔ یہ اصل میں ولاء اور براء کا عقیدہ ہے اسمیں بہت لمبی تفصیل ہے اور الولا ولبراء پر اہل علم نے مختلف کتابیں لکھی ہیں کہ اللہ رب العزت کی ولایت کا اقرار کرنا اور باقی سب سے برأت کا اظہار کرنا جو اللہ رب العزت کے مقابلے میں بنائے گئے ہیں۔ جنکی اللہ کے مقابلے میں عبادت کی جاتی ہے اور اللہ رب العزۃ کے نافرمان لوگوں کی دوستی سے برات کا اظہار کرنا یہ ضروری چیز ہے اور دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا۔ کہ آپ اعلان کردیں:

اعوذ بالله من الشيطن الرجيم ﴿قل يايها الكفرون لا اعبدما تعبدون﴾ (سورۃ الکفرون-١-٢)

اعلان کردیں کہ اے کافرو! کہہ دیں انکو کہ اے کافرو اللہ کا انکار کرنے والو! اللہ کی توحید کے منکرو! میری بات سن لو:

﴿لا اعبد ماتعبدون﴾

میں انکی عبادت نہیں کرتا جنکی تم عبادت کرتے ہو:

﴿ولا أنتم عبدون ما اعبد﴾ (سورۃ الکفرون-٣)

اور نہ تم اسکی عبادت کرنے والے ہو جسکی میں عبادت کرتا ہوں

﴿ولا انا عابد ما عبد تم﴾ (سورۃ الکفرون-٤)

اور نہیں میں اسکی عبادت کرنے والا جنکی تم نے عبادت کی ہے

﴿ولا انتم عابدون ما اعبد﴾ (سورۃ الکفرون-٥)

اور نہیں تم اسکی عبادت کرنے والے جسکی میں عبادت کرتا ہوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لکم دینکم ولی دین﴾(سورۃ الکفرون-۶)
تمہارے لئے تمہارا دین میرے لئے میرا دین۔بات دوٹوک ہوگی۔واضح ہوگی۔اعلان کیا جائیگا۔یہ ضروری ہے کہ مشرکین اور شرک سے اظہار برأت کیا جائے۔اگر یہ چیز نہیں ہوگی تو لاالہ الااللہ کا معنی واضح نہیں ہوگا۔اگر آپ نے لاالہ الااللہ کا مفہوم سمجھنا ہے تو ضروری ہے کہ ان چیزوں کو جانیں اور پھر اسکے مطابق عمل کریں۔تب آپ شہادتین کے اقرار میں سچے ہو سکیں گے۔

صفاتِ عباد الرحمٰن

اللہ رب العزت قرآن مجید میں اپنے نیک بندوں کی صفات بین کرتا ہے۔اور بتاتا ہے نبی علیہ الصلوۃ کو خطاب کرتا ہے:
﴿لا تجدقوما یؤمنون باللہ والیوم الأخریوادون من حاد اللہ ورسولہ و لو کانوا اباء ھم اوابناء ھم او اخوانھم او عشیرتھم أولئك كتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ و [illegible] جنت تجری من تحتھا الأنھار خلدین فیھا رضی اللہ عنھم و رضوا عنہ أولئك حزب اللہ الا ان حزب اللہ ھم المفلحون﴾(سورۃ المجادلۃ-۲۲)
کہ آپ اس قوم کو جو اللہ اور آخرت پر ایمان لائی ہے۔ایسا نہیں پائیں گے﴿یوآدون من حاد اللہ و رسولہ﴾کہ وہ اللہ اور اسکے رسول کے دشمنوں کو اپنا دوست بنائیں فرمایا﴿ولو کان اباء ھم او اخوانھم او عشیرتھم﴾ خواہ انکے باپ کیوں نہ ہوں انکے بیٹے کیوں نہ ہوں انکے بھائی کیوں نہ ہوں۔انکا خاندان قبیلہ اوربرادری ہی کیوں نہ ہو، یہ انکو دوست نہیں رکھیں گے۔جبکہ وہ اللہ کے دشمن ہونگے اور سکے رسول کے دشمن ہونگے اللہ انکی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:
﴿اولئك كتب فی قلو بھم الا یمان﴾

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی لوگ ہیں کہ اللہ رب العزت نے انکے دلوں میں ایمان کو پیوست کردیا جمادیا، داخل کردیا ﴿ وایدھم بروح منه ﴾ اور روح امین سے انکی مدد کی :

﴿ ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا ﴾

یہی لوگ اللہ رب العزت کے باغات میں داخل ہوں گے۔ ایسے باغات کہ جن کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ ﴿ رضی اللہ عنھم ورضوا عنه ﴾ اللہ رب العزت ان سے راضی ہوگیا۔ اور یہ اللہ سے راضی ہوگئے ﴿ اولئك حزب الله ﴾ یہ اللہ کی پارٹی ہے۔

حزبیّت کیا ہے ؟

آج جو پارٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ میرے بھائیو! برا نہ منانا۔ بڑی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جتنی بھی پارٹیاں اور جماعتیں بنی ہوئی ہیں۔ یہ سب گروہ بندی ہے کوئی جماعت نہیں ہے اپنی پسند اور ناپسند پر فیصلے ہوتے ہیں۔ اپنی پسند اور ناپسند کے ساتھ لوگوں سے تعلقات رکھے جاتے ہیں۔ اور پارٹی بازی کی بنیاد پر لوگوں سے میل جول ہوتا ہے اس حزبیت اور گروہ بندی سے بچ جاؤ۔ وہ اہلحدیثوں میں ہو یا کسی میں ہو۔ اہل حدیثوں کے علاوہ تو میں کسی کو حق پر سمجھتا ہی نہیں ہوں۔ اور یہ بات بالکل حق ہے اور آپکو یہ دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس مسلک حق کو سمجھیں جانیں اور قبول کریں۔ یہ بات دوٹوک اس لئے کہتا ہوں کہ آپ اپنی فکر کریں مسلک اہل حدیث ہی دنیا میں ایسا مسلک ہے جو اسلام کا مترادف ہے کتاب و سنت کا نام ہی اہلحدیث ہے اور کتاب و سنت کا نام ہی اسلام ہے۔

لہٰذا میرے بھائیو! اہلحدیثوں میں بھی پارٹیاں بن چکی ہیں یہ مرکز ہے، یہ مرکزی ہے، یہ فلاں ہے۔ یہ سب پارٹی بازی ہے اسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان سے الگ رہنا ضروری ہے کبھی موقع ملا تو اس پر تفصیل سے بات کریں گے۔ اور آپکو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائیں گے کہ یہ اس دور کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔

بہر حال اللہ رب العزت فرما رہا ہے ﴿اولئك حزب الله﴾ یہ اللہ کی پارٹی ہے﴿اولئك الاان حزب الله هم المفلحون﴾ یہ بات ذہن نشین کرلو۔ دماغ میں اچھی طرح بٹھالو۔ کہ اللہ رب العزت کی پارٹی اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

لہٰذا میرے بھائیو! اس پارٹی کی جو صفات اللہ بیان کر رہا ہے اس پارٹی والے بنیں باقی پارٹیوں کو چھوڑ دیں۔ کوئی پارٹی ھم کو پار نہیں لگائے گی۔ جس پارٹی کا اللہ نے قرآن میں تذکرہ کیا ہے۔ اس پارٹی والی صفات پیدا کریں گے تو یقیناً اللہ ہمیں اس پارٹی کا ساتھ نصیب فرمائے گا۔

اللہ سے دعا ہے کہ ان جیسے اعمال اور ان جیسی صفات ہمیں اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مومن کا دوست کون ہے؟

ایک اور مقام پر اللہ رب العزت، شرک اور مشرکین سے اس برأت کو بیان کرتے ہوئے مومنین کو حکم کرتے ہوئے خطاب کرتا ہے:

﴿یایها الذین امنوا لاتتخذوا الکفرین اولیاء من دون المؤمنین﴾ (سورۃ النساء۔۱۴۴)

ایمان والو! کافروں کو مومنوں کے علاوہ دوست نہ بناؤ یعنی ایمان والوں کو ھی دوست بنانا چاہیئے۔ تو بیاہ شادیاں میرے بھائیو اور دوستو! مشرکوں کے ساتھ کیسے ہو سکتی ہیں؟۔ یہاں تو بیاہ شادیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تو کہتا ہے انکو دوست نہ بناؤ۔ اس سے زیادہ دوستی اور کیا ہو سکتی ہے کہ انسان اپنی لخت جگر ھی کسی مشرک کو دے دے۔ اور اللہ کیا بات کہہ رہا ہے۔ بڑی وعید والی اور خطرناک بات کہہ رہا ہے۔ اس آیت کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿اتریدون ان تجعلوا اللہ علیکم سلطناً مبیناً﴾

(سورۃ النساء۔ ۱۴۴)

اور کیا تم ارادہ رکھتے ہو کہ تم اللہ رب العزت کی واضح دلیل اپنے خلاف قائم کرلو۔ اور اللہ کے عذاب کا شکار ہو جاؤ۔ کیا تم نے ارادہ کرلیا ہے کہ اللہ رب العزت کے حکم کو نہ مانو۔ اسکی خلاف ورزی کرو تو تم یہ عمل کر کے اپنے خلاف دلیل اور شھادت قائم کرلو۔ تاکہ تم اللہ کی گرفت میں پوری طرح آجاؤ۔ غور کریں میرے بھائیو، یہ قرآن پیش کرہا ہوں اللہ کا کلام، ہم نے تو کبھی اسکو پڑھنے کی زحمت گوراہ نہیں کی۔ ہم نے تو کبھی سوچا ہی نہیں۔ کبھی غور نہیں کیا کہ ہم صحیح نہج کو سمجھیں اور اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کو سمجھیں۔ اور ایک مقام پر اللہ رب العزت فرماتا ہے:

﴿یایھا الذین امنوا لا تتخذوا لیھود والنصاری اولیاء بعضھم اولیاء بعض ومن یتو لھم منکم فانہ منھم ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین﴾ (سورۃ المائدہ۔۵۱)

ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اسلئے انکو دوست نہ بناؤ۔ اور جو شخص اس بات سے اعراض کریگا۔ منہ پھیر لے گا۔ انکو دوست بنائے گا وہ انھی میں سے ہوگا

﴿ان اللہ لا یھدی القوم الظلمین﴾ اللہ ظالم قوم کو ھدایت نہیں دیتا۔

کلمہ توحید کا تیسرا معنی

میرے بھائیو! تیسرا معنی لاالہ الا اللہ کا یہ بھی ہے انسان اپنا فیصلہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف نہ لے کر جائے۔ کسی اور سے فیصلہ نہ کروائے۔ اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروائے۔ یا اللہ کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی حدیث اور سنت سے فیصلہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروائے۔ یہ بھی لاالہ الااللہ کی معنیٰ اور حقیقت میں بات شامل ہے اور یہ بات یاد رکھیں حلال وہی ہے جسکواللہ نے حلال قرار دیا ہے۔ اور حرام وہی ہے جسکو اللہ رب العزت نے حرام قرار دیا ہے۔ اور دین وہی ہے جسکواللہ رب العزت نے دین قرار دیا ہے۔ وہ اپنی کتاب میں یا اپنے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی زبان سے وہی دین ہے اسکے علاوہ کوئی چیز دین نہیں ہے۔

ذرا اس بات کو سمجھیں اور اسکے متعلق قرآن سے دلائل سن لیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ آپ اس بات کا اعلان کر دیں اور اس برائت کا اظہار کر دیں :

﴿افغیر اللہ ابتغی حکما﴾ (سورۃ انعام۔۱۱۴)

کیا میں اللہ رب العزت کے علاوہ کسی اور سے فیصلہ کراؤں۔ کسی اور کو منصف تلاش کرتا پھروں۔ کسی اور فیصلہ کرنے والوں کو تلاش کروں۔

﴿وھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا﴾ (سورۃ انعام۔۱۱۴)

وہ تو وہ ذات ہے جس نے تمہاری طرف کتاب مفصل بھیجی ہے۔

﴿والذین اتینھم الکتب یعلمونٗ انہ منزل من ربک بالحق فلاتکونن من الممترین﴾ (سورۃ انعام۔۱۱۴)

اور وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی اور جانتے ہیں کہ یہ تیرے رب کی طرف سے نازل شدہ ہے تو آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جائیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ اعلان کر دیں کے میں اللہ کے علاوہ کسی اور کو منصف تلاش نہیں کروں گا نہ کسی اور منصف اور حاکم کی مجھے ضرورت ہے۔ کہ وہ میرا فیصلہ کرے۔

ایک اور مقام پر فرمایا :

﴿اتخذ وا احبار ھم ور ھبا نھم اربابامن دون اللہ و المسیح بن مریم وما امروا الالیعبدوا الھاواحدا لا الہ الا ھو سبحنہ عمایشرکون﴾ (سورۃ توبہ۔۳۱)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت پر ذرا غور کریں۔ اللہ فرماتا ہے کہ یہود و نصاریٰ اپنے مولویوں کو "حبر" کی جمع احبار ہے حبر کہتے ہیں بڑا علامہ، فہامہ بڑے بڑے علماء علامہ، فہامہ اور گدی نشین کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا کیا وہ انکو رب مانتے تھے انکی پوجا کرتے تھے نہیں میرے بھائیو اور دوستو انکی پوجا نہیں کرتے تھے انکو اپنا رب نہیں مانتے تھی۔ بلکہ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ جب عیسائیت سے اسلام قبول کرنے کے لئے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اسلام قبول کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ تو وہ کہنے لگے کہ ھم نے اپنے مولویوں اور درویشوں کو رب نہیں مانا تھا۔ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ کیا تم نے انکے کہنے سے اللہ رب العزت کی حرام چیزوں کو حلال قرار نہیں دیا۔ اور جن چیزوں کو اللہ نے حلال قرار دیا تم نے انکے کہنے سے انکو حرام نہیں مان لیا۔ انہوں نے کہا ہم ایسا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا یہی انکو رب ماننا ہے۔

آج دیکھ لیں جو چیزیں اللہ نے حرام قرار دی ہیں غیر اللہ کے نام پر نذر نیاز دینا، غیر اللہ کے نام کی عبادت کرنا۔ غیر اللہ کے نام کا صدقہ و خیرات کرنا ان ساری چیزوں کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ یہ مولوی صاحبان ممبروں پر چڑھ کر ان چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں۔ یہ اللہ کے مقابلے میں رب نہیں بنے ہوئے۔ یہ گلی گلی، محلے محلے لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ یہ کام حرام نہیں جس کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ شرک کو جائز قرار دیتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام کی گیارھیوں دینے کے لئے دلائل قائم کرتے ہیں۔ علی ہجویری لاھور والے کو داتا قرار دے رکھا ہے۔ اور بابا فرید کو شکر گنج مانتے ہیں۔ معین الدین چشتی کو کشتی پار لگانے والا مانتے ہیں اسی بہا الحق کو کہتے ہیں۔ بیڑا دھک۔ کہ میر بیڑا پار لگانے والا ہے اسی طرح دوسرے لوگوں کے متعلق اعتقادات ہیں۔ علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا مانتے ہیں۔ پھر انکی مشکل کشائی کو ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان ساری چیزوں کو حلال قرار دیتے ہیں اور اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے کے لئے حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ اور وہ انداز اختیار کرتے ہیں جسکے ذریعے اللہ کی حرام کردہ چیزیں حلال ہو جائیں۔ یہ اللہ رب العزت کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلے میں رب نہیں بنے ہوئے۔رب بنانا کیا ہوتا ہے ؟آپ سمجھتے ہیں کہ رب بنانا یہی ہوتا ہے کہ جسکو رب کہا جائے نہیں یہ جو گھر گھر بیٹھے ہوئے ہیں تعویذ لکھ رہے ہیں اور لوگوں کا عقیدہ خراب کر رہے ہیں۔یہ تعویذ لے لو اولاد ہو جائے گی۔یہ تعویذ لے لو میاں بیوی میں جدائی ہو جائے گی۔یہ تعویذ لے لو میاں بیوی میں تعلقات درست ہو جائیں گے۔اور کوئی تکلیف ہو گئی کہہ دیتے ہیں نماز چھوڑ دو، کہتے ہیں یہ کھانا چھوڑ دو، یہ کام چھوڑ دو ان سے حلال چیزیں چھڑاتے ہیں۔ حرام چیزیں انہیں کھلاتے ہیں۔اور حرام چیزوں کا پابند کرتے ہیں۔ یہ سارے حرام خور اس دور کے پاپی ہیں۔یہ سارے کون ہیں ؟یہ اللہ کے مقابلے میں رب بنے ہوئے ہیں سمجھو ذرا عقیدہ توحید کو۔

اللہ کہتا ہے :

﴿اتخذوا احبار هم ورهبانهم اربابا من دون الله﴾

اللہ کے علاوہ اپنے پیروں کو، اپنے مولویوں کو اپنے درویشوں کو رب بنا رکھا ہے انکی پوجا کرتے ہیں۔ غیر محرم عورتوں کے متعلق کہتے ہیں انکو ہم خشوائیں گے۔ یہ ہماری پنڈلیاں دبائیں، ہماری ٹانگیں دبائیں یہ ہمارے سامنے منہ کھول کر آئیں یہ ساری چیزیں اللہ کے رسول نے حرام قرار دے رکھی ہیں۔ اللہ نے حرام قرار دے رکھی ہیں انہیں حلال کہنے والے رب بنے بیٹھے ہیں۔یہ جتنے بھی پیر ہیں یہ کوئی اصلی جعلی کا مسئلہ نہیں ہے ہر روز اخبار میں خبریں آتی ہیں کہ جی جعلی پیر نکل آیا۔جی یہ جعلی پیر تو آپ نے مان لیا یہ اصلی کون ہے ؟کوئی اصلی پیر نہیں ہے اصلی پیر رسول اللہ ہیں آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے مل جانے کے بعد کسی اور مرشد اور ھادی اور رہنما کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ جسکو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا ھادی اور رہنما مل جائے اسے کسی اور ھادی اور رہنما کی ضرورت نہیں جسکی گارنٹی اللہ نے دی ہے جس پر اللہ نے قرآن نازل کیا، جس کی صفات اللہ نے بیان کیں۔ جسکی ثنا اللہ نے قرآن میں بیان کی ہے۔جو مخلوق میں اعلی و افضل ہیں اسکے علاوہ کسی اور کو تلاش کرتے ہو۔ میرے بھائیو! یہ نظر کی خطا ہے، یہ عقیدہ کی خرابی ہے، یہ دل کی خرابی ہے یہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند اور ناپسند کی خرابی ہے۔

جب ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بات کریں گے تو بتائیں گے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے کیا حقوق ہیں؟ اور اسکی کیا شرائط ہیں؟ تو اللہ فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنے پیروں کو، درویشوں کو، علاموں فہاموں کو، اللہ کے علاوہ رب بنالیا اور عیسیٰ علیہ السلام جو مریم کے بیٹے ہیں انکو رب بنالیا ہے حالانکہ اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿وما امروا الا لیعبدوا الٰھا واحداً﴾

انہیں تو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ ایک اللہ کی اور ایک معبود کی عبادت کریں اسکے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کریں کس معبود کی عبادت کریں ﴿لا الہ لا ھو﴾ صرف وہی معبود برحق ہے۔ کون معبود برحق ہے؟ ﴿لاالہ الا ھو﴾ اللہ ثابت کررہا ہے کہ معبود برحق صرف وہی ہے اسکی عبادت کی جائے ﴿سبحنہ عما یشرکون﴾ جو کچھ یہ شرک کرتے ہیں اس سے وہ پاک اور منزہ ہے۔

ایک اور مقام پر رب العزۃ اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

﴿ام لھم شرکاء شرعوالھم من الدین مالم یاذن بہ اللہ ولولا کلمۃ الفصل لقضی بینھم و ان الظلمین لھم عذاب الیم﴾

(سورۃ الشوریٰ-۱۱)

اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اللہ رب العزت کے شریک بنالئے ہیں کہ ان شریکوں نے انکے لئے دین کو مشروع قرار دے دیا ہے انکے لئے دینی مسائل نکال دیئے۔ ان کے لئے عقیدہ اختیار کرلیا یہ جو اختیار کررہے ہیں جسکا دین اسلام کے نام پر اظہار کرتے ہیں۔ اسکی اللہ اور اسکے رسول سے دلیل ہونی چاہیئے اگر اسکی دلیل موجود نہیں ہے۔ کسی شخص کے کہنے پر کسی امام کے، کسی پیر کے، کسی مفتی کے، کسی مولوی صاحب کے، کہنے پر اگر کوئی شخص یہ بات بیان کرتا ہے اسکو دین سمجھ کر اختیار کرتا ہے۔ تو اس نے رب العزت کے علاوہ اسکو اللہ کا شریک ٹھہرالیا ہے۔ اسکو یہ حق دے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے کہ یہ بھی شریعت سازی کر سکتا ہے جبکہ اللہ کے علاوہ کوئی شریعت سازی نہیں کر سکتا۔

یہ جتنے بھی جماعتیں بنانے والے، امیر بنانے والے، پھر کتاب وسنت سے غلط استدلال کرنے والے اور اپنی مرضی سے مسائل بیان کرنے والے، اور لوگوں کو گمراہ کرنے والے، یہ سارے لوگوں کو کس طرح گمراہ کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ عامۃ الناس بے چارے جاھل ہیں انکو معلوم ہی نہیں اور نہ ان میں یہ Sence ہے نہ سوچ اور فکر ہے کہ وہ ان سے دلیل طلب کریں۔ یہ اللہ رب العزۃ نے انکو طریقہ بتلایا ہے۔ یہ ساری باتیں جب ان سے دلیل سے طلب کریگا انکی تحقیق کریگا تو حق اس پر واضح ہو جائے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

﴿والذین جاھد وا فینا لنھد ینھم سبلنا﴾ (سورۃ العنکبوت-۶۹)

جو لوگ ہمارے راستے میں محنت اور کوشش کرتے ہیں ہم اپنا راستہ انکے لئے فراخ کردیتے ہیں یہ اللہ کا وعدہ ہے اللہ حق راستہ واضح کر دیتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے : کہ انہوں نے اللہ کے علاوہ جنکو اللہ کا شریک بنا رکھا تھا انہوں نے دین انکے لئے وضع کیا اس دور میں باقاعدہ ایسے لوگ موجود ہیں جو لا الہ الا اللہ کا معنی عربی زبان میں کرتے ہیں کہ لا موجود الا اللہ ہم نے معنی کیا تھا کہ لا معبود بحق الا اللہ کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور یہ جو کچھ وجود نظر آرہا ہے یہ سب اللہ کا ہے انسان کو بھی اللہ مانتے ہیں گدھے کو بھی اللہ مانتے ہیں خنزیر کو بھی اللہ مانتے ہیں نعوذ باللہ من ذلك. اگر آپ کو شک ہو تو مولانا اشرف علی کی کتاب "شمائم امدادیہ" دیکھیں جو انہوں اپنے پیر و مرشد کے ملفوظات جمع کئے ہیں۔ اسکو ذرا پڑھ کے دیکھیں آپ کو پتہ چل جائے گا کہ لوگوں میں یہ گندہ عقیدہ ابھی تک موجود ہے۔ یہ کس نے انکو حق دیا ہے یہ کس نے انکو اس بات کی اجازت دی ہے۔ اللہ رب العزۃ فرماتا ہے ﴿ مالم یاذن به الله﴾ اللہ رب العزۃ نے انکو اس بات کی اجازت نہیں دی اذن نہیں دیا جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! اس سلسلے کی آخری بات ذرا سن لیں کہ اللہ رب العزۃ کیا فرماتا ہے:

﴿ الم ترالی الذین یزعمون انهم امنو ابما انزل الیك وما أنزل من قبلك یریدون أن یتحاکموا إلى الطاغوت وقدامروا أن یکفروا به و یرید الشیطن أن یضلهم ضلالاً بعیداً ﴾ (سورۃ النساء-۶۰)

اللہ فرماتا ہے کہ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے دل میں خیال کرتے ہیں انکا گمان ہے انکی سوچ اور فکر ہے کہ ﴿ انهم امنوا بما انزل الیك وما انزل من قبلك ﴾ کہ آپ پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا ہے، جو کتابیں اتاری گئیں تورات، انجیل، زبور وغیرہ ان پر بھی ایمان رکھتے ہیں اللہ فرماتا ہے ﴿یریدون ان یتحا کموا الی الطاغوت﴾ وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ طاغوت کی طرف فیصلے لے جائیں۔ اپنے فیصلے طاغوت سے کروائیں طاغوت کی تعریف آپ شروع میں سن چکے ہیں۔ کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ جس کی عبادت کی جائے یا اللہ رب العزۃ کے مقابلے میں جس کو معبود مانا جائے یا اللہ رب العزۃ کی صفات اس میں تسلیم کی جائیں، وہ طاغوت ہے۔ اللہ فرماتا ہے۔ ﴿ وقد امروا ان یکفروابه ﴾۔ حالانکہ انہیں اس بات کا حکم دیا گیا کہ اس طاغوت کے ساتھ کفر کریں میرے بھائیو! ان سے فیصلہ نہیں کروایا جاسکتا۔ جو اللہ اور اسکے رسول کے باغی ہوں اور باغیوں سے، مشرکوں سے کیسے فیصلہ کروایا جاسکتا ہے۔ جو خود اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کے پابند نہیں ہیں۔ وہ کیسے ثالث بن سکتے ہیں۔ فیصلہ کتاب و سنت سے کروایا جائیگا اور کسی سے نہیں کروایا جاسکتا۔ ﴿ویرید الشیطن ان یضلهم ضلالاً بعیداً﴾ اللہ فرماتا ہے شیطان یہ ارادہ رکھتا ہے کہ ان کو گمراہ کردے اور انھیں دور کی گمراہی میں لے جائے۔ یعنی جہنم رسید کردے۔ پہنچادے تاکہ یہ واپس بھی نہ آسکیں۔ آگے فرماتا ہے:

﴿واذاقیل لهم تعالوا الی ماانزل الله و الی الرسول ر ا یت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المنفقين يصدون عنك صدودا﴾ (سورۃ النساء-۶۱)

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس چیز کی طرف جو اللہ نے نازل کیا ہے اور جو کچھ رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے ﴿ رايت المنفقين يصدون عنك صدودا ﴾ آپ منافقین کو دیکھیں گے کٹ کر رہ جائیں گے۔ بات نہیں مانیں گے تسلیم نہیں کرینگے۔ کتاب و سنت کو۔

آگے اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿فلا وربك لايؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما﴾

(سورۃ النساء-۶۵)

تیرے رب کی قسم یہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کروانے کے لئے آپ کے پاس نہ آجائیں۔ پھر آپ ان کے جھگڑے کا فیصلہ کردیں: ﴿ثم لا يجدوا في انفسهم حرجاً مما قضيت﴾ پھر آپ ان کے جھگڑوں میں فیصلہ کردیں اور وہ اپنے دل میں تنگی محسوس نہ کریں۔

﴿ويسلمو اتسليما﴾ اور اسکو تسلیم کرلیں تسلیم کرنا دل و جان سے یہ عربی قاعدے کے اعتبار سے۔ آخر میں مفعول مطلق لایا گیا اس میں تاکید پیدا کی گئی اور اس کو تسلیم کرلیں تسلیم کرنا یعنی کسی قسم کی دل میں تنگی محسوس نہ کریں۔ دل میں کوئی خیال تک نہ گزرے کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا ایسا ہونا چاہیے تھا۔

آیت کا شان نزول

واقعہ کیا تھا کہ زبیر بن عوام کا کسی شخص کے ساتھ پانی کا جھگڑا ہوا تو آپ نے فرمایا کہ زبیر تم پانی پلا لو اس کے بعد پانی کو انصاری کے باغ میں جانے دو اس پر انصاری نے کہا ہاں رسول اللہ ﷺ یہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ آپ کو غصہ آیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا تو اسکا پانی بند کردے۔ (صحیح بخاری)

اللہ رب العزۃ نے پانی بند کرنے کھولنے نہ کھولنے کی بات نہیں کی اللہ رب العزۃ نے یہ آیت نازل کردی۔ فرمایا:

﴿فلا ور بك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما﴾

یہ آیت نازل کی اپنی قسم کھائی کہ تیرے رب کی قسم! یہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے جھگڑوں کا فیصلہ کروانے کے لئے تیرے پاس نہ آجائیں۔ اور جب آپ انکے جھگڑے میں فیصلہ کردیں پھر اس میں کسی قسم کی تنگی محسوس نہ کریں خندہ پیشانی سے، کھلے دل سے، دل و جان سے اسے تسلیم کرلیں، مان لیں، قبول کرلیں، اس وقت یہ مومن ہوں گے۔ زبان سے اقرار کرلیں مان لیں دل سے نہ مانیں تنگی محسوس کریں بھلے اسکا اظہار نہ کریں یہ مومن نہیں ہوں گے۔

میرے بھائیو اور دوستو! آپ نے جان لیا کہ لا الہ الا اللہ کی حقیقت اور معنی کیا ہے؟ یہ ساری چیزیں اسکے معنی اور حقیقت کو شامل ہیں لہٰذا جب ہم اس کو جان لیں گے اس کے مطابق عقیدہ رکھیں گے پھر ہم سے یہ کوتاہیاں، یہ غلطیاں، عقیدے میں، اعمال میں نہیں ہونگی۔ اللہ رب العزۃ سے دعا ہے کہ مجھے اور آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگلے ہفتے میں انشاءاللہ ہم لا الہ الا اللہ کی شرائط بیان کریں گے اللہ سے دعا ہے کہ وہ مجھے اور آپ کو اسے سمجھ کر اسکے مطابق عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

﴿واخرد عوناان الحمد لله رب العلمين﴾

خطبہ ثانی

میرے بھائیو! یہ موضوع جو ہم نے شروع کیا ہے۔ اسکی اہمیت کے پیش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر ہم نے تمام خطبات جمعہ کو مختص کیا ہے آپ جانتے ہیں کہ اسلام کے پانچ ارکان ہیں اور سب سے پہلا رکن شہادتین کا اقرار ہے دوسری بات لاالہ الااللہ کی سب سے زیادہ فضیلت ہے۔ یہی چیز سکھانے اور اسکی دعوت دینے کیلئے اللہ رب العزۃ نے ایک لاکھ یاکم وبیش انبیاء کو مبعوث کیا۔ آپ اسی سے ہی سمجھ لیں کہ اللہ کے ھاں اس کلمے کی کتنی اہمیت ہے۔اور آخری بات اس سلسلہ کی۔

لاالہ الااللہ کی فضیلت

قیامت کے دن ایک شخص کے تاحد نگاہ برائیوں کے دفتر ہوں گے۔ وہ شخص سمجھے گا کہ میں مارا گیا۔ میرے لئے نجات کی کوئی صورت نہیں لیکن اللہ رب العزۃ فرمائے گا تیرے ساتھ آج ظلم نہیں ہوگا۔ اور فرشتوں کو حکم دیگا کہ اسکی کوئی نیکی دیکھو وہ تلاش کریں گے تو ایک کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا ملے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بطاقہ ملے گا۔ یہ جو شناختی کارڈ ہم رکھتے ہیں اپنی جیب میں عربی میں اسے بطاقہ کہتے ہیں یہ شناختی کارڈ جتنا ورقہ ہوگا۔ وہ پیش کیا جائیگا اور اس پر لاالہ الااللہ لکھا ہوگا وہ کہے گا کہ یہ میری برائیاں اور یہ لاالہ الااللہ کا کیسے مقابلہ ہوگا۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ایک کم سو اسکی برائیوں کے دفاتر اور یہ ایک بطاقہ جس پر لاالہ الااللہ لکھا ہوا ہے۔ توحید کا عقیدہ درست ہے۔ یہ ایک پلڑے میں رکھا جائے گا وہ ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں گی جب تولا جائیگا تو یہ بطاقے والا پلڑا جھک جائیگا۔ اور برائیوں والا پلڑا اوپر اٹھ جائے گا اور اس شخص کی بخشش ہو جائیگی اس لئے کہ اسکا عقیدہ صحیح ہوگا۔ اور اسکے اعمال میں ضرور کوتاہی ہوگی۔

میرے بھائیو! یہ اس کی ایک ہی فضیلت جان لیں وگرنہ اس کی سو کے قریب فضیلتیں ہیں جو کتاب وسنت کے دلائل سے ثابت ہیں اگر انکو بیان کیا جائے تو اس کیلئے اور چار جمعے چاہئیں۔ لہٰذا ہم نے ایک ہی بات پر اکتفا کیا چونکہ تمام انبیاء اسی چیز کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دیتے رہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ۲۳ سالہ نبوت کی زندگی میں اسی چیز کی دعوت دی۔ اس چیز کیلئے آپ نے ہجرت کی۔ اس چیز کے لئے آپ نے ماریں کھائیں۔ اس چیز کیلئے آپ نے اپنے عزیز واقارب کو شہید کروایا۔ اور اسی کلمے کی خاطر آپ نے جنگیں کیں۔ اسی کلمے کی خاطر آپ نے تکالیف اور دکھ اٹھائے۔

میرے بھائیو! یہ کلمہ اس قدر عظیم کلمہ ہے۔ لہٰذا اس کلمے کو سمجھنا نہایت ضروری ہے سارے احباب کوشش کی ساتھ جلدی مسجد میں آئیں تاکہ ہم بات کو جلدی شروع کر سکیں۔ اور بات کو مکمل کر سکیں اگر ہم تھوڑا وقت اوپر لیں گے تو کوئی بات نہیں ہفتے میں ایک دن ہی ایسا ہے لیکن بات سمجھانی مقصود ہے تاکہ ہم اپنے حقیقی صحیح دین کو سمجھ لیں۔

آخری بات: یہ جلدی مسجد میں آنا معمولی بات نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت غسل کرتا ہے اپنے اھل خانہ کو غسل کرواتا ہے اور پھر تیل لگاتا ہے خوشبو لگاتا ہے نئے کپڑے یا دھلے ہوئے کپڑے پہنتا ہے اور مسجد میں آکر جو اسے نصیب ہوتا ہے وہ نماز پڑھتا ہے دو رکعتیں چار رکعتیں جتنے نوافل پڑھ سکتا ہے پھر وہ خطیب کا خطبہ پوری توجہ سے سنتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے۔ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ ایسے شخص کو اللہ رب العزۃ ایک ایک قدم کے بدلے میں ایک سال کے روزے رکھنے اور ایک سال کی راتوں کے قیام کا ثواب عطا کریگا ہر ایک قدم کے بدلے میں اندازہ کرلیں یہ کتنی بڑی نیکی ہے جس سے ہم محروم ہیں اور ہمیں یہ بات معلوم نہیں ہے۔ اور یہ حدیث سنن ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، ابوداؤد اور مستدرک حاکم میں موجود ہے۔ سند اسکی حسن ہے رسول اللہ سے یہ بات ثابت ہے لہٰذا سب ساتھی کوشش کر کے جلدی مسجد تشریف لائیں اور یہ اجر وثواب حاصل کریں اللہ رب العزۃ سے دعا ہے کہ اللہ مجھے اور آپکو عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

واخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین ○

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 2

خطبہ جمعۃ المبارک 12/09/97

لا الہ الا اللہ کی شرائط

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نسغفره ونؤمن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرو رانفسنا ومن سيٰات اعما لنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداعبده ورسوله اما بعد فان خيرالحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ و شرالامور محدثاتها وكل محدثه بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلا لة فى النار○

﴿عن عبدالله بن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه‌وسلم،بنى الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله و اقام الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت و صوم رمضان﴾ (متفق علیہ)

میرے بھائیو اور دوستو! گزشتہ خطبہ جمعہ میں ہم نے اسلام کے سب سے پہلے رکن شہادتین میں سے لاالہ الااللہ کا معنی اسکے ارکان اسکی حقیقت کے متعلق چند ایک گزارشات آپکی خدمت میں پیش کی تھیں۔

لاالہ الااللہ کی شرائط

آج کے خطبہ میں ہم لاالہ الااللہ کی شرائط بیان کریں گے۔ یہ بات جاننا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت ضروری ہے کہ لاالہ الااللہ کی سات شرائط ہیں جو کہ اھل علم نے بیان کی ہیں۔ بعض نے آٹھ بیان کی ہیں۔ لیکن وہ آٹھویں شرط بھی حقیقت میں انھی سات شرائط میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ لاالہ الااللہ کے معنی میں جو کہ بیان کیا جا چکا ہے اس میں شامل ہے۔

امام حافظ حکمی نے ان سات شرائط کو عربی کے ایک شعر میں ذکر کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں ؂

العلم والیقین و القبول
والانقیاد فادر ما اقول

و الصدق و الاخلاص و المحبة
وثقك الله لما أحب

علم یقین، قبول، انقیاد کہتے ہیں کہ تو جان لے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں صدق اخلاص محبت کہتے ہیں اللہ تجھے اس بات کی توفیق دے کہ جسکو وہ پسند کرتا ہے۔

لاالہ الااللہ کی یہ سات شرائط ہیں لاالہ الااللہ کا معنی مفہوم جاننے کے بعد انسان یہ سات شرائط پوری کریگا۔ تو اس نے لاالہ الااللہ کا حق ادا کیا۔ اگر ان سات شرائط میں سے کوئی ایک شرط مفقود ہوئی نہ پائی گئی تو لاالہ الااللہ کا تقاضا پورا نہیں ہو گا۔ پھر انسان ممبر و محراب میں آیا چلہ کشی کرتے ہوئے لاالہ الااللہ کا صبح شام ورد کرتا رہے لاؤڈ سپیکر پر اس کا چلہ کیوں نہ کیا جائے۔ لوگوں کو لاالہ الااللہ اونچی آواز سے پڑھ کر پریشان کیوں نہ کیا جائے۔ یا لاالہ الااللہ کی اپنے فہم کے مطابق لوگوں کو گلی گلی، گھر گھر، بازار بازار دعوت کیوں نہ دیتا پھرے۔ اس کو اس لاالہ الااللہ کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- علم

لہٰذا سب سے پہلی شرط علم ہے۔ آپ جانتے ہیں علم کی ضد اس کی مخالف چیز اسکی منافی چیز جہالت ہے۔ تو لہٰذا جب علم ہو گا تو جہالت رفع ہو جائیگی۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزۃ نے حکم دیتے ہوئے کہا :

﴿فاعلم انہ لاالٰہ الا اللہ﴾ (سورۃ محمد-١٩)

آپ جان لیں شان یہ ہے کہ معبود بر حق صرف اور صرف اللہ رب العزۃ ہے۔

دیکھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لاالہ الااللہ سے پہلے کیا کہا گیا۔ فاعلم جان لیں آپ۔ علم کی بات کی اِس لئے کہ علم ہو گا تو اللہ رب العزۃ کی معرفت حاصل ہو گی۔ لاالہ الااللہ کا معنی و مفہوم معلوم ہو گا اگر علم نہیں ہو گا تو لاالہ الااللہ کا معنی و مفہوم اسکی حقیقت واضح نہیں ہو سکے گی۔ تو اللہ رب العزت کی معرفت جب حاصل نہیں ہو گی تو اسکے تقاضے کو انسان کیسے پورا کر سکے گا۔ اس لئے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں اس آیت مبارکہ کے تحت باب قائم کیا ہے۔

کہ لاالہ الااللہ سے پہلے، توحید سے پہلے علم ضروری ہے جب علم ہو گا تو انسان کو اللہ رب العزۃ کی توحید معلوم ہو گی۔ اللہ کی معرفت حاصل ہو گی تو پھر انسان اللہ رب العزۃ کا حق ادا کریگا تو نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو یہ کہہ کر یہ بات سمجھا دی گئی کہ لاالہ الااللہ سے پہلے علم کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اور یہ لاالہ الااللہ کی سب سے پہلی شرط ہے اور اس چیز کو اللہ نے مختلف مقامات پر مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔ اور جب تک انسان علم نہیں رکھے گا اس وقت تک انسان اللہ رب العزۃ کو نہیں پہچان سکے گا۔ اسکی معرفت حاصل نہیں کر سکے گا۔ اللہ کی توحید سے بے خبر رہیگا تو اللہ رب العزۃ کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی اقسام

یہاں پر ایک بات اور سن لیں کہ بعض لوگ جہاد کے بڑے رسیا ہیں۔ بڑے شوقین ہیں جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ جہاد کی ایک قسم جہاد بالعلم ہے اور دوسری قسم جہاد بالسیف ہے علم کے ساتھ جہاد اور تلوار کے ساتھ جہاد۔ تلوار کے ساتھ یا اسلحہ کے ساتھ جہاد میدان جنگ میں جا کر ہر شخص کر سکتا ہے۔ دشمنوں کو مار سکتا ہے مر سکتا ہے خواہ وہ عالم ہے خواہ وہ جاھل ہے اس کے لیے کوئی شرط اور کوئی تمیز نہیں ہے۔ لیکن علم کا جہاد کون کر سکتا ہے ؟ جو عالم ہوگا اھل علم ہی یہ کام کر سکیں گے۔ اھل علم کے بغیر کوئی دوسرا شخص یہ کام نہیں کر سکتا۔ تو جہاد بالعلم زیادہ فضیلت کا باعث ہے جہاد بالسیف کے مقابلے میں اس لیے کہ جب جہاد بالعلم کے راستے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو پھر جہاد بالسیف کی ضرورت پیش آتی ہے۔ اصل چیز جو ہے جہاد بالعلم ہی ہے اور وہ کیا ہے ؟ اللہ کی توحید کو لوگوں تک کما حقہ پہنچانا اللہ رب العزۃ کی معرفت سے لوگوں کو روشناس کرانا یہ اصل چیز ہے لہٰذا علم کی فضیلت اور اہمیت آپ اتنی بات سے ہی سمجھ لیں کہ توحید سے پہلے، لا الہ الا اللہ سی پہلے ،اسلام کا جو سب سی پہلا رکن ہے جس کی طرف ہر شخص کو دعوت دی جائیگی۔ جو شخص اسکا اقرار نہیں کرتا ہے۔ میرے بھائیو ! اس سے پہلے علم کی ضروت ہے۔

کلمہ توحید کی پہلی شرط ”علم“ قرآن کی نظر میں

اللہ رب العزۃ فرماتا ہے :

﴿ ولا يملك الذين يدعون من دونه الشفاعة الامن شهد بالحق وهم يعلمون﴾ (سورۃ الزخرف-۸۶)

کہ وہ شفاعت کے مالک نہیں ہیں جنکو اللہ رب العزۃ کے علاوہ پکارتے ہو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ رب العزۃ کے علاوہ جن کو پکار رھے ہیں وہ شفاعت کے حقدار نہیں ہیں۔
﴿الامن شهد بالحق وهم يعلمون﴾ہاں شفاعت کا حق انہیں اللہ دیگا۔ جنھوں نے حق کی گواہی دی۔ کس حق کی گوائی دی لاالہ الااللہ کی گواہی دی۔ شہادتین کی گواہی دی﴿ وهم يعلمون﴾اور وہ جانتے ہیں اسکا یقین رکھتے ہیں یہاں پر بھی علم کی بات ہورہی ہے وہ حق کی یعنی لاالہ الااللہ کی گوہی دے رہے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ شرط بیان کردی، کہ﴿وهم يعلمون﴾کہ جس چیز کی گواہی دیتے ہیں، اسکو جانتے، اسکا علم رکھتے ہیں تو معلوم ہوا کہ بغیر علم کے انسان اگر لاالہ الااللہ کاورد کرتا ہے، وظیفہ کرتا ہے۔ افضل الذکر کرتا ہے افضل الذکر اسکو سمجھ کر صبح وشام پڑھتا رہتا ہے اسکو کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

اللہ رب العزۃ ایک اور مقام پر جہاں توحید کا بیان کرتا ہے اپنی ذات اور فرشتوں کا ذکر کرتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ اس بات کی گواہی دیتا ہے وہاں پر اللہ نے اھل علم کا خاص طور پر ذکر کیا ہے۔ اس سے آپ سمجھیں کہ علم اور اہل علم کی کس قدر فضیلت ظاہر ہورہی ہے۔ اللہ فرماتا ہے :

﴿شهد الله انه لااله الا هو و الملئكة وا ولوا العلم قائماً بالقسط لااله الا هوا لعزيز الحكيم﴾(سورۃ ال عمران-۱۸)

کہ اللہ رب العزۃ اور اسکے فرشتے اور اھل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ﴿لااله الا هو﴾معبود برحق صرف اور صرف کون ہے ؟ اللہ رب العزۃ ہے اسکے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

اب آپ دیکھیں کہ اللہ رب العزۃ نے اپنی ذات کا ذکر کیا۔ اپنے فرشتوں کا ذکر کیا اور ساتھ ہی اھل علم کا ذکر کیا۔ تو معلوم ہو کہ یہ علم بہت اہم چیز ہے۔ اس لئے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ رب العزۃ نے یہ بات کہی :

﴿وقل رب زدني علما﴾ (سورۃ طہ-۱۱۴)

کہ آپ یہ بات کہیں، یہ دعا کرتے رہیں۔ اے میرے رب میرے علم میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافہ کردے۔ میرے علم میں زیادتی کر۔ انسان کو پوری زندگی علم حاصل کرتے رہنا چاہیے اور یہ ایسی چیز ہے جو انسان کی زندگی میں بھی کام آتی ہے۔ اور مرنے کے بعد بھی کام آتی ہے۔ علم ہی ایسی چیز ہے۔ اس لئے اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔ کہ اللہ رب العزۃ فرشتے اور اھل علم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ معبود برحق صرف اللہ ہے۔ اور اللہ رب العزۃ کی حکومت برمبنی انصاف وعدل قائم ہے ﴿لاالہ الا ھو﴾ وہی معبود برحق ہے۔ ﴿العزیز الحکیم﴾ غالب حکمت والا ہے۔

میرے بھائیو اور دوستو! اس آیت مبارکہ سے بھی ہماری پہلی شرط کی تائید ہوتی ہے۔ اسکی دلیل ہمیں اس سے حاصل ہوتی ہے۔

عالم اور جاہل برابر نہیں

اور اسکے علاوہ اللہ رب العزۃ سورۃ زمر میں اھل علم کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿قل ھل یستوی الذین یعلمون وا لذین لا یعلمون انمایتذکر اولوالالباب﴾ (سورۃ الزمر-۹)

اے نبی علیہ السلام آپ یہ بات کہہ دیں کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہیں؟ اھل علم اور جاھل برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں برابر ہو سکتے اللہ رب العزۃ آخر میں یہ بات کہہ رہا ہے۔ ﴿انما یتذکر اولوالالباب﴾ نصیحت علم والے ہی حاصل کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ شریعت کی نظر میں عقل والے کون ہیں؟ جو کتاب وسنت کا علم رکھتے ہیں اور اللہ رب العزۃ کی توحید کا اقرار کرتے ہیں اور اسکے تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔ یہ حقیقت میں عقل والے ہیں لوگوں کی نظر میں جو عقل والے ہیں وہ حقیقت میں عقل والے نہیں ہیں لوگوں کی نظر میں عقل والے کون ہیں؟ جسکے پاس مال ودولت زیادہ ہو۔ منصب بڑا ہو کسی بڑے عہدے پر فائز ہو۔ لوگوں کی ساتھ اسکے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر تعلقات ہوں یا وہ بہت بڑا سیاسی لیڈر ہو ایم این اے ہو، ایم۔ پی۔ اے ہو، چیئر مین ہو، وزیر ہو، کوئی بڑا منصب اسکے پاس ہو لوگ اس کو عقل مند سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزۃ کے نزدیک، شریعت کی نظر میں وہ شخص عقل مند ہے جو اللہ رب العزۃ کی توحید کی معرفت رکھتا ہے، اسکا علم رکھتا ہے، کتاب و سنت کا علم رکھتا ہے وہ عقل والا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ابو جہل کو ابوالحکم کہا جاتا تھا یعنی صاحب فیصلہ۔ اسکے باوجود جب اس نے دین اسلام کو قبول نہیں کیا تو اسکا نام ابو جہل رکھ دیا۔ اس نے اسلام کو قبول نہیں کیا اسکو ابو جہل کا لقب دے دیا گیا۔ اب لوگ اسکے اصلی نام سے واقف نہیں ہیں۔ حتی کہ غیر مسلم بھی جب اسکا نام لکھتے ہیں تو ابو جہل ہی لکھتے ہیں۔ اسکا اصل نام نہیں لکھتے اسکی پارٹی بھی اسکو ابو جہل ہی لکھتی ہے۔

اس نقطے کو سمجھیں اس بات کو سمجھیں اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں بیان کرتا ہے اللہ کے کلام میں ہر بات میں کوئی نہ کوئی حکمت ہے۔ ایسی باتیں ظاہر ہوتی ہیں کہ انسان اگر غور و فکر کرے تو اللہ اس پر یہ باتیں منکشف کر دیتا ہے۔ کھول دیتا ہے۔

انما یخشی اللّٰہ من عبادہ العلماء

اور اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں اپنے خاص بندوں کا ذکر کرتے ہوئے اور اپنے ڈرنے والے بندوں کا ذکر کرتے ہوئے صرف اھل علم کو مختص کرتا ہے۔ خاص طور پر انکا ذکر کرتا ہے فرمایا:

﴿انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء﴾ (سورۃ الفاطر۔ ۲۸)

انما کلمہ حصر ہے۔ اللہ رب العزۃ فرما رہا ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے ڈرنے والے صرف اھل علم ہیں۔ علماء ہیں۔ ذرا غور کریں عام لوگوں کی بات نہیں کی، جاھل لوگوں کی بات نہیں کی، علماء کی بات کی ہے۔ علم کی بات کی ہے اسلئے کہ وہ اللہ رب العزۃ کی معرفت جانتے اور اسکے حقوق کو پہنچانتے ہیں۔ اسکے احکام سے جس قدر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ واقف ہیں۔ اس قدر ھی زیادہ اس سے ڈرنے والے ہیں۔ اس امت مسلمہ میں سب سے زیادہ اللہ رب العزۃ کی معرفت رکھنے والے اور سب سے علم رکھنے والے کون لوگ تھے ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اکرام رضوان اللہ علیھم اجمعین۔ اور آپ دیکھ لیں کہ وہ سب سے زیادہ علم رکھنے والے اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والے تھے۔

اور پھر اللہ رب العزۃ سورۃ عنکبوت میں فرماتا ہے :

﴿وتلك الا مثال نضر بهاللناس وما يعلمها الاالعالمون﴾

(سورۃالعنکبوت۔ ۴۳)

کہ قرآن مجید میں یہ مثالیں ہم اس لئے بیان کرتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے ﴿وما يعلمها الا العالمون﴾ ان مثالوں کو سمجھنے والے جو ان مثالوں کی حقیقت کو جانتے ہیں ﴿العالمون﴾ صرف اھل علم ہیں علماء ہیں۔ آپ دیکھیں کہ قرآن مجید میں اللہ نے جو مثالیں بیان کی ہیں اگر ان مثالوں کے متعلق انسان دروس کا سلسلہ شروع کردے تو میں کہتا ہوں کہ دو چار مہینے صرف امثال قرآن پہ ہی چاہییں۔ صرف ان کے فوائد، ان کی حقیقت، اللہ رب العزۃ کی مراد کیا ہے ؟ اس سے ہمیں کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں ؟ اس سے ہمیں کیا سبق سکھانا مقصود ہے ؟ جو مثالیں قرآن نے بیان کی ہیں۔ اس لئے اللہ فرماتا ہے۔ جو مثالیں ہم نے قرآن میں لوگوں کے لئے بیان کی ہیں۔ انکی سمجھ صرف علماء ہی رکھتے ہیں۔

کلمہ توحید کی پہلی شرط "علم" احادیث کی روشنی میں

اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہوئے علم کی شرط کو بیان کیا ہے۔ صحیح مسلم میں عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا :

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿من مات و هو یعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة﴾

جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ لا الہ الا اللہ کو جانتا تھا۔ بعض لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ حدیث رسول ہے ﴿من قال لا اله الا الله دخل الجنة﴾ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ وہ سمجھتے ہیں شائد اتنی ہی بات ہے۔ نہیں آج کے خطبہ میں ان شاء اللہ آپ کو بتائیں گے کہ اتنی بات کافی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر لا الہ الا اللہ کی شرائط بیان کی ہیں۔ یہ شرط بیان ہو رہی ہے ﴿من مات وهو یعلم انه لا اله الا الله﴾ جو شخص فوت ہوا اور وہ جانتا تھا کہ لا الہ الا اللہ کا معنی کیا ہے؟ وہ اس کے مفہوم سے واقف ہے۔ اسکی شرائط کو جانتا تھا۔ اس بات کا علم رکھتا تھا۔ ﴿دخل الجنة﴾ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ یہاں علم کی بات کی ہے۔

تو معلوم ہوا کہ آج کا مسلمان اسلام کا دعویٰ کرنے والا، شہادتین کا اقرار کرنے والا، گھر گھر گھوم کر لا الہ الا اللہ کی دعوت دینے والا، لا الہ الا اللہ کا وظیفہ کرنے والا، سپیکر پر لا الہ الا اللہ پڑھنے والا، لا الہ الا اللہ کے مفہوم کو جانتا نہیں۔ اسلئے کہ اگر وہ لا الہ الا اللہ کے معنے کو جانتا ہوتا تو وہ لا الہ الا اللہ کے تقاضے کو پورا کرتا یا لا الہ الا اللہ نہ پڑھتا۔ دو باتوں میں سے ایک بات ہے۔ اسلئے کہ وہ لا الہ الا اللہ تو پڑھ رہے ہیں۔ لیکن اسکے تقاضے کو پورا نہیں کر رہے۔ تو معلوم کیا بات ہوئی؟ کہ وہ لا الہ الا اللہ کا معنی نہیں جانتے اسلئے جو لوگ لا الہ الا اللہ کا معنی جانتے تھے۔ انھوں نے لا الہ الا اللہ نہیں پڑھا۔ اسلئے نہیں پڑھا کہ انھیں معلوم تھا۔ اگر ہم نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا تو ہمیں اپنے تمام معبودان باطلہ کو چھوڑنا پڑیگا۔ اپنے آباؤ اجداد کے دین کو چھوڑنا ہو گا۔ اسلئے انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کیا اور قرآن مجید اس پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ رب العزة بتا رہا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے انکے سامنے لا الہ الا اللہ پیش کیا تو انھوں نے یہ بات کہی:

﴿أجعل الآلهة الها واحداً﴾ (سورة ص-۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے کہا کہ کیا اس نے سارے معبودوں کو ایک معبود بنا دیا ہے۔ یعنی یہ کیسے ہو سکتا ہے ؟ کہ معبود صرف ایک اللہ ہے باقی سب معبودوں کی بات نہیں مانی جائے گی۔ وہ سب باطل ہیں۔ معبود بر حق ایک ہے انھوں نے کہا کہ سب معبودوں کو ایک بنا دیا ہے۔ انھوں نے لا الہ الا اللہ کے معنی کو جان لیا نہ۔ جب انھوں نے اس معنے کو جان لیا تو آگے چل کر اللہ انکے قول کو نقل کر تا ہے۔ جو بات انھوں نے کہی انھوں نے کہا :

﴿ان امشوا واصبروا علی الھتکم﴾ (سورۃ صٓ-٦)

کہا کہ اس بات پر ڈٹے رہو اور اس راستے پر چلتے رہو جس پہ چل رہے ہو اور اپنے معبودوں کو نہ چھوڑو اپنے معبودوں کی بندگی پر اپنے معبودوں کی عقیدت پر جو انکے ساتھ عقیدت رکھتے ہو اس پر جمے رہو اس کو نہیں چھوڑو اگر لا الہ الا اللہ کا یہ معنیٰ نہ جانتے ہوتے تو وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیتے اور انکار نہ کرتے۔ یہ بات نہ کہتے کہ اس نے سب معبودوں کو ایک بنا دیا ہے اور یہ بات بھی نہ کہتے کہ اپنے معبودوں کو پکڑے رکھو انکو نہ چھوڑو انکو یہ بات معلوم تھی کہ جب الا الہ اللہ کہیں گے تو انکو چھوڑنا ہو گا۔ لہٰذا انھوں نے لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کیا۔

اللہ رب العزۃ نے نوح علیہ الصلوۃ والسلام کے قول کو بھی نقل کیا ہے اور انکی قوم کے قول کو بھی نقل کیا ہے۔ جب نوح علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی قوم کو دعوت دی کہ تم ان معبودوں کو چھوڑ دو جنکی تم اللہ کے سوا پوجا کرتے ہو تو انھوں کیا بات کہی :

﴿ وقالو الاتذرن الھتکم﴾ (سورۃ نوح-۲۳)

انھوں نے کہا کہ اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا میرے بھائیو! یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان لا الہ الا اللہ بھی پڑھے اسکو جانتا ہو پھر بھی وہ اللہ کے سوا دوسروں کو مشکل کشا، حاجت روا، بگڑی بنانے والا غوث، دستگیر، کشتی پار لگانے والا، غریب نواز اور داتا ،گنج بخش سمجھے یہ نہیں ہو سکتا۔ ان تمام معبودان باطلہ کو چھوڑنا ہو گا۔ اللہ کے علاوہ جنکے ساتھ یہ عقیدت رکھی جاتی ہے۔ جنکے متعلق یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے اس عقیدہ سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ کھینچنا ہوگا۔ اور صرف اللہ رب العزۃ کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا ہوگا۔

موجودہ مسلمانوں کی طرح
قوم نوح کے بھی پنج تن پاک تھے

اس وقت نوح علیہ السلام کی قوم کے پنج تن پاک تھے۔ نیک صالح لوگ پہلے انھوں نے انکی یاد کیلیۓ انکی مورتیاں بنائیں بعد میں انکو پوجنا شروع کر دیا۔ اس دور کے بھی پنج تن پاک ہیں۔

اب ذرا قرآن مجید سنیں اللہ رب العزۃ فرماتا ہے کہ جب انھوں نے یہ بات کہی کہ اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑنا تو انکے پنج تن پاک کا ذکر کیا ہے۔ انھوں نے کیا کہا؟

﴿ولا تذرن ودا ولا سواعا ولا یغوث و یعوق ونسرا﴾
(سورۃ نوح۔۲۳)

انھوں نے کہا اپنے معبودوں کو نہیں چھوڑنا۔ الہٰوں کو نہیں چھوڑنا اور ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر انکو بھی نہیں چھوڑنا۔ یہ پنج تن پاک ہیں ان پر جمے رہنا۔ انکو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ آج بھی پنج تن پاک کے متعلق وہی عقیدہ ہے۔ جو ان لوگوں کا عقیدہ تھا۔ آج بھی یہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ دیکھ لیں۔ یہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں اور پنج تن پاک کے متعلق وہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اگر یہ جانتے ہوتے معنی تو پھر پنج تن پاک کے متعلق یہ عقیدہ ہوتا۔ اہل سنت بھی کہلواتے ہیں اور پھر پنج تن پاک کے متعلق یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں۔ شیعہ حضرات کی بات ہی الگ ہے انکا تو مسئلہ ہی ہم سے الگ ہے انکی تو بات ھی نہیں عقیدہ و نظریہ دونوں کا پنج تن پاک کے متعلق ایک ہے، معبودان باطلہ کے متعلق اللہ کے سوا جنکو معبود بنا رکھا ہے ان سب کے متعلق انکا عقیدہ ایک ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تبلیغی جماعت حقیقتاً

کلمہ توحید کی دعوت دیتی ہے؟

اب آپ بتائیں ایک یہ پارٹی ایک دوسری پارٹی جو لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی دعوت دیتی ہے گھر گھر جاتی ہے اور کہتی ہے کہ بھائی کلمہ پڑھو، کلمہ پڑھو، جب ان سے پوچھا جاتا ہے کہ بھائی آپ دین سیکھنے کے لئے آئے ہیں یا سکھانے کے لئے آئے ہیں؟ تو کہتے ہیں ہم دین سیکھنے کے لئے نکلے ہیں اچھا بھئی دین سیکھنے کے لئے نکلے ہیں تو کس سے دین سیکھیں گے جی لوگوں سے سیکھیں گے۔ کن سے؟ جنکو ہم سکھا رہے ہیں۔ جاھل + جاھل = جہالت جاھل + جاھل جواب علم ہو گا نہیں میرے بھائیو! یہ جہالت کے لئے محنت ہو رہی ہے جاھل لوگ جاھل لوگوں کو کلمہ پڑھا رہے ہیں نہ انکو کلمہ کا معنی معلوم ہے نہ انکو معنی معلوم ہے اور دعوت کس چیز کی دے رہے ہیں کہ اللہ رب العزۃ سے سب کچھ ہونے کا یقین اور غیر اللہ سے کچھ نہ ھونے کا یقین میری اور آپکی زندگی میں آجائے یہ دعوت ہے۔ یہ چھ نمبروں سے پہلا نمبر ہے لیکن فضائل اعمال یا تبلیغی نصاب میں اس لا الہ الا اللہ کے خلاف واضح طور پر شرک اور کفر موجود ہے۔ جس کی لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ انکے معنے سے خود غافل ہیں اور دعوت کا کام جاھل لوگوں کا کام نہیں ہے۔ جاھل لوگ لوگوں کو دعوت نہیں دے سکتے۔ یہ اھل علم کا کام ہے۔ اسکو بذات خود لا الہ الا اللہ کے ارکان معلوم نہیں۔ اسکی حقیقت معلوم نہیں کتنی اسکی شروط ہیں گھومتے ہوئے بیس سال ہو گئے پوچھا جائے کہ لا الہ الا اللہ کا کیا معنی ہے؟ معلوم نہیں اور وہ جو توحید بیان کرتے ہیں وہ توحید ربوبیت بیان کرتے ہیں جس توحید کا سوائے دھریوں اور کیمونسٹوں کے کسی نے آج تک انکار نہیں کیا۔ اس دور میں بھی جتنے بھی مشرکین، کفار، ہندو، سکھ، عیسائی، بدھ مت یہودی ہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا کسی بھی دین سے اپنے آپکو وابستہ کرنے والے ہیں۔ وہ اللہ کی توحید روبوبیت کا اقرار کرنے والے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خالق سب کا اللہ ہے مالک سب کا اللہ ہے۔ روزی دینے والا اللہ ہے۔ قادر اللہ ہے۔ کسی نبی نے یہ دعوت پیش نہیں کی:

☆ لا خالق الا الله

☆ لا مالك الا الله

☆ لا قادر الا الله

☆ لا رزاق الا الله

سب انبیاء کی دعوت یہ رہی ہے لا الہ الا اللہ معبود برحق صرف اللہ ہے یہ فرق ہے جن لوگوں کے بارے ہم یہ سمجھتے ہیں یہ بڑے توحید پرست ہیں۔ وہ جو توحید پیش کرتے ہیں۔ توحید ربوبیت جسکا کوئی انکار نہیں کرتا جس میں کوئی اختلاف ہے ہی نہیں۔ یہ توحید آج بھی بیان کی جائے جو انبیاء نے بیان کی تو اپنوں کو بھی ہضم نہیں ہوتی۔ بیگانوں کی تو بات اور ہے۔ اپنے بھی اسکو برداشت نہیں کرتے۔ یہ توحید الوہیت جسکی شرائط میں سے سب سے پہلی شرط لا الہ الا اللہ کی بیان ہو رہی ہے۔ یہ لا الہ الا اللہ کی دعوت دینا تو در کنار لا الہ الا اللہ کے معنی کو نہیں جانتا۔

ایک مصری تبلیغی کا واقعہ

ایک مصری کو بیس سال گھومتے ہو گئے۔ میں نے اس سے پوچھا تو نے کتنا عرصہ تبلیغی جماعت کے ساتھ لگایا، کہنے لگا جی مجھے بیس سال ہو گئے۔ ہم نے اس سے سوال کیا کہ لا الہ الا اللہ کے کتنے ارکان ہیں؟ اسکی حقیقت و معنی کیا ہیں؟ اسکی شرائط کتنی ہیں؟ کہنے لگا مجھے معلوم نہیں۔ ہم نے اس سے کہا کہ دعوت کس کی دے رہے ہو؟ ہم نے کہا کہ اگر تو ایک سال اہل علم کے پاس لگا لیتا تو تجھے یہ ساری باتیں معلوم ہو جاتیں۔ اللہ رب العزۃ نے کیا شرط لگائی ہے؟ کیا اصول اور ضابطہ قرآن مجید میں بیان کیا ہے فرمایا:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون بالبينت والزبر﴾
(سورۃ النحل۔ ۴۳-۴۴)

اگر علم نہیں ہے تو اہل علم سے سوال کرو ان سے معلوم کرو کس کے ذریعے سے دلائل کے ذریعے سے اور آسمانی کتابوں کے ذریعے سے۔ اہل علم سے معلوم کرنا ہے اور پھر اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ لوگوں میں سے ایک جماعت ایک گروہ کو چاہیئے کہ اہل علم کے پاس جائے اور جا کر وہاں سے دین سیکھے دین سیکھ کر پھر اپنی قوم اور بستی والوں کے پاس آئے اللہ رب العزۃ کے حکم سنائے اور اللہ کے عذاب سے ڈرائے یہ نہیں کہا کہ بستر اٹھالو گلی گلی، کوچ کوچ، محلے محلے گھومتے رہو۔ بغیر علم کے یہ جاہل لوگ سو سال بھی گھومتے رہیں گے تو علم حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگوں کو چونکہ صحیح بات کا علم نہیں اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ بڑے اخلاص کے ساتھ محنت کر رہے ہیں۔ اخلاص کب پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان شرک کو چھوڑ دے۔ اس وقت اخلاص آتا ہے۔ جب تک انسان کے عقیدے میں شرک موجود ہو اس وقت تک اخلاص نہیں پایا جاتا اور اخلاص کب پیدا ہوگا؟ جب علم ہوگا۔ سب سے پہلی شرط ہی علم ہے۔ علم کے ذریعے سے اخلاص آئیگا۔ پتہ چلے گا کہ یہ توحید ہے اور یہ شرک ہے۔ اخلاص کے موقع پر ہم مزید تفصیل ان شاء اللہ بیان کریں گے۔

میرے بھائیو! جن لوگوں کو لا الہ الا اللہ کا علم تھا انھوں نے اس وقت تک لا الہ الا اللہ نہیں پڑھا۔ جب تک انھوں نے اس عقیدے کا اظہار نہیں کر دیا کہ ہم نے انکو چھوڑ دیا ہے۔ آپ دیکھ لیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے جس نے بھی لا الہ الا اللہ کا اقرار کر لیا۔ پھر ساری دنیا اسکے مخالف ہو گئی۔ لیکن اس نے کسی کی پرواہ نہیں کی۔ اس نے ایک اللہ کی توحید پر اپنے آپکو ثابت قدم رکھا پھر اسکو جیسی بھی تکالیف دی گئیں اس نے ان تکالیف کو تو برداشت کر لیا لیکن لا الہ الا اللہ سے روگردانی کرنا برداشت نہیں کیا یہ گوارہ نہ کیا۔ جب ہم لا الہ الا اللہ کا معنی اس طریقہ سے جان لیں گے۔ پھر یقیناً اللہ رب العزۃ کا حق ادا کریں گے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- یقین

دوسری شرط لا الہ الا اللہ کی یقین ہے۔ اسکی ضد اور مخالف چیز کیا ہے۔ شک کرنا، توقف کرنا، رک جانا، ڈانواڈول ہونا۔ متردد ہونا، خالی گمان ہونا، یہ بھی ہو سکتا ہے صحیح ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے غلط ہو۔ یا انسان سمجھتا ہو کہ صحیح ہے لیکن اسکا اظہار نہ کرے اس یقین کا تو یہ یقین کے منافی ہے

کلمہ توحید کی دوسری شرط "یقین" کے دلائل

اور اس چیز کو اللہ رب العزۃ نے ایمان والوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اور تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

﴿والذين يؤمنون بما أنزل اليك وما أنزل من قبلك وبالاخرة هم يوقنون﴾ (سورۃ البقرۃ-۴)

جو لوگ ایمان لائے جو کچھ آپکی طرف اتارا گیا اور جو کچھ آپ سے پہلے اتارا گیا﴿ و بالآخرة هم يوقنون﴾ اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یعنی وہ یقین کامل رکھتے ہیں۔ ان کا ان چیزوں پر یقین ہے۔ جو کچھ آپ کی طرف اتارا گیا اور آپ سے پہلے اتارا گیا اس پر ایمان بھی لاتے ہیں۔ یقین بھی رکھتے ہیں۔

دوسرے مقام پر اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿ انما المؤمنون الذين امنو ا بالله ورسوله ثم لم يرتابوا جهدوا بأموالهم وأنفسهم فى سبيل الله أولئك هم الصدقون ﴾

(سورۃ الحجرات-۱۵)

یہاں پر بھی إنما حصر کا کلمہ ہے۔ کہا ایمان والے مؤمن تو صرف وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ ایمان لائے ﴿ثم لم يرتابوا﴾ پھر انھوں نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک نہیں کیا۔ ایمان لانے کے بعد شرک میں مبتلا نہیں ہوئے اور انھوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کیا۔ اللہ فرماتا ہے ﴿ اولئك هم الصدقون ﴾ یہی لوگ سچے ہیں۔ یہ لوگ صادق ہیں تو کیسا یقین ہونا چاہیے۔ یہاں پر دو مثالیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ

سنن ابی داود میں واقعہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے گھوڑے کا سودا کیا اور اس کو کہا کہ آؤ تجھے پیسے ادا کر دوں۔ آپ آگے چل پڑے وہ پیچھے چل رہا ہے۔ ایک آدمی نے کہا بھئی گھوڑا بیچنا ہے۔ اس نے کہا بیچنا ہے کہا کتنے کا۔ اس نے زیادہ پیسے مانگے۔ اس نے اس سے سودا کر لیا۔ آپ پیچھے مڑ کر آئے۔ آپ نے فرمایا تو نے تو میرے ساتھ سودا کیا تھا اور میں نے تجھے پیسے ادا کرنے تھے۔ اس نے کہا کہ جی میں نے آپ کے ساتھ سودا ہی نہیں کیا۔ آپ ﷺ فرما رہے رہے ہیں۔ میرے ساتھ سودا کیا ہے۔ وہ کہہ رہا ہے۔ میں نے سودا نہیں کیا اور وہ کہہ رہا ہے آپ گواہ پیش کریں کہ کس کے سامنے آپ نے سودا کیا؟ لوگ جمع ہو گئے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین بات ہو رہی ہے۔ اس اثنا میں خزیمہ بن ثابت ؓ تشریف لائے اور وہ آکر پوچھتے ہیں کہ کیا بات ہے؟ بتایا جاتا ہے کہ اس اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سودا کیا ہے اور یہ گواہ طلب کر رہا ہے کہ کس کے سامنے سودا کیا ہے؟ خزیمہ بن ثابت ؓ آگے بڑھے اور آگے بڑھ کر کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے تیرے ساتھ سودا کیا ہے۔ آپ سچے ہیں اور تو جھوٹا ہے۔ آپ نے خزیمہ س پوچھا کہ ۔خزیمہ تو کیسے گواھی دے رہا ہے؟ تو تو موقع پر موجود نہ تھا خزیمہ ؓ کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ جو کچھ بھی ہمیں بتاتے ہیں کہ یہ اللہ رب العزۃ نے وحی نازل کی ہے ۔ ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یقین رکھتے ہیں۔ آپ اللہ رب العزۃ کے معاملے میں جھوٹ نہیں بولتے۔ میرا یہ ایمان اور یقین ہے کہ آپ دنیاوی معاملات میں بھی کبھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ نہیں بول سکتے۔ آپ ﷺ نے جب یہ بات سنی، خزیمہؓ کے ایمان کو دیکھا۔ اسکے یقین کو دیکھا کہ اس قدر پختہ ایمان اور یقین والا شخص ہے تو آپ نے فرمایا کہ آج کے بعد خزیمہ بن ثابت جہاں کہیں بھی اکیلا گواھی دے گا دوسرے شخص کے گواھی دینے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس کو لقب دے دیا ذوالشھادتین دو گواہیوں والا، قرآن مجید میں یہ اصول بیان کیا ہے کہ گواھی کے لئے دو گواہ چاہئیں اور اگر کوئی شخص دعویٰ کرنے والا ایک گواہ پیش کر دیتا ہے اور دوسرا وہ گواہ پیش نہیں کرتا۔ تو اس کو گواہ کی جگہ قسم اٹھانی ہوگی۔ شریعت نے یہ اصول بیان کیا لیکن خزیمہ بن ثابتؓ کے متعلق آپ نے یہ بیان کر دیا کہ یہ دو گواھی والا ہے۔ آج کے بعد یہ اکیلا گواھی دے گا تو دوسری گواھی کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔ اور یہ فضیلت صرف اور صرف خزیمہ بن ثابتؓ کو حاصل ہوئی اور مختصر روایت جو ہے وہ صحیح بخاری میں بھی موجود ہے ذوالشھادتین کے لقب کی۔ اب آپ غور کریں کہ انکو کس قدر یقین ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی اللہ نے تعریف کی ہے۔ ﴿ثم لم یر تابوا﴾ پھر وہ شک میں مبتلا نہیں ہوئے۔ انھوں نے شک نہیں کیا۔

مسیح دجال اور مؤمن شخص کا واقعہ

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ مسیح دجال آئے گا۔ یہ مسیح دجال کا فتنہ بہت بڑا فتنہ ہوگا۔ تمام انبیا نے مسیح دجال کے فتنہ سے اپنی قوموں اور امتوں کو ڈرایا۔ نبی ﷺ نے بھی اپنی قوم کو مسیح دجال کے فتنے سے ڈرایا۔ آپ نے فرمایا کہ جب مسیح دجال آئے گا تو ان پڑھ اور پڑھا اسکے ماتھے پر لکھا ہوا ک، ف، ر پڑھ لے گا اور اسے معلوم ہو جائیگا کہ یہ کافر ہے۔ یہ مسیح دجال ہے اور اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی۔ فرمایا اللہ رب العزۃ کی آنکھ کانی نہیں ہے۔ ایک دجال ہمارے زمانے میں بھی ہو گزرا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی وہ بھی بھینگا تھا۔ نبی علیہ السلام نے یہ نشانی بتائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ اپنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ بظاہر جنت اور جہنم لئے پھرے گا۔ جسکو لوگ جنت دیکھ رہے ہوں گے حقیقت میں وہ جہنم ہوگی اور جسکو لوگ جہنم سمجھیں گے۔ آگ سمجھیں گے حقیقت میں وہ ایمان والوں کیلئے جنت ہوگی۔ آپ نے فرمایا وہ بڑے بڑے کرتب اور کرشمے دکھائے گا۔ یہ اصل میں مسیح دجال کا مستقل موضوع ہے اگر خطبہ جمعہ میں وہ بیان کر دیا جائے تو آپ کو معلوم ہو جائے کہ یہ جتنے بھی اس وقت مشرکین ہیں یہ سب مسیح دجال کے انجنٹ ہیں یہ سب اسی کا کام کر رہے ہیں۔ بہر کیف یہ اتنا بڑا فتنہ ہوگا کہ لوگ اسکو رب مان لیں گے۔ ایک نوجوان ایمان والا آئیگا۔ وہ کہے گا تو مجھے رب مانتا ہے یا نہیں وہ کہے گا میں تجھے رب نہیں مانتا تو مسیح دجال ہے جسکے متعلق رسول ﷺ نے پیشین گوئی کی میرا ایمان اور یقین ہے وہ اسے کہے گا میں تجھے قتل کر دونگا وہ کہے گا کر دے اپنے حواریوں سے کہے گا لو میں اسے قتل کر رہا ہوں۔ اسے وہ قتل کر دیگا۔ دو ٹکڑے اسکے کر دے گا اسکی لاش کے درمیان میں چل رہا ہوگا ٹہل رہا ہوگا۔ پھر اپنے حواریوں سے کہے گا اسے میں زندہ نہ کر دوں۔ اگر میں اسکو زندہ کر دوں تو تم مجھے رب مانو گے۔ وہ کہیں گے ہم تو پہلے ہی تجھے رب مانے ہوئے ہیں تو زندہ کرے یا نہ کرے۔ ہم نے تیری بہت ساری شیطانیاں دیکھ لی ہیں۔ ہم تجھے رب مان چکے ہیں۔ یہ کرامات کے پجاری جو ہیں یہ شیطانی اعمال کو دیکھ کر انکو رب مان لیتے ہیں انکو پوجنے لگتے ہیں ان کو مشکل کشا سمجھ لیتے ہیں۔ حاجت روا بگڑی بنانے والا سمجھ لیتے ہیں وہ ٹہل رہا ہوگا اور اسکو زندہ کریگا۔ جب وہ زندہ کریگا تو اس نوجوان سے کہے گا اب تو مجھے رب مانتا ہے یا نہیں؟ میں نے تجھے مارا اور اب پھر زندہ کر دیا۔ وہ کہے گا کہ اب تو مجھے اور یقین ہو گیا ہے کہ تو واقعی مسیح دجال ہے۔ اسکے یقین میں مزید اضافہ ہوا۔ اسکا ایمان اور بڑھ گیا۔ اور اللہ جانتا ہے اس فقیر کے ساتھ بیشتر دفعہ یہ معاملہ ہوا کہ جب بھی کبھی مشرک کے ساتھ، گمراہ آدمی کے ساتھ، کافر کے ساتھ، مرتد کے ساتھ، ہندو کے ساتھ، سکھ کے ساتھ، عیسائی کے ساتھ، یہودی کے ساتھ گفتگو ہوئی ہے۔ اس نے اعتراض کیا ہے۔ اللہ کے فضل سے ہمارے ایمان میں اضافہ ہوا اور کئی آدمیوں کو اللہ نے ہدایت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے۔ دو عیسائی مسلمان ہوئے ایک ہندو مسلمان ہوا اللہ کی توفیق سے۔

میرے بھائیو! ایمان والا شخص کہے گا کہ اب تو مجھے اور بھی یقین ہو گیا ہے کہ تو واقعی مسیح دجال ہے۔ یہ اسکو غصے میں آکر پھر قتل کرنا چاہے گا۔ تو نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ اب اللہ رب العزۃ اس شخص کو قدرت عطا نہیں کریگا اور یہ مومن کہے گا کہ اب تو مجھے قتل بھی نہیں کر سکے گا۔ وہ پریشان ہو جائیگا ذلیل و رسوا ہو جائیگا اور ذلیل و خوار ہونے کے بعد یہاں سے بھاگے گا اور عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے اور وہ اسکو قتل کر دیں گے۔ میرے بھائیو! یہ یقین ہے اور یہ لا الہ الا اللہ کی دوسری شرط ہے۔

منافقین کے بارے اللہ فرماتا ہے کہ وہ شک کرتے ہیں:

﴿ وارتابت قلوبهم فهم في ريبهم يترددون ﴾

(سورة التوبة-٤٥)

کہ انکے دلوں میں شک ہے اور وہ تردد میں ہیں وہ شک میں مبتلا ہیں کوئی فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میں اس بات کی گواھی دیتا ہوں ﴿ اشهدان لا اله الا الله وانی رسول الله ﴾ کہ معبود برحق صرف اللہ ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں:

﴿ لا يلقى الله بهما عبد غير شاك فيهما الادخل الجنة ﴾

اللہ رب العزۃ سے اگر کوئی بندہ شہادتین کا اقرار کرتے ہوئے بغیر شک کیئے یقین رکھتے ہوئے ملاقات کریگا تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ حدیث میں یہ شرط بیان ہو گئی۔ یعنی وہ ان دونوں میں شک کیئے بغیر یقین رکھ کر گواھی دیتا ہے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ اور نبی ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جاؤ تجھے اس باغ کی دیوار کی پیچھے جو شخص بھی ملے اس کو اس بات کی خوشخبری دے دینا ﴿ من لقيت من وراء هذه الحائط ﴾ کہ جو شخص بھی تجھے اس دیوار کے پیچھے ملے ملاقات ہو جائے اسے اس بات کی خوش خبری دے دو کہ اگر اس بات کی گواھی دیتا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

﴿یشهد ان لا اله الا الله مستیقناً بها قلبه فبشره بالجنة﴾

کہ وہ دل کے یقین کے ساتھ اس کی گواہی دیتا ہے تو اسے جنت کی بشارت دے دو۔ یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے۔اس حدیث میں بھی یہ شرط بیان ہوئی ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

﴿الصبر نصف الایمان﴾ صبر نصف ایمان ہے۔

﴿والیقین الایمان کله﴾ اور یقین پورا ایمان ہے۔

صبر آدھا ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔ یہ روایت صحیح بخاری میں امام بخاری نے معلق ذکر کی ہے اور امام طبرانی نے اور ابو نعیم نے بھی اپنی الحلیہ میں سند کے ساتھ ذکر کی ہے۔ سند اسکی صحیح ہے یہ ہے دوسری شرط۔

3 - قبول

تیسری شرط ہے قبول، جسکی ضد اور مخالف چیز ہے رد زبان سے قبول کرنا اسکی مخالف چیز کیا ہے رد کرنا۔

کلمہ توحید کی تیسری شرط ”قبول“ کے دلائل

اس چیز کو اللہ رب العزۃ ایمان والوں کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایمان والے اور رسول کیا کہتے ہیں ؟ کیا انکا نظریہ ہے ؟

﴿امن الرسول بما انزل الیه من ربه والمؤمنون﴾

(سورۃ البقرہ۔ ۲۸۵)

رسول اس چیز پر ایمان لے آیا جو اسکی طرف اتاری گئی اسکے رب کی طرف سے اور ایمان والے مومن۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿کل امن باللہ و ملئکۃ و کتبہ و رسلہ لا نفرق بین احد من رسلہ﴾(سورۃ البقرۃ-۲۸۵)

کہ وہ سب اللہ پر، اسکے فرشتوں اور اس کی کتابوں پر اور اسکے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ یہ بات کہتے ہیں ﴿لانفرق بین احد من رسلہ﴾ ہم اسکے رسولوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی فرق نہیں کرتے سب پر ایمان لاتے ہیں۔

﴿وقالوا سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر﴾

(سورۃ البقرۃ-۲۸۵)

اور وہ یہ بات کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور ہم نے اطاعت و فرمانبرداری کی یعنی ہم نے قبول کر لیا۔ ہم نے مان لیا اقرار کر لیا۔

﴿غفرانک ربنا والیک المصیر﴾

ہمارے رب تو ہی بخشنے والا ہے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

اور سورۃ عنکبوت میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ کہو:

﴿وقولو امنا بالذی أنزل الینا﴾(سورۃ العنکبوت-۴۶)

یہ بات کہو کہ ہم اس پر ایمان لائے جو کچھ ہماری طرف اتار گیا۔ اس بات کا اقرار کرو اسکو قبول کرو اس میں بھی اللہ رب العزۃ نے قبول کرنے کا حکم دیا ہے۔

جن لوگوں نے جان لیا اور انھیں اس بات کا یقین بھی ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اسکے باوجود انھوں نے اقرار نہیں کیا۔ اسکا زبان سے اقرار نہیں کیا۔ قبول نہیں کیا۔ انھوں نے اس شرط کو پورا نہیں کیا۔

اب ذرا قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اللہ رب العزۃ نے یہودیوں اور عیسائیوں کے علماء کا حال ذکر کیا ہے کہ انکی حالت کیا تھی کہ وہ جانتے تھے اور انھیں اس بات کا یقین تھا کہ محمد ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں یہ حق ہے اور آپ اللہ کے سچے رسول ہیں لیکن انھوں نے مانا کیوں نہیں اسلیئے کہ انکے مفادات پر زد پڑتی تھی۔ حسد کی وجہ سے، بغض اور تکبر کی وجہ سے انھوں نے نہیں مانا۔ اللہ رب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العزۃ اسکو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے: ﴿الذين اتيناهم الكتب يعرفونه كما يعرفون ابناء هم وان فريقا منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون﴾

(سورۃ البقرۃ-۱۴۶)

کہ وہ لوگ جنکو ہم نے کتاب دی وہ آپ ﷺ کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دو چار ہزار کے مجمع میں آدمی اپنے بیٹے کو بلانے جائے اور کسی اور کے بیٹے کو پکڑ کے گھر لے آئے۔ کبھی ایسا ہوا ہے نہ ایسا ہو سکتا ہے۔ کہا کہ وہ ایسے پہنچانتے ہیں کہ یہ رسول برحق ہے یہ سچا رسول ہے لیکن انھوں نے مانا نہیں ہے۔ کہا:

﴿وان فريقا منهم ليكتمون الحق و هم يعلمون﴾

کہ ان میں سے ایک گروہ ہے جو حق کو چھپاتا ہے حالانکہ وہ جانتے ہیں علم رکھتے ہیں یقین بھی ہے انھیں لیکن اسکے باوجود انھوں نے تسلیم نہیں کیا قبول نہیں کیا۔ لہٰذا انھوں نے اس شرط کو پورا نہیں کیا وہ کافر ہی قرار پائے کافر ہی ٹھہرے۔ دوسرے مقام پر اللہ رب العزۃ فرماتا ہے کہ انھوں نے حسد کی وجہ سے انکار کیا۔

﴿حسدا من عند انفسهم من بعد ماتبين لهم الحق﴾

(سورۃ البقرۃ-۱۰۹)

کہ حق بات کے ظاہر ہو جانے کے باوجود انکے دلوں میں حسد کی وجہ سے انھوں نے اس بات کا انکار کر دیا۔ اس بات کو قبول نہیں کیا۔

حسد کیا تھا؟ کہ نبی ﷺ اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں۔ اگر اسحٰق علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سے ہوں تو ہم مان لیتے چونکہ یہ اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد میں سے ہیں اسلئے انھوں نے حسد کرتے ہوئے آپکو نہیں مانا۔ آپکو رسول تسلیم نہیں کیا آپ کا کلمہ نہیں پڑھا قبول نہیں کیا۔

سبب معلوم ہو گیا کہ اگر کوئی شخص حسد کرتے ہوئے تکبر کی وجہ سے اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسکے رسول کے احکامات کو قبول نہ کرے تو اس شخص نے لا الہ الا اللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا۔

مشرکین کے متعلق اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿انهم كانوا اذا قيل لهم لا اله الا الله يستكبرون﴾

(سورۃ الصافات۔۳۵)

کہ جب ان سے یہ بات کہی جاتی تھی لا الہ اللہ کہو۔

﴿اذا قيل لهم لا اله الاالله يستكبرون﴾

تو وہ تکبر کرتے ہیں۔ مشرکین مکہ نے تکبر کرتے ہوئے لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کیا۔ اسکو قبول نہیں کیا وہ لا الہ الا اللہ کا معنی جانتے تھے۔

ایک اور مقام پر اللہ رب العزۃ نبی ﷺ کو بتا رہا ہے خبر دے رہا ہے اور فرماتا ہے۔

﴿فانهم لا يكذبونك ولكن الظلمين بايت الله يجحدون﴾

(سورۃ الانعام۔۳۳)

کہ یہ ظالم لوگ آپ کی تکذیب نہیں کرتے حقیقت میں یہ اللہ رب العزۃ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کے متعلق تو یہ گواہی دیتے تھے کہ آپ صادق ہیں لیکن انھوں نے تکذیب کس چیز کی کی ہے آپ کی دعوت کی اللہ کی آیات کی جو دعوت آپ اللہ کی طرف سے لے کر آئے تھے۔ اس دعوت کو انھوں نے تکبر کرتے ہوئے نہیں مانا۔

اور اس چیز کے متعلق اللہ رب العزۃ ایمان والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ایمان والے قبول کریں خواہ وہ جزئیات ہوں خواہ وہ کلیات ہوں۔ سب کو قبول کریں اور جو بھی اللہ اور اسکے رسول کے احکامات ہیں حلال اور حرام کے بارے میں یا مطلق احکامات ہیں جو اللہ نے حدود بیان کی ہیں۔ اس کو دل و جان سے قبول کیا جائے اسکو دل و جان سے تسلیم کیا جائے۔ ان میں سے انسان کسی ایک چیز کا انکار کرتا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اسکو قبول نہیں کیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا تو وہ اسلام سے خارج ہو جائیگا۔ مسلمان نہیں ٹھہرے گا۔

اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿یا یھا الذین امنوا ادخلو فی السلام کافۃ﴾

(سورۃ البقرۃ۔۲۰۸)

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ کسی چیز کا انکار نہیں ہو سکتا جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ وحشی قانون ہے یہ جنگل کا قانون ہے اس قسم کی بکواس کرتے ہیں۔ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔ یہ قبول کرنا فرض ہے لازم ہے لا الہ الا اللہ کی شرائط میں داخل ہے۔ اللہ کی حدود کا انکار کرنا اللہ رب العزۃ کے حلال کردہ کو حلال نہ جاننا۔ اللہ رب العزۃ کے حرام کردہ کو حرام نہ جاننا، یہ قبول نہیں کیا۔ اس نے انکار کیا ہے۔ جو اس شرط کے منافی بات ہے میرے بھائیو! اللہ رب العزۃ کی توحید کی تمام اقسام کو قبول کرنا اور اللہ رب العزۃ کے تمام احکامات میں کوئی تاویل نہ کرنا، جیسے اللہ اور اسکے رسول نے بات کی ہے ویسے ہی اسکو تسلیم کرنا قبول کرنا خواہ وہ کسی امام کی وجہ سے رک رہا ہو۔ کسی پیر کی وجہ سے رک رہا ہو کسی مرشد کی وجہ سے، اپنے کسی بڑے کی وجہ سے یا اپنی خاندانی رسومات کی وجہ سے وہ حق سے رک رہا ہو تو میرے بھائیو! اس نے بھی لا الہ الا اللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا۔ جیسے لوگ مانتے ہیں۔ تسلیم کرتے ہیں رسم قل، رسم چہلم، اخبارت میں اشتہارات دیتے ہیں۔ لیکن اسکے باوجود اسکو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور حق کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ تو لہذا انھوں نے لا الہ الا اللہ کی اس شرط اور تقاضے کو پورا نہیں کیا۔ خواہ وہ چنوں پر، گٹھلیوں پر فروٹ وغیرہ، چاول اور گوشت اور کھانے وغیرہ رکھ کر لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے رہیں۔ جو چنوں پر قل کرتے ہیں اور لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ کے معنی نہیں جانتے اس پر یقین نہیں رکھتے اسکو قبول نہیں کرتے۔ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہیں کتنی عجیب بات ہے؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو اور دوستو! دوسرے مقام پر اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿وما كان لمؤمن ولا مؤ منة اذا قضى الله و رسوله امراأن يكون لهم الخيرة من أمرهم﴾(سورۃ الاحزاب-٣٦)

کہ ایمان والے مرد اور عورت کے لئے گنجائش ہی باقی نہیں رہ جاتی ہے کہ اللہ اور اسکا رسول اسکے ذاتی معاملہ میں فیصلہ دے دیں جسکا شریعت نے اسکو اختیار دے رکھا تھا۔ پھر وہ اس میں کسی قسم کا اپنا اختیار باقی سمجھے کوئی گنجائش باقی نہیں۔ اللہ اور اسکے رسول کا فیصلہ آگیا۔ اسکو دل وجان سے تسلیم کرنا ہے۔ ماننا ہے قبول کرنا ہے۔

4-انقیاد

انقیاد ہوتا ہے کہ انسان اپنے اعضاء کے ساتھ جسم کے ساتھ اسکو قبول کرے۔ اسکو مان لے پیروی کرے۔ اتباع کرے قبول اور انقیاد میں یہ فرق ہے۔ قبول ہوتا ہے۔ زبان سے اقرار انقیاد ہوتا ہے عملی طور پر اسکو اپنا لینا۔ ان اعضاء کے ساتھ انسان اتباع کرے پیروی کرے۔

کلمہ توحید کی چوتھی شرط "انقیاد" کے دلائل

اور اس چیز کو اللہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

﴿وأنيبوا إلى ربكم وأسلموا له﴾(سورۃ الزمر-۵۴)

اپنے رب کی طرف انابت کرو۔ رجوع کرو اور اسکے لئے فرمانبردار ہو جاؤ﴿و اسلموا له﴾ اسکے لئے فرماں بردار ہو جاؤ آپ جانتے ہیں کہ مسلم کا معنی کیا ہے؟ مسلم کا معنی یہ ہے کہ مطیع و فرماں بردار ہو جانا۔ کیسے؟ جب اونٹ کو نکیل ڈال دی جاتی ہے۔ اب کسی بھی بچے کو رسی باندھ کر پکڑا دی جائے۔ وہ چھوٹا بچہ اسکو جس طرف لے کر جائے گا وہ اونٹ اس طرف کو چلتا جائے گا۔ وہ اسکو بٹھائے گا تو بیٹھ جائے گا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ کھڑا کریگا تو کھڑا ہو جائیگا۔ روکے گا تو رک جائیگا۔ چلائے گا چل پڑیگا، موڑے گا مڑ جائیگا، جیسے بھی اسکے ساتھ معاملہ کریگا وہ اسکی بات کو قبول کریگا وہ تابع ہو گیا۔ مسلم ہو گیا۔ جب اونٹ کو نکیل ڈال دی جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اونٹ مسلم ہو گیا تو معلوم ہوا کہ اللہ رب العزۃ فرما رہا ہے ایسا انقیاد ہونا چاہیے ایسی تابعداری ہونی چاہیے ایسی فرماں برداری ہونی چاہیے۔ اس طرح سے میرے احکام کو ماننا چاہیے اس بات کا حکم دے رہا ہے اور کہہ رہا ہے ﴿ وأ نيبوا إلى ربكم وأسلموا اله﴾ اپنے رب کی طرف انابت کرو اور اسکے فرماں بردار ہو جاؤ تابعدار ہو جاؤ جیسے کہ اونٹ تابعدار ہو جاتا ہے۔ جیسے حکم آئے ویسے مانتے چلے جاؤ۔

اور اسی چیز کی تعریف کرتے ہوئے اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿ومن أحسن دينا ممن أ سلم وجهه لله وهو محسن﴾

(سورۃ النساء۔ ۱۲۵)

کہ اس شخص سے دین میں کون شخص بہتر ہو سکتا ہے کہ جس شخص نے اپنے چہرے کو اللہ رب العزۃ کے لئے مسلم کر دیا۔ جو مطیع ہو گیا، فرماں برادر ہو گیا۔ جس نے انقیاد کو اختیار کر لیا ﴿ وهو محسن﴾ اور نیکی کرنے والا ہے۔ یعنی وہ مطیع و فرماں بردار ہو کر اللہ رب العزۃ کے احکامات کے مطابق اچھے اعمال کرتے ہوئے زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس شخص سے زیادہ دین کے اعتبار سے کون بہتر ہو سکتا ہے؟

دوسرے مقام پر فرمایا:

﴿ ومن يسلم وجهه إلى الله و هو محسن فقد استمسك بالعروة الوثقى﴾ (سورۃ لقمان ۔ ۲۲)

جس شخص نے اپنے چہرے کو اللہ رب العزۃ کے لئے مطیع و فرمانبردار کر دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہے۔ اسکی کما حقہ عبادت کرنے والا ہے۔ اسکے احکامات کو دل و جان سے ماننے والا ہے۔ فرمایا ﴿ فقد استمسك بالعروة الوثقى﴾ اس شخص نے ﴿عروه وثقى﴾ کو تھام لیا اور آپ جانتے ہیں کہ پچھلے خطبہ میں ہم نے ﴿عروه

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وثقی﴾ کی تفسیر بیان کر دی تھی کہ ﴿عروہ وثقی﴾ سے مراد کیا ہے۔ لا الہ الا اللہ۔ جیسا کہ عبداللہ بن عباس اور دیگر تابعین نے اسکی تفسیر بیان کی تو معلوم ہوا کہ جس شخص نے انقیاد اختیار کر لیا اپنے آپکو عملی طور پر اللہ رب العزۃ کا مطیع و فرمانبردار بنادیا۔ اس شخص نے اس لا الہ الا اللہ کو تھام لیا۔ اس نے الہ الا اللہ کی اس شرط کو پورا کر دیا۔

اللہ رب العزۃ ابراھیم علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے بتلا رہا ہے کہ وہ کیسے اللہ رب العزۃ کے مطیع و فرمانبردار ہوئے:

﴿اذ قال له ربه أسلم قال أسلمت لرب العلمين﴾

(سورۃ البقرۃ-۱۳۱)

کہ جب اس کے رب نے اسکے لئے کہا کہ ﴿أسلم﴾ مطیع ہو جا فرمان بردار ہو جا ﴿قال أسلمت لرب العلمين﴾ انھوں نے کہا کہ میں رب العالمین کے لئے مطیع ہو گیا۔ فرماں بردار ہو گیا۔ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے جیسے کہ رہا ہے ویسے کرتا چلا جاؤں گا۔ کوئی نافرمانی نہیں کی اور آپ دیکھ لیں کہ خواب میں دیکھا بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ تو بیٹے سے جا کر کہا کہ میں نے دیکھا کہ خواب میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ بیٹے نے نہیں کہا ابا حضور آپ نے ایسے ہی خواب دیکھ لیا جسکی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ بلکہ اس نے کہا:

﴿يابت افعل ماتؤمر﴾ (سورۃ الصفات-۱۰۲)

اے ابا حضور! جو کچھ آپ کو حکم دیا گیا ہے وہ کر گزریں۔ دیکھیں خواب کو باپ بیٹے نے تسلیم کیا ہے کہ یہ اللہ کا حکم ہے اور نبی کا خواب وحی ہوتا ہے نبی کو یہ حق ہے کہ وہ اپنے خواب پر عمل کرے دوسرا کوئی اپنے خواب پر عمل نہیں کر سکتا۔ لہذا جب انھوں نے اللہ رب العزۃ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اس پر عمل کیا اپنے بیٹے کو ذبح کرنے لگے تو اللہ کیا فرماتا ہے: ﴿فلما اسلما﴾ (سورۃ الصافات-۱۰۳)

جب وہ دونوں مطیع ہوئے فرماں بردار ہو گئے تو معلوم ہوا کہ جیسے اللہ کہے ویسے انسان کرتا چلا جائے۔ یہ انقیاد ہے اور یہ لا الہ الا اللہ کی شرط ہے۔ اور اسی طرح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ کے احکامات کو بھی تسلیم کرنا انکے فیصلے کو بھی تسلیم کرنا آپکے قول اور فعل کو ماننا اور اسکی اتباع اور پیروی کرنا آپکے اسوہ حسنہ کو اپنانا اور بغیر تکبر کیے ہوئے اسکو دل وجان سے تسلیم کرنا یہ بھی اس شرط میں شامل ہے۔

اسلئے کہ اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لايجدوا في أنفسهم حرجا مما قضيت و يسلموا تسليما﴾

(سورۃ النساء-٦٥)

اے نبی علیہ الصلوۃ والسلام مجھے تیرے رب کی قسم لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے آپکے پاس نہ آجائیں جھگڑا لے کر اور آپ جو انکے جھگڑے میں فیصلہ کردیں پھر اسکو مان نہ لیں اور اسکو تسلیم نہ کرلیں تسلیم کرنا، دل وجان سے اسے تسلیم کرنا۔ یہ ضروری ہے یہ لا الہ الا اللہ کی شرط میں شامل ہے۔

اگر کوئی شخص قرآن مجید کو مانتا ہے اسکے احکامات کو کہتا ہے مانتا ہوں لیکن رسول اللہ کی حدیث سے وہ انحراف کرتا ہے، تکبر کرتا ہے اور حدیث رسول سے روگردانی اختیار کرتا ہے عمل نہیں کرتا ہے یا اسکو حدیث سنائی جاتی ہے تو اسکو وہ بات اچھی نہیں لگتی ہے تو وہ شخص مومن نہیں ہے اللہ فیصلہ دے رہا ہے۔

لہٰذا میرے بھائیو! اس سلسلے کی آخری بات ذرا سن لیں ابو طالب وہ لا الہ الا اللہ کا معنی جانتا تھا۔ وہ یقین بھی کرتا تھا زبان سے اس نے اقرار نہیں کیا ہے عملی طور پر وہ آپ ﷺ کا سب سے بڑا حمایتی اور تعاون کرنے والا تھا۔ ممد اور مددگار تھا۔ اسکے باوجود اسکو کوئی فائدہ نہیں ہوا اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ قیامت کو جہنم میں جس شخص کو سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہے وہ میرا چچا ابو طالب ہے۔ جسکو میری وجہ سے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہے وہ کیا ہے؟ کہ اسکو آگ کی دو جوتیاں پہنادی گئی ہیں۔ جس سے اس کا دماغ ایسے ابل رہا ہے جیسے ہنڈیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابلتی اور خولتی ہے۔ یہ سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہے۔ چچا کو، باوجود اسکے اس نے یہ بات کہی نبی ﷺ کے دین کے متعلق آپکے دین کی حفاظت میں جو آپ چاہتے ہیں کریں میں آپکا ساتھ دونگا مکے والوں کے ساتھ لڑائی کی، انکو چیلنج کیا سب کچھ کیا اور یہ شعر بھی اس نے کہا۔

ولقد علمت بان دین محمد
من خیر أدیان البریة دینا

کہتا ہے میں نے جان لیا کہ محمد ﷺ کا دین وہ تمام ادیان سے بہتر ہے جتنے بھی مخلوق کے دین ہیں۔ ان تمام دینوں سے بہتر دین ہے۔ میں یہ بات جانتا ہوں لیکن اس نے زبان سے اقرار نہیں کیا اور عملاً اس پر عمل نہیں کیا۔ لہذا اسکو اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ کافر کا کافر اور مشرک کا مشرک ہو کر ہی فوت ہوا۔ معلوم ہوا کہ جو شخص اس بات کا اقرار کرتا ہے اور اظہار کرتا ہے۔ مگر اس کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اسکو اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اللہ رب العزۃ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزۃ مجھے اور آپکو صحیح معنوں میں لا الہ الا اللہ کو سمجھنے کی، سمجھ کر اسکی شرائط کے مطابق اسکے تقاضے کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین○

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 3

خطبہ جمعۃ المبارک 19/9/97

لا الہ الا اللہ کی شرائط

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرو رانفسنا ومن سيٰات اعما لنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداعبده ورسوله اما بعد فان خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ و شرالامور محدثاتها و كل محدثه بدعة و كل بدعة ضلالة و كل ضلا لة فى النار ○

اعوذ بالله السميع العليم من الشيطن الرجيم ○

﴿يأيهاالذين امنوا اتقو الله و كونو امع الصادقين﴾ (سورۃ التوبۃ-۱۱۹)

آپ جانتے ہیں کہ ہم نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں لا الہ الا اللہ کی چار شرائط بیان کی تھیں اور آج کے خطبہ میں ہم بقیہ شرائط بیان کریں گے۔ وہ چار شرائط جو بیان کی گئی تھیں ان میں سے علم، یقین، قبول اور انقیاد اور ان کی وضاحت بھی کی گئی تھی۔ انکو پورا کرنا کیوں ضروری ہے؟ اسکے کیا دلائل ہیں؟ تفصیل کے ساتھ یہ باتیں آپ کے گوش گزار کی گئیں تھیں۔

آج کے خطبہ میں ہم اپنے اس سلسلہ کی پانچویں شرط کو بیان کریں گے اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈر جاؤ ﴿و کونو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع الصادقین﴾ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ سچوں کے ساتھی بن جاؤ۔

کلمہ توحید کی پانچویں شرط "صدق" اور اس کے دلائل

میرے بھائیو اور دوستو! پانچویں شرط ہے صدق، سچ اللہ رب العزۃ نے قرآن مجید میں اس بات کا حکم دیا ہے۔ کہ سچ بولنے والوں کے ساتھی بن جاؤ۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزۃ اسی سچ پر قائم رہنے والوں کی مدح و تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿رجال صدقوا ماعهدوا الله عليه﴾ (سورۃ الاحزاب۔ ۲۳)

کہ وہ مرد جنھوں نے اللہ رب العزۃ سے کئے ہوئے وعدے کو سچا کر دکھایا یعنی یہ قابل تعریف عمل ہے اللہ ایسے لوگوں کی تعریف کر رہا ہے اور ایک مقام پر فرماتا ہے:

﴿والذی جاء بالصدق وصدق به﴾ (سورۃ الزمر۔ ۳۳)

کہ جو سچ کے ساتھ آیا سچی بات لے کر آیا اور اس نے اسکی تصدیق کی اس سے مراد محمد رسول ﷺ بھی ہیں اور ہر وہ شخص جو آپ علیہ السلام کی بات کی تصدیق کرتا ہے اور اس دعوت کو لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ کی شرائط میں سے ایک شرط صدق ہے سچ اور نبی اکرم ﷺ نے بھی اس شرط کو بیان فرمایا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں:

﴿من قال لا اله الا الله صادقاً بقلبه دخل الجنة﴾

جس شخص نے لا الہ الا اللہ صدق دل سے کہا ﴿دخل الجنة﴾ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا الہ الا اللہ کی جو شرائط اللہ رب العزۃ نے، یا رسول ﷺ نے بیان کی ہیں ان میں سے جو چار شرائط پہلے بیان کی جا چکی ہیں اسکے دلائل بھی کتاب وسنت سے بیان کئے جا چکے ہیں۔ اب یہ پانچویں شرط کے متعلق بھی رسول اللہ ﷺ سے یہ وضاحت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے جنت میں داخلے کی کیا شرط لگائی ہے کہ ﴿من قال لا اله الا الله صادقاً بقلبه﴾ سچے دل سے وہ لا الہ الا اللہ کہنے والا ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔ لوگوں نے ایسے خالی سمجھ رکھا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہتے رہو اسکی شرائط کو پورا کرو نہ کرو اسکی حقیقت اور اسکے معنی جانو یا نہ جانو۔ نہیں میرے بھائیو اور دوستو! کتاب و سنت کا بغور مطالعہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ یہ ساری شرائط پوری کرنی ضروری ہیں۔ ان شرائط کے بغیر انسان صرف لا الہ الا اللہ کا اقرار کر کے اللہ رب العزۃ کو راضی نہیں کر سکتا اور پھر یہ روایت مسند احمد میں صحیح سند سے موجود ہے اور اسکے راوی رفاعہ جھنی اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنھما ہیں۔

صدق کی ضد اور مخالف جھوٹ کذب ہے اگر کوئی شخص زبان سے اقرار کرتا ہے دل سے اسے سچا نہیں جانتا اور اسکی تصدیق دل سے نہیں کرتا تو وہ شخص مومن نہیں ہے

اسلئے کہ اللہ رب العزۃ نے قرآن مجید میں منافقین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر کہتے ہیں:

﴿اذا جاء ك المنفقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنفقين لكذبو ن﴾ (سورۃ المنفقون۔۱)

ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ رب العزۃ انکی اس بات کو رد کرتے ہوئے تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ﴿والله يعلم انك لرسوله﴾ اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں ﴿والله يشهد ان المنفقين لكذبو ن﴾ اور اللہ رب العزۃ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں۔ کذاب ہیں حالانکہ وہ تو کہہ رہے ہیں۔ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ﴿انك رسول الله﴾ کہ آپ اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسول ہیں لیکن اللہ رب العزۃ انکی بات کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ انھوں نے دل سے اسکو سچا نہیں جانا نبی اکرم ﷺ کی تصدیق نہیں کی دل سے آپکو سچا رسول تسلیم نہیں کرتے تھے صدق دل سے انھوں نے لا الہ الا اللہ نہیں کہا۔ شہادتین کا اقرار نہیں کیا۔ اسلیئے اللہ رب العزۃ انکی تکذیب فرمارہا ہے اور دوسرے مقام پر فرماتا ہے :

﴿ومن الناس من يقول امنا بالله واليوم الأخرو ما هم بمؤمنين﴾ (سورۃ البقرہ۔ ۸)

لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور آخرت پر قیامت کے دن پر اب یہ دعوی کررہے ہیں اقرار کررہے ہیں لیکن اللہ رب العزۃ کیا فرماتا ہے ﴿وما هم بمؤمنين﴾ یہ مومن نہیں ہیں کیوں ؟ انھوں نے صدق دل سے اس بات کا اقرار نہیں کیا اپنے دل سے یہ اللہ پر قیامت کے دن پر اللہ کے انبیاء پر رسولوں پر، کتابوں پر، فرشتوں پر، تقدیر کے اچھا اور برا ہونے پر ایمان نہیں لائے۔ اسلیئے یہ مومن نہیں۔ معلوم ہوا کہ اللہ رب العزۃ نے جو کچھ اتارا ہے۔ جو کچھ بھی اسکے رسول ﷺ نے بیان کیا ہے۔ صدق دل سے اسے قبول کرنا چاہیے۔ دل سے اسکی تصدیق کرنی چاہیے اگر کوئی شخص اس بات میں سچا نہیں ہے اور اللہ رب العزۃ کے احکامات کو سچ نہیں سمجھتا نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے اسوہ حسنہ کو سچ نہیں جانتا، آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی احادیث کو سچ نہیں سمجھتا آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے لائے ہوئے احکامات اور شریعت کو سچ نہیں سمجھتا، آپ کو سچا نہیں جانتا اور اس بات میں وہ سچا نہیں ہے اور وہ دل سے تصدیق نہیں کرتا ہے تو وہ شخص مومن نہیں اس نے لا الہ الا اللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا۔

ایک مقام پر اللہ رب العزۃ انہیں منافقین کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :

﴿ومن الناس من يعجبك قوله في الحيوة الدنيا و يشهد الله على ما في قلبه وهو الد الخصام﴾ (سورۃ البقرۃ۔ ۲۰۴)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں ایسے بھی ہیں اللہ فرماتا ہے کہ دنیا میں انکی بات آپکو اچھی معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے دل کو بھاجاتی ہے آپکو انکی بات پسند آجاتی ہے۔ کیوں بھئی۔ جنکی بات اللہ کے رسول ﷺ کو پسند آجائے وہ لوگ اچھے نہیں ہیں وہ لوگ قابل تعریف ہونے چاہئیں۔ انہیں جنکی بات دنیا میں رسول اللہ ﷺ کو اچھی لگے۔ یہاں کہتے ہیں جی وہ تو بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں ہم نے تو کبھی بری بات نہیں سنی۔ وہ تو بڑا ذکر کرتے ہیں بڑی تسبیح گھماتے ہیں اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں۔ لوگوں کو دین کی طرف اچھی اچھی باتیں کر کے بلاتے ہیں۔ کبھی ان سے اختلاف کی بات نہیں سنی۔ آپ سے جب بھی سنتے ہیں اختلاف کی بات سنتے ہیں۔ انھوں نے کبھی اختلاف کی بات نہیں کی وہ تو لوگوں کو جمع کرنے والے ہیں جوڑنے والے ہیں وہ تو بڑے ہی نرم ہیں آپ بڑے سخت ہیں۔ لوگ آپ کے گرد سے بھاگ جائیں گے۔ آپ ایسا رویہ اختیار نہ کریں۔ آپ کو ہم مشورہ دے رہے ہیں۔ یہ مشورہ دینے والے کون لوگ ہیں؟ جاہل لوگ جنکو کتاب وسنت کا علم نہیں ہے مشورہ کن کو دیتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں جن سے انھوں نے پوچھنا ہے کہ یہاں پر سختی کرنی چاہیے یا نرمی کرنی چاہیے۔ جو بذاتِ خود جاھل ہیں۔ علم سے کورے ہیں عقل سے پیدل ہیں وہ کہتے ہیں کہ مولوی صاحب ایسا رویہ اختیار نہ کریں۔ میرے بھائیو اور دوستو! آپ بتائیں کہ اللہ رب العزۃ تو قرآن میں کہہ رہا ہے:

﴿فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون بالبينت والزبر﴾

(سورۃ النحل۔ ۴۳۔۴۴)

اہل علم سے پوچھو اگر علم نہ ہو تو دلائل کے ساتھ اور آسمانی کتابوں کے ساتھ یہ کہتے ہیں نہیں مولوی صاحب دیکھیں ان باتوں کو ہم جانتے ہیں تم نہیں جانتے۔ دنیا میں ہم رہتے ہیں تم نہیں رہتے بات آپ کتاب وسنت کی کرتے ہیں لیکن مشورہ ہمارا ماننا ہوگا۔ سبحان اللہ۔ کیسی بات ہے ایسی فلسفیانہ بات کرتے ہیں کہ جتنے بھی کمزور عقیدہ لوگ ہوتے ہیں وہ فوراً تائید کرتے ہیں۔ منہج کو نہ جاننے والے، کتاب و سنت کا صحیح علم نہ رکھنے والے اللہ اور اسکے رسول کی صحیح معرفت نہ رکھنے والے، کتاب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسنت کے حقائق سے غافل لوگ اور اسکی حقیقت کو نہ جاننے والے وہ فوری متاثر ہو جائیں گے اور ایسے لوگوں کی تائید میں اٹھ کھڑے ہونگے۔ آپ دیکھ لیں کہ آج جتنا بھی فتنہ ہے اور جو کچھ بھی ہو رہا ہے یہ کن لوگوں کا فتنہ بپا کیا ہوا ہے۔ یہ جاہل لوگوں کا فتنہ ہے یہ جاہل لوگ تحقیق نہیں کرتے معلومات حاصل نہیں کرتے ہیں اور جنھیں اھل علم کہا جاتا ہے۔ حقیقت میں اھل علم نہیں ہیں گو انھیں اھل علم کہا جائے جو کتاب وسنت کے خلاف عمل کرنے والے ہیں۔ اسکے خلاف عقیدہ رکھنے والے ہیں مقلد کو عالم نہیں مانا جاسکتا۔

امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب "التمھید" میں لکھا ہے کہ اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مقلد عالم نہیں ہوتا۔

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ رب العزۃ رسول اللہ ﷺ سے کہہ رہا ہے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جنکی بات دنیا میں آپ کو اچھی معلوم ہوتی ہے بھلی لگتی ہے پسند آتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جنکی بات پسند آجائے ان لوگوں سے بہتر پھر کس کی بات ہو سکتی ہے؟ نہیں میرے بھائیو اور دوستو! یہ ضروری نہیں کہ کہ کسی آدمی کی بظاہر بات اچھی ہو۔ بظاہر تو بہت سارے لوگوں کی باتیں اچھی ہو سکتی ہیں۔ اچھی باتیں کرتے ہیں لیکن اہل علم ہی ہمیشہ نشاندھی کرتے ہیں کہ یہ اچھی باتوں کے رنگ میں لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ "کسی کے مسلک کو چھیڑو نہیں اپنے مسلک کو چھوڑو نہیں" بظاہر تو یہ نعرہ بڑا خوبصورت ہے لیکن اسکا مطلب یہ ہوا کہ تمام انبیاء اکرام علیھم الصلوۃ والسلام اور اللہ رب العزۃ کو نعوذ باللہ اس بات کا علم نہیں تھا۔ جس بات کا آج کے لوگوں کو علم ہوا۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا علم نہیں تھا اللہ اور اسکا رسول اس بات کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ انھوں نے یہ بات بتلائی ہے کہ اپنا مسلک صحیح ہے اپنی بات صحیح ہے تو اس پر ڈٹے رہنا ہے اور دوسرے کی بات غلط ہے تو اسکی تردید کرنا ہے نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے جن لوگوں کی بات غلط تھی اسکی تردید کی یا نہیں؟ انکو حق بات کی طرف بلایا یا نہیں؟ انکو بتایا یا نہیں بتایا کہ تمھای بات غلط ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری بات صحیح ہے ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ اپنی بات کو چھوڑو نہیں۔ غلط ہے تو اس پر بھی ڈٹے رہو۔ کوئی بھی دنیا کا شخص ہو اگر اسکی بات کتاب وسنت کے خلاف ہے تو اسے اپنی بات سے دست بردار ہونا پڑیگا اور اگر دوسرے کی بات غلط ہے تو اسکی بات کو چھیڑنا ہوگا اور اسے بتانا ہوگا کہ تیری بات غلط ہے۔ یہ کتاب وسنت کی اصل کے خلاف ہے یہ بظاہر ایسے خوبصورت نعرے کتاب وسنت کی اصل کے خلاف ہیں۔ یہ بظاہر ایسے خوبصورت نعرے جو لگائے جاتے ہیں انسانوں کے حقوق کے لئے۔ اللہ اور اسکے رسول کے دین پر، اللہ اور اسکے رسول کے نام پر، اسلام کے نام پر اور اس قسم کی باتیں جو اسلام کے نام پر ہوتی ہیں بڑے خوبصورت انداز میں وہ پیش کرتے ہیں۔ حقیقت میں اس میں کچھ نہیں ہوتا۔ وہ کتاب وسنت کے دلائل سے چیزیں بالکل خالی ہوتی ہیں اللہ کے فضل وکرم سے علی وجہ البصیرۃ یہ بات کہتا ہوں دلائل موجود ہیں اور قرآن بیان کرتا ہے اللہ فرماتا ہے :

﴿ومن الناس من يعجبك قوله فى الحيوة الدنيا﴾

کہ لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جنکی بات آپ کو دنیا میں اچھی معلوم ہوتی ہے۔ پسند آتی ہے ﴿و يشهد الله مافى قلبه﴾ اور جو اس کے دل میں ہے اس پر وہ اللہ کو گواہ بناتا ہے اس سے بھی بڑی بات ہوگئی کہ رسول اللہ ﷺ کو اس کی بات بھی پسند آرہی ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ جو کچھ میرے دل میں ہے اس پر اللہ گواہ ہے۔ اندازہ کریں یقین دلانے کا طریقہ دیکھیں کہ کس طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہتا ہے اور اپنی بات منوانا چاہتا ہے لیکن اللہ رب العزۃ کیا فرماتا ہے ﴿و هو الدالخصام﴾ وہ سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ کس چیز میں جھگڑا کرنے والا ہے؟ کتاب وسنت کے ساتھ' اسلام کے ساتھ ایمان کے ساتھ' جھگڑا کرنے والا کفر کو اختیار کرنے والا' یہ منافق ہے۔ یہ منافقین کا ذکر ہو رہا ہے ان کی باتوں اور عقیدہ کا ذکر ہو رہا ہے۔

اب معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص بظاہر اچھی بات کہے اور اللہ کی قسم بھی اٹھائے کہے کہ میں اللہ کو گواہ کر کے یہ بات کہتا ہوں۔ لیکن کتاب وسنت کے خلاف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکی بات ھو تو اسکی بات کو مانا جائے گا ؟ نہیں مانا جائیگا۔ اسکی بات کو رد کر دیا جائے گا۔ اسکو بتایا جائے گا کہ بھئی تیری بات غلط ہے۔ خواہ لوگ تیری بات کی تائید ہی کیوں نہ کریں کثرت تیرے ساتھ ہی کیوں نہ ہو جائے اکثریت تیری حمایت ہی کیوں نہ کرنے والی ہو۔ ہم تیری اس بات کو نہیں مانیں گے تو بہت سارے لوگوں کا قائد اور لیڈر کیوں نہ بن جائے ۔لوگ تجھے امام مفتی، شیخ القرآن، شیخ الحدیث، شیخ الفقہ کا لقب ہی کیوں نہ دے دیں۔ لیکن ھم تیری بات اس لئے نہیں مانیں گے کہ تیری بات کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ سچی بات سچی ہی ہوتی ہے۔ یہاں سچ کی بات ہو رہی ہے۔ جو لاالہ الااللہ کی شرائط میں سے ایک شرط ہے۔

کلمہ توحید کی چھٹی شرط ''اخلاص''

اور اسکے دلائل

چھٹی شرط اخلاص ہے اللہ رب العزۃ نبی علیہ ﷺ کو حکم دیتا ہے :

﴿فا عبد الله مخلصا له الدين الا لله الدين الخالص﴾

(سورۃ الزمر۔ ۲-۳)

آپ اللہ رب العزۃ کی عبادت کریں۔ خالص اسکی بندگی کرتے ہوئے۔ صرف اسکی بندگی کرتے ہوئے ﴿الا لله الدين الخالص﴾ اللہ رب العزۃ اکیلے کی خالص بندگی کی جائے۔ اس اکیلے کی بندگی ہوگی۔ اسکے علاوہ کسی اور کی بندگی نہیں ہو سکتی۔ اخلاص یہ ہے کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کی بندگی اور عبادت نہ کی جائے۔ وہ جتنی بھی عبادت کی اقسام ہیں وہ خالص اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ رب العزۃ کے نہ کسی کو برابر سمجھا جائے نہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کی جائے۔ نہ اللہ رب العزۃ کے احکامات کے مقابلہ میں کسی کے حکم کو مانا جائے اور جو قوانین اللہ رب العزۃ کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت کے مقابلے میں بنائے جاتے ہیں ان قوانین کو دل و جان سے رد کیا جائے اور انکے بارے میں عقیدہ رکھا جائے کہ یہ قوانین کفریہ ہیں اللہ رب العزۃ کا قانون ہی حق اور سچ ہے۔ یہ اخلاص ہے۔

اور اس طرح سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اللہ رب العزۃ کے آخری رسول ہیں اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کا ہی اسوہ حسنہ چلے گا اور آپکے لائے ہوئے دین کی ہی اتباع کی جائے گی۔ جو شریعت آپ نے پیش کی ہے جو طریقہ آپ نے پیش کیا ہے۔ اس کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اس کے مطابق عبادت کی جائے گی کسی اور کا طریقہ اختیار نہیں کیا جائیگا۔

میرے بھائیو! یہ اخلاص ہے اور نبی ﷺ کو حکم دیا گیا کہ آپ اعلان کر دیں :

﴿قل إنى أمرت ان أعبد الله مخلصا له الدين﴾

(سورۃ الزمر۔۱۱)

کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ رب العزۃ کی خالص عبادت کروں۔ خالص اسکی عبادت کروں کسی اور کی عبادت نہ کروں۔ اللہ کے مقابلہ میں ۔خالص وہی عبادت کا حق دار ہے اور عبادت کیا ہے اسکی تعریف آگے شہادتین کے نقیض میں آرہی ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ فرماتا ہے کہ آپ یہ اعلان فرمادیں :

﴿قل الله اعبد مخلصا له دينى﴾ (سورۃ الزمر۔۱۴)

کہ میں اللہ رب العزۃ کی ہی خالص بندگی کرتا ہوں۔ کسی اور کی بندگی نہیں کرتا کسی اور کی عبادت نہیں کرتا۔ صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرتا ہوں کسی اور کی عبادت نہیں کرتا۔

سورۃ بینہ میں فرمایا :

﴿وما أمروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين﴾ (سورۃ البینہ۔۵)

اس بات کا تمام لوگ حکم دیئے گئے ہیں انبیاء فرشتے، انسان اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن، تمام مخلوق اس چیز کی پابند ہے کہ وہ خالص اللہ رب العزۃ کی عبادت کرے صرف اور صرف اللہ کی عبادت کرے۔ کسی اور کی بندگی اور عبادت نہ کرے تمام لوگ اس بات کے پابند ہیں

ابو ھریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ أسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا اله الا الله خالصاً من قلبه﴾

قیامت کے دن میری شفاعت کا سب سے زیادہ سعادت مند وہ شخص ہوگا۔ کہ جس نے لا الہ الا اللہ اپنے دل کے خلوص سے کہا ﴿خالصا من قلبه﴾۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔

اب آپ دیکھ لیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اس شرط کو بیان کردیا جہاں کہیں بھی لا الہ الا اللہ کا ذکر آیا ہے آپ لا الہ الا اللہ کی روایات کو جمع کریں کہ ﴿ من قال لا اله الا الله داخل الجنة﴾ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ تو یہ تمام شرائط آپ کو نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں ملیں گی۔

دوسری روایت عتبان رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

﴿فان الله حرم عليه النار من قال لا اله الا الله يبتغي بذلك وجه الله﴾ (متفق علیہ)

کہ اللہ رب العزۃ نے اس شخص پر جہنم کی آگ حرام قرار دے دی ہے کہ جس نے لا الہ الا اللہ اس لئے کہا کہ وہ اللہ رب العزۃ کی رضا چاہتا ہے۔ اللہ رب العزۃ کو راضی کرنا چاہتا ہے۔

میرے بھائیو اور دوستو! اخلاص یہی ہے کہ انسان جو کام بھی کرے اللہ کی رضا کے لئے کرے اس میں ریاکاری نہ ہو دکھلاوا نہ ہو۔ شہرت مقصود نہ ہو کسی کو خوش کرنا مقصود نہ ہو۔ صرف اور صرف وہ کام اللہ رب العزۃ کی خوشنودی کے لئے کیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔

جو شخص اللہ رب العزۃ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے، اللہ رب العزۃ کی رضا حاصل کرنے کے لئے، اللہ کو خوش کرنے کے لئے لاالہ الا اللہ کہتا ہے اللہ ایسے شخص پر جہنم کی آگ کو حرام قرار دے دیتا ہے۔

اخلاص کی ضد اور مخالف ہے شرک، اور شرک نا قابل معافی جرم ہے۔ یہ سب سے بڑا گناہ ہے لقمن رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی:

﴿یبنی لا تشرك بالله﴾ (سورۃ لقمٰن-۱۳)

میرے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا۔ اسلئے کہ

﴿ان الشرك لظلم عظيم﴾ (سورۃ لقمٰن-۱۳)

شرک ظلم عظیم ہے۔ سب سے بڑا گناہ ہے۔ سب سے بڑا ظلم ہے۔ یہ شرک نہ کرنا۔ ایسے لوگوں کے اعمال اللہ ضائع و برباد کر دیگا جنھوں نے شرک کیا۔ اللہ رب العزۃ سورۃ فرقان میں فرماتا ہے۔

﴿وقدمنا الى ماعملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا﴾

(سورۃ الفرقان-۲۳)

کہ جن لوگوں نے شرک کیا شرکیہ اعمال کیے ہم قیامت کے دن ان لوگوں کے اعمال کو ھباء منثورا کر دیں گے۔ ریت کے ذرات کی طرح اڑا کر رکھ دیں گے۔ ہمارے نزدیک ان کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔ سب اعمال شرک کی وجہ سے ضائع و برباد ہو جائیں گے۔

اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿ان الله لا يغفر ان يشرك به و يغفر مادون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد افترى اثما مبينا﴾ (سورۃ النساء-۴۸)

کہ اللہ رب العزت شرک کو معاف نہیں کرے گا۔ اس کے علاوہ جو بھی گناہ ہوں گے وہ چاہے گا تو معاف فرما دے گا اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ظاہر اللہ پر جھوٹ باندھا۔ الزام لگادیا اللہ پر کہ نعوذ باللہ اللہ رب العزۃ نے شرک کو حلال کر دیا۔ اللہ نے جائز قرار دیا ہے۔ وہ اللہ پر الزام لگاتا ہے بہتان باندھتا ہے۔ اللہ رب العزت نے شرک کو کبھی جائز قرار نہیں دیا۔

ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حدیث قدسی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ خود فرماتا ہے۔﴿انا اغنی الشرکاء عن الشرك﴾ کہ جتنے بھی شرک کرنے والے ہیں میں انکے شرک سے اور اپنے شرکاء سے بے پروا ہوں۔ غنی ہوں۔

﴿من عمل عملاً اشرك فيه معی غيری تركته وشركه﴾
(صحیح مسلم)

کہ جس شخص نے ایسا عمل کیا کہ اس نے اس میں میرے غیر کو شریک ٹھہرا دیا تو اللہ فرماتا ہے کہ میں اس شرک کرنے والے کو اور جو اس نے شرک کیا اس کو بھی چھوڑ دیتا ہوں یعنی اللہ رب العزت اپنا حق بھی چھوڑ دیگا۔

مثلاً اگر کوئی شخص نماز اللہ کے لئے پڑھتا ہے لیکن چڑھاوا علی ہجویری کی قبر پر جاکر چڑھاتا ہے یا علی ہجویری سے نذر مانتا ہے جس کو داتا کہتے ہیں جبکہ اللہ کے سوا کوئی داتا نہیں اللہ رب العزت اپنا حق بھی چھوڑ دیگا اپنے حق کی بھی پروا نہیں کرے گا ۔ جاؤ اسکا بدلہ بھی میرے شریک سے لے لو جس کو میرا شریک بنایا تھا تو قیامت کے دن اللہ رب العزت کے علاوہ اسکا کوئی بدلہ دینے والا ہوگا۔ کوئی بدلہ دے سکتا ہے ؟ نہ کوئی بدلہ دیگا لہذا اللہ رب العزۃ تو اپنا بھی حق چھوڑ دیگا۔

معلوم ہوا کہ اللہ رب العزۃ کی عبادت کی جائے تو اخلاص کے ساتھ اور اخلاص لا الہ الا اللہ کی شرط ہے کہ اللہ رب العزۃ کے ساتھ شرک نہ کیا جائے اور بدعت کو اختیار نہ کیا جائے اور طریقہ بھی رسول اللہ کا اختیار کیا جائے اگر کوئی اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کو خوش کرنے لئے یا کسی اور مقصد کے لئے یا کسی بھی اعتبار سے اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کسی اور سے امید

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابستہ کرتا ہے کسی اور کے نام کی نذر اور نیاز دیتا ہے کسی سے اللہ کے علاوہ ڈرتا ہے کسی اور سے امید رکھتا ہے۔ اللہ کے علاوہ کسی سے مدد طلب کرتا ہے۔ پناہ مانگتا ہے۔ تو اللہ رب العزۃ ایسے آدمی کے اعمال کو ضائع وبرباد کر دیگا۔

کلمہ توحید کی ساتویں شرط "محبت" اور اسکے دلائل

ساتویں شرط محبت ہے۔ یہ نہایت اہم شرط ہے۔ اللہ رب العزۃ ایمان والوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿ یایھاالذین امنوا من یرتدمنکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم ویحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکفرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم﴾ (سورۃ المائدۃ-۵۴)

اے ایمان والو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے، ارتداد کرلے، دین سے پھر جائے۔ منحرف ہوجائے۔ ﴿فسوف یالی الله بقوم﴾ عنقریب اللہ ایسی قوم کو تمھاری جگہ پر لائے گا ﴿یحبهم و یحبونه﴾ کہ وہ اللہ ان سے محبت کریگا ﴿ ویحبونه﴾ اور وہ اللہ رب العزۃ سے محبت کرینگے خبر دی ہے کن لوگوں کی کہ جن لوگوں سے اللہ رب العزۃ محبت کرتا ہے۔ وہ لوگ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت دل میں ہونا ضروری ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں اللہ اور سکے رسول کی محبت نہیں ہے۔ تو لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے تو اس نے لا الہ الا اللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا۔

اور انکی صفات بیان کی ہیں کہ ﴿ اذلة علی الموء منین ﴾ مومنوں پر نرم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں مومنوں کے سامنے انکساری کرنے والے ہیں۔ تواضع اختیار کرنے والے ہے؟ ﴿أعزة على الكفرين﴾ کافروں پر سخت ہیں۔ لیکن ہمارے ہاں معاملہ کیا ہے؟ مومنوں کے ساتھ سختی ہوتی ہے کافروں کے ساتھ نرمی ہوتی ہے۔ پتہ ہے کہ وہ منہ پر دو تھپڑے ماریں گے بات کا فوراً جواب دے دینگے۔ ہمارے آدمی ہیں وہ کچھ نہیں کہیں گے انکو دبالو اپنے مولوی کو دبائیں گے۔ دوسرے سے بات کریں گے تو مؤدب ہو کے بات کریں گے کہیں وہ جھاڑ کے نہ رکھ دے۔

اللہ کیا صفت بیان کررہا ہے کہ اپنوں کے ساتھ تواضع وانکساری اختیار کرتے ہیں، عاجزی اختیار کرتے ہیں محبت اور پیار سے گفتگو کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر مومنوں کی صفت بیان کی ہے :

﴿رحماء بينهم﴾ (سورة الفتح-۲۹)

آپ اس میں رحم دل ہیں اور کافروں پر سخت ہیں۔ لہذا ان لوگوں کی یہ صفات ہیں اور ان میں سے ایک صفت یہ ہے ﴿يجاهدون في سبيل الله﴾ اللہ کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ ﴿ولا يخافون لومة لائم﴾ اور ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرتے نہیں۔ جو شخص اللہ رب العزۃ کے دین کی لوگوں کو دعوت دیتا ہے اسے اس بات کا خوف نہیں ہونا چاہیے کہ لوگ مجھے طعن کریں گے۔ لوگ میرے متعلق کیا عقیدہ اور نظریہ اختیار کریں گے لوگ مجھے ملامت کریں گے۔ یہ مصلحت کے نام پر جتنی بھی آج نرمی آچکی ہے اور لوگوں کو صحیح دین اور صحیح عقیدہ نہیں بتایا جاتا وہ اس ملامت کے خوف سے نہیں بتایا جاتا کہ اپنے اور بیگانے مخالف ہو جائیں گے۔

عمر رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے تو اپنے دوست بھی ناراض ہو گئے۔ ایمان لانے کی بعد انکی حق گوئی کی وجہ سے بعض اوقات انکی بات ایمان والوں کے لئے بھی ناگوار گذرتی تھی پردے کے بارے کہا کہ ازواج مطہرات کا پردہ ہونا چاہیے۔ ازواج مطہرات نے کہا یہ کیا بات ہے قرآن ہمارے حجروں میں نازل ہوتا ہے۔ ہمارے شوہر یعنی نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر نازل ہوتا ہے اور رائے عمر رضی اللہ عنہ دیتے ہیں ہمارے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھریلو معاملات میں مداخلت کرتے ہیں اللہ رب العزۃ نے عمرؓ کی رائے کے مطابق قرآن نازل کردیا توازواج مطہرات کہتی تھیں کہ قرآن تو ہمارے گھروں میں نازل ہوتا ہے لیکن ہوتا عمر کی رائے کے موافق ہے۔

اور کسی لعنت ملامت کرنے والے کی لعنت ملامت کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے بات جسکے مخالف ہوگی وہ تو تلملائے گا چلائے گا۔ بہت کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو حق بات سن کر اسکو تسلیم کر لیتے ہیں فوراً قبول کر لیتے ہیں۔ ورنہ اکثریت کو سچی بات کی بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ بہت تکلیف ہوتی ہے۔ کہتے ہیں جی اس نے لحاظ ہی نہیں کیا۔ الگ لے جاکر ہمیں بات سمجھا دیتا۔ اب تو سٹیج پر کھڑا ہو کر لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ غلط بات بتلا رہا ہے۔ تو ہم نے بھی یہی پر کھڑے ہو کر بتلانا ہے کہ یہ غلط بات کر رہا ہے۔ لوگوں کے سامنے تاکہ لوگ اپنے ذہنوں میں یہ بات محفوظ کر کے نہ لے جائیں اسکو صاف کرنا ہے کہ یہ غلط بات ہے۔ نہیں جی مولوی صاحب کو اندر لے کر سمجھانا چاہیے تھا اسکا مطلب یہ ہے کہ مولوی صاحب کا مرتبہ و مقام اللہ اور اسکے رسول کی بات سے زیادہ ہے کہ وہ اللہ اور رسول کی توہین کر دے۔ اللہ اور اسکے رسول پر جھوٹ باندھے انکی طرف غلط بات منسوب کردے مولوی صاحب کی شان میں فرق نہیں آنا چاہیے اللہ اور رسول کی بات میں فرق آتا ہے تو بھلے آجائے یہ عقیدے کی خرابی ہے۔ اگر کوئی شخص اعلانیہ جرم کرتا ہے تو اعلانیہ معافی مانگنی ہوگی۔ اگر کوئی شخص پوشیدہ جرم کرتا ہے تو وہ پوشیدہ معافی مانگے یہ قانون ہے ضابطہ ہے اھل سنت کا مذہب ہے۔ وہ لوگوں میں اعلان کرتا پھرے کہ میں یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتا ہوں۔ اندر جا کر بیٹھے حجرے میں تو لوگوں کو کہے جی نہیں میرا عقیدہ بھی آپ والا عقیدہ ہے۔ یہ کذاب ہے بے ایمان، دجال ہے، جھوٹا ہے۔ لوگوں کو فریب دے رہا ہے اندر لوگوں کو کہتا ہے میرا عقیدہ وہی ہے جو آپکا عقیدہ ہے۔ باہر لوگوں کو شرکیہ اور کفریہ عقیدہ بتاتا ہے۔ اور بدعات سکھاتا ہے انکی تعلیم دیتا ہے اگر یہ اپنی بات میں سچا ہے۔ ان باتوں کو غلط جانتا ہے تو اعلان کرے کہ یہ باتیں غلط ہیں۔ میرا یہ عقیدہ نہیں ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو اور دوستو! عرض یہ کر رہا تھا کہ لا الہ الا اللہ کی شرط میں سے ایک شرط محبت ہے۔

اور اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔ ذرا غور فرمائیں ہم نے تو کبھی سوچا ہی نہیں غور ہی نہیں کیا۔ اللہ رب العزۃ کتنی بڑی بات کہہ رہا ہے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا کہ آپ یہ اعلان کر دیں ان لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں:

﴿ قل ان کان اباؤکم وابناء کم و اخوانکم وازواجکم و عشیرتکم وأموال اقتر فتمو ھا و تجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضو نھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھا د فی سبیلہ فتربصو احتی یاتی اللہ بأ مرہ واللہ لا یھدی القوم الفسقین . ﴾ (سورۃ التوبۃ-۲۴)

کن باتوں کا اعلان کر دیں۔ اگر تمھارے باپ، آباؤاجداد، تمھارے بیٹے اور، تمھارے بھائی، تمھاری بیویاں، تمھارا خاندان، قوم، قبیلہ، برادری، اور وہ اموال جو تم کماتے ہو۔ اور وہ تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تمھیں خدشہ رہتا ہے۔ اور وہ مکانات، کوٹھیاں، بنگلے جن میں رہنا تم کو پسند ہے۔

﴿احب الیکم من اللہ ورسولہ و جھاد فی سبیلہ﴾

یہ آٹھ چیزیں جو انسان کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں، دین اور ایمان کی راہ میں یہ آٹھ چیزیں اگر تمھیں اللہ اور اسکے رسول اور اسکے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ پسند ہیں۔ زیادہ محبوب ہیں۔ ﴿فتر بصوا حتی یا تی اللہ بامرہ﴾ پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کرو۔ اگر یہ چیزیں تمھیں اللہ اور اسکے رسول سے زیادہ محبوب ہیں۔

معلوم ہوا کہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت سب پر غالب ہونی چاہیے۔ اگر اللہ اور اسکے رسول کی محبت ہر چیز پر غالب نہیں ہے۔ اور سب سے زیادہ اللہ اور اسکا رسول محبوب نہیں ہیں۔ تو پھر انسان کس چیز کا انتظار کر رہا ہے۔ کس چیز کو دعوت دے رہا ہے؟ اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت رسول کیا ہے؟

کہتے ہیں جی ہم محمد ﷺ سے محبت کرنے والے، عاشق رسول یہ لفظ عشق تو ویسے ہی غلط ہے۔ یہ پاگل پن کی چودہ اقسام ہیں ان میں سے ایک قسم عشق ہے اور یہ ایسا برا لفظ ہے کہ کوئی شخص اپنے باپ سے یہ نہیں کہتا کہ ابا جی میں آپ سے عشق کرتا ہوں اپنی ماں سے نہیں کہتا کہ میں تیرے ساتھ عشق کرتا ہوں کہہ کے دیکھے ماں کو یا باپ کو کہہ کے دیکھے جوتے مارے گا۔ کوئی شخص اپنی بیٹی سے نہیں کہتا، اپنی بہن سے یہ بات نہیں کہتا۔ حتی کہ بیوی ہوتی ہے۔ اس کو بھی نہیں کہتا کہ میں تیرا عاشق ہوں۔ اسلئے کہ یہ لفظ اچھا لفظ نہیں ہے۔ غیر اخلاقی لفظ ہے برا لفظ ہے۔ اس لفظ کو رسول اللہ ﷺ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے استعمال نہیں کرتے کس قدر افسوس ناک بات ہے۔ اگر واقعتی اللہ اور اسکے رسول ؐ سے محبت کرنے والے ہو تو کہو ہم اللہ سے محبت کرنے والے ہیں۔ اسکے رسول ؐ سے محبت کرنے والے ہیں۔ جب یہ کہتے ہیں ہم عاشقان رسول ہیں تو ہم جان لیتے ہیں کہ یہ پاگل ہیں یہ دیوانے ہیں ۔ یہ اللہ کے رسول سے محبت کرنے والے نہیں ہیں۔ اگر یہ محبت کرنے والے ہوتے تو کہتے کہ ہم محبان رسول ؐ ہیں۔ پھر ان کے عمل سے ان کے قول اور فعل سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ واقعی یہ لوگ اللہ اور اسکے رسول ؐ سے محبت کرنے والے ہیں انکے محبوب ہیں۔

اور اللہ فرماتا ہے ﴿واللہ لا یھدی القوم الفسقین﴾ فاسق قوم کو اللہ رب العزۃ ھدایت نہیں دیتا ہے۔ یہ نافرمان، فاسق، یہ لفظ فسق کا اطلاق چھوٹے گناہ سے لے کر بڑے سے بڑے گناہ پر ہوتا ہے اور کافر کو فاسق کہا جاتا ہے اور مسلمان بھی فاسق ہو سکتا ہے تو لہذا یہ عام بات کی گئی۔ اللہ رب العزۃ فاسقوں کی قوم کو ھدایت نہیں دیتا۔

میرے بھائیو اور دوستو! اس طرح رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا آپکی کما

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقہ اتباع کرنا، یہ اللہ رب العزۃ کی محبت کی دلیل ہے۔ اب کوئی شخص کہے کہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ھم اللہ سے محبت نہیں کرتے۔ تو ھم کہیں گے کہ اللہ رب العزۃ نے قرآن مجید میں اصول، ضابطہ قانون قاعدہ بیان کر دیا ہے۔ بتا دیا ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله ویغفرلکم ذنوبکم والله غفور رحیم﴾ (سورۃ آل عمران-۳۱)

اے نبی ﷺ ان کو بیان کر دیں اگر تم اللہ رب العزۃ سے محبت کرتے ہو ﴿فاتبعونی﴾ میری اتباع کرو۔ جو شخص اللہ کے رسول کی کسی بھی حدیث اور سنت کی اتباع کرنے سے ہچکچاتا ہے یا دل میں تنگی محسوس کرتا ہے کراہت کرتا ہے نفرت کرتا ہے۔ یہ شخص اللہ سے محبت کرنے والا نہیں ہے یہ شخص نبی ﷺ سے محبت کرنے والا نہیں ہے اس نے لا الہ الا اللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا۔ اسکا بیان آگے آرہا ہے۔

اللہ فرماتا ہے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو نتیجہ کیا ہوگا؟ ﴿یحببکم الله﴾ اللہ رب العزۃ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔ ﴿والله غفور رحیم﴾ اور اللہ رب العزۃ بخشنے والا مہربان ہے۔

اب بتائیں کہ اللہ رب العزۃ کی محبت کی دلیل انسان کے عمل سے ظاہر ہوگی یا نہیں؟ جو صحیح معنوں میں اللہ رب العزۃ سے محبت کرنے والا ہوگا۔ وہ صحیح معنوں میں رسول اللہ ﷺ کا متبع اور پیروکار ہوگا۔ آپکے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے والا ہوگا اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے والا ہوگا۔

اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا انس رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی حدیث ہے۔ ﴿ثلاث من کن فیه وجد بهن حلاوة الایمان﴾ جس شخص میں تین علامتیں پائی گئیں تین صفات پائی گئیں تین خوبیاں پائی گئیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو، ایمان کے ذائقے اور مٹھاس کو محسوس کرلیا وہ کون سی تین چیزیں ہیں؟ کون سی تین صفات ہیں؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- ﴿أن يكون الله ورسوله أحب إليه مما سوا هما﴾ کہ اللہ اور اسکا رسول تمام چیزوں سے زیادہ اسے محبوب ہو جائیں۔ اللہ اور اسکے رسول کے مقابلے میں کسی کو محبوب نہ جانے۔

2- ﴿وأن يحب المرء لا يحبه إلا لله﴾ کسی آدمی سے وہ اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہے کوئی دوسرا مقصد نہیں ہے۔

3- ﴿وأن يكره أن يعود في الكفر كما يكره أن يقذف في النار﴾ کہ کفر میں جانا اسے ایسے ہی ناپسند ہو جیسا کہ اسے آگ میں ڈالا جانا ناپسند ہے۔ جس طرح آگ میں ڈالا جانا اسکو برالگتا ہے۔ اس طرح وہ کفر میں جانا ناپسند کرے

میرے بھائیو! معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ کی شرائط میں سے ساتویں شرط محبت ھے۔ اور محبت کی ضد اور مخالف کراھت ہے۔ ناپسند کرنا

اور جو شخص اللہ اور اسکے رسولؐ کے احکامات کو پسند نہیں کرتا۔ نبی اکرم ﷺ کی سنتوں کو پسند نہیں کرتا اللہ رب العزۃ کے قانون کو پسند نہیں کرتا۔ نبی اکرم ﷺ سے فیصلہ کروانا پسند نہیں کرتا آپ علیہ السلام کے چہرے جیسا چہرہ بنانا پسند نہیں کرتا۔ آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو پسند نہیں کرتا یا اسے اللہ اور اسکے رسول کی کوئی بھی بات ناپسند گذرتی ہے۔ اسکو ناپسند جانتا ہے۔ اس سے وہ کراہت کرتا ہے۔ ناپسندیدگی کا اظہار کرتا ہے۔ تو اس نے لا الہ الا اللہ کی شرط کو پورا نہیں کیا۔ اسکا لا الہ الا اللہ عند اللہ قبول نہیں ہوگا۔

اللہ رب العزۃ سورۃ محمد میں فرماتا ہے:

﴿ذلك با نهم كر هوا ما انزل الله فأحبط اعمالهم﴾

(سورۃ محمد-۹)

سنو ذرا آپ کو پتا چلے کہ لا الہ پڑھتے ہوئے تو پانچ پشتیں ہو چکی ہیں۔ دس پشتیئے، پندرہ پشتیئے، دو پشتیئے، تین پشتیئے مسلمان ھو چکے ہیں۔ ذرا سنو تو سہی لا الہ الا اللہ کی شرائط کیا ہیں۔ ذرا جانو تو سہی اللہ رب العزۃ فرماتا ہے کہ یہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بنا پر ہے کہ جو کچھ اللہ رب العزۃ نے آسمانوں سے اتارا احکامات اتارے جو شریعت نازل کی جو قرآن نازل کیا۔ جو اپنے رسول علیہ الصلوۃ والسلام پر قرآن کے علاوہ وحی نازل کی انھوں نے اسکو ناپسند کیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ ﴿فأ حبط أعمالہم﴾ تو اللہ رب العزۃ نے انکے اعمال کو ضائع و برباد کر دیا۔ اللہ ایسے لوگوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا۔ معلوم ہوا کہ محبت شرط ہے۔

اور پھر اللہ رب العزۃ دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ اللہ رب العزۃ سے جیسی محبت ہوتی ہے ویسی کسی اور سے نہیں ہو سکتی۔ اگر اللہ کے علاوہ ویسی محبت کسی اور انسان سے کریگا تو اسکے اعمال ضائع و برباد کر دیگا۔ جیسی محبت رسول اللہ سے کرنی چاہئیے۔ ویسی محبت اگر وہ اپنے مولوی سے کرتا ہے اپنے پیر سے کرتا ہے اپنے مرشد سے کرتا ہے۔ اپنے شیخ سے کرتا ہے اپنے امام سے کرتا ہے، اپنے پیر کے ملفوظات سے کرتا ہے۔ اپنے مولوی صاحب کے مذہب سے کرتا ہے۔ اپنے امام کے مذہب سے کرتا ہے۔ اپنے مرشد کے اقوال سے کرتا ہے۔ تو میرے بھائیو! اللہ ایسے شخص کے اعمال کو بھی قبول نہیں کریگا۔ اسکے لا الہ الا اللہ کہنے کو اور ایمان کو قبول نہیں فرمائے گا۔ اللہ فرمارہا ہے۔

﴿ومن الناس من یتخذمن دون اللہ انداداً یحبونہم کحب اللہ﴾
(سورۃ البقرۃ-۱۶۵)

لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ اللہ کے شریک بناتے ہیں اللہ کے بالمقابل پیش کرتے ہیں انکی عبادت کرتے ہیں۔ ﴿یحبونہم کحب اللہ﴾ ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی کہ اللہ سے محبت کرنی چاہیے۔

میرے بھائیو! اب آپ بتائیں کہ اللہ جیسی محبت کسی اور سے ہو سکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ جیسی محبت کسی اور سے ہو سکتی ہے؟ نہیں۔ اللہ رب العزۃ آگے خبر دے رہا ہے۔ ایمان والوں کی ایک طرف کفار اور مشرکین کا عقیدہ بتایا۔ انکی حالت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی کہ وہ اپنے معبودوں کے سامنے اپنے بڑوں کے ساتھ جنکے ساتھ وہ اللہ کے علاوہ محبت کرتے ہیں۔ جیسی محبت اللہ سے کرنی چاہیے تھی ویسی محبت ان سے کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر ساتھ ہی اللہ رب العزۃ نے بیان کر دیا۔

﴿والذین امنوا اشد حبا للہ﴾ (سورۃ البقرۃ-۱۶۵)

ایمان والے اللہ رب العزۃ کی محبت میں زیادہ پختہ ہیں اللہ سے زیادہ محبت کرنے والے ہیں اللہ کی محبت میں زیادہ آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ ایمان والے اللہ سے ان مشرکین اور کفار کے مقابلے میں جو وہ اپنے معبودان باطلہ سے محبت کرتے ہیں اپنے معبود حقیقی سے کہیں زیادہ محبت کرنے والے ہیں صفت بیان ہو رہی ہے۔ خبر دی جا رہی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اور ایک عیسائی کا واقعہ

ایک عیسائی نے مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کیا تھا۔ جنہوں نے ساری زندگی باطل فرقوں کے ساتھ مناظرے کئے حتی کہ مرزا قادیانی انکے ساتھ مباہلہ کر کے اپنے انجام کو پہنچا۔ یہ تفصیلی واقعہ ہے۔ بہر حال مختصر عرض کرتا ہوں۔

ایک پادری نے اعتراض کیا۔ قرآن مجید انجیل کا آپس میں تقابل کیا اور اس نے کہا کہ انجیل قرآن مجید سے بہتر ہے۔ مولانا نے اسکے مقابلے میں "تقابل ثلاثہ" کتاب لکھی اور بتایا کہ قرآن مجید تورات، انجیل اور زبور سے بہتر ہے اور مکمل کتاب ہے اس نے ایک بات یہ بھی کہی کہ ہماری انجیل میں اللہ رب العزۃ نے اپنے بندوں سے یہ

14907

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کہی ہے کہ مجھ سے محبت کرو لیکن قرآن مجید میں اللہ رب العزۃ نے یہ بات کہیں نہیں کہی کہ مجھ سے محبت کرو مجھ سے پیار کرو۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ یہ تو بڑی ہلکی بات ہے۔ کسی کو کہا جائے کہ مجھ سے پیار کرو، مجھ سے محبت کرو، یہ ہلکی بات ہے اس میں کوئی وزن نہیں ہے بلکہ وزنی بات یہ ہے کہ وہ شخص خبر دے کہ فلاں مجھ سے محبت کرتا ہے۔ کہا کہ اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں بیان کرتا ہے۔ ﴿ والذین امنوا اشد حبا للہ ﴾ ایمان والے اللہ رب العزۃ کی محبت میں زیادہ سخت ہیں۔ اللہ سے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ محبت کرتے ہیں۔ جو اللہ کے مقابلے میں دوسروں سے محبت کرتے ہیں۔ یہ انسان کے ایمان کی حالت ہے اور ان مشرکین کی حالت اللہ بیان کرتا ہے۔

﴿ ولو یری الذین ظلموا اذیرون العذاب ان القوۃ للہ جمیعا وان اللہ شدید العذاب ﴾ (سورۃ البقرۃ-۱۶۵)

کہ جب یہ ظالم لوگ اللہ کے عذاب کو دیکھیں گے۔ یہاں پر ظلم سے مراد شرک ہے کہ جب یہ قیامت کے دن اپنا شرک دیکھیں گے۔ جو انھوں نے شرک کیا ہوگا۔ کہ اللہ کے مقابلے میں جن سے محبت کی ہوگی۔ معلوم ہوا کہ اللہ اب العزۃ کے علاوہ کسی اور سے اللہ جیسی محبت کرنا، یا اللہ کے مقابلے میں کسی اور سے محبت کرنا یہ شرک ہے ﴿ولو یر الذین ظلموا﴾ کہ جب ظالم لوگ یہاں پر ظلم سے مرد اشرک ہے قیامت کے دن یہ اپنا شرک دیکھ لیں گے۔ اللہ کا عذاب دیکھ لیں گے تو یہ کیا کہیں گے اس بات کا اعتراف اور اقرار کریں گے۔ ﴿ان القوۃ للہ جمیعا﴾ کہ تمام کی تمام قوت صرف اللہ رب العزۃ کے لئے ہیں۔ یہ جو کہنے والے ہیں طاقت کا سر چشمہ عوام ہیں۔ یہ شرکیہ اور کفریہ عقیدہ ہے۔ طاقت کا سر چشمہ کون ہے؟ اللہ رب العزۃ ہے اللہ بیان کر رہا ہے ﴿ان القوۃ للہ جمیا﴾ تمام کی تمام قوت اللہ کے لئے ہے اور اللہ رب العزۃ سخت عذاب دینے والا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمہ توحید کی آٹھویں شرط اور اسکے دلائل

اور آٹھویں شرط لا الہ الا اللہ کی "الکفر بما یعبد من دون الله" اللہ رب العزۃ کے علاوہ جسکی عبادت کی جائے اسکے ساتھ کفر کرنا اسکا انکار کرنا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرماتے ہیں صحیح مسلم کی حدیث ہے ﴿من قال لا اله الا الله و کفر بما یعبد من دون الله حرم ما له و دمه﴾

جس شخص نے لا الہ الا اللہ کہا اور اللہ کے علاوہ جسکی عبادت کی جاتی ہے۔ اسکے ساتھ کفر کیا۔ اسکے ساتھ انکار کیا۔ اسکا مال، اسکا خون ہم پر حرام ہو گیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کے علاوہ جسکی عبادت کی جاتی ہے۔ ان تمام معبودان باطلہ کا انکار کرنا، انکے ساتھ کفر کرنا بھی لا الہ الا اللہ کی شرائط میں سے ہے۔

معلوم ہوا کہ جو انسان لا الہ الا اللہ کی ان شرائط کو صحیح معنوں میں پورا کریگا۔ تو وہ صحیح معنوں میں لا الہ الا اللہ پڑھنے والا ہے اور صحیح معنوں میں اللہ رب العزۃ پر ایمان لانے والا ہے اور اگر وہ لا الہ الا اللہ کی ان شرائط کو پورا نہیں کرتا تو اس نے صحیح معنوں میں لا الہ الا اللہ کے تقاضے کو پورا نہیں کیا۔ اللہ رب العزۃ سے دعا ہے کہ اللہ رب العزۃ مجھے اور آپکو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور یہ عقیدہ و نظریہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ شرائط پوری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

واخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین ○

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ نمبر 4

خطبہ جمعۃ المبارک 26-9-97

لا الہ الا اللہ کی نقیض

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه و نعوذ بالله من شرو رانفسنا ومن سيٰات اعما لنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداعبده ورسوله اما بعد فان خيرالحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ و شرالامور محدثاتها وكل محدثه بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة فى النار ٥

میرے بھائیو اور دوستو! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں لا الہ الا اللہ کی شرائط کو مکمل کیا تھا۔ اور آج کے خطبہ جمعہ میں اس لا الہ الا اللہ کا نقیض بیان کریں گے کہ کن باتوں سے انسان کا یہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا ہوا، پڑھا ہوا، یا اسکی گواھی اور شہادت دی ہوئی ٹوٹ جاتی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا الہ الا اللہ کے اقرار کو توڑنے والا پہلا نظریہ اور اسکے دلائل

توسب سے پہلی بات جو لا الہ الا اللہ کے اقرار اور عہد کو توڑنے والی ہے۔ وہ یہ کہ انسان اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کے بارے میں یہ عقیدہ اور نظریہ رکھے کہ وہ پیدا کرتا ہے رزق دیتا ہے، زندہ کرتا ہے، مارتا ہے یا تمام معاملات کا انتظام کرنے والا اور جتنا بھی کائنات کا نظام چل رہا ہے اسکو اسکے علاوہ کوئی چلانے والا ہے یا اسکے علاوہ وہ یہ عقیدہ اور نظریہ رکھے کہ اللہ رب العزۃ کے ساتھ کوئی دوسرا بھی شریک ہے۔ اگر کسی شخص نے یہ عقیدہ اور نظریہ اپنالیا تو اس شخص نے شہادتین کے اقرار کو، اس عہد کو اس گواہی کو ختم کردیا توڑدیا۔

دلیل اوّل

کتاب وسنت میں اسکے بڑے دلائل ہیں ان دلائل میں سے سب سے پہلی بات جو نبی اکرم ﷺ کو قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ آپ یہ بات بیان فرمادیں:

﴿قل ادعوا الذین زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموات ولا فی الارض ومالھم فیھما من شرک وما لہ منھم من ظھیر﴾ (سورۃ سبا۔۲۲)

کہ جنکو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو مشکل کشا، حاجت روا مانتے ہو بگڑی بنانے والا، کام آنے والا، دستگیر، غوث مانتے ہو، یا خالق اور مالک اور رازق مانتے ہو یا زندہ کرنے والا، مارنے والا یا اس کائنات کے نظام کو چلانے والا، اللہ کے علاوہ کسی اور کو مانتے ہو تو انکو تم پکارو کہ تمھارے وہم اور گمان کے مطابق اللہ رب العزۃ کے علاوہ یہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کرنے والا کوئی اور بھی ہے انکو بلا لو انکو پکار لو۔ اللہ فرماتا ہے ﴿لا یملکون مثقال ذرۃ فی السموت ولا فی الارض﴾ کہ اللہ کے علاوہ جنکے متعلق لوگوں کا یہ عقیدہ اور نظریہ ہے۔ یہ زمین و آسمان میں ایک ذرہ کے برابر بھی کسی چیز کے مالک اور اختیار رکھنے والے نہیں ہیں۔ اس میں کسی قسم کا کوئی تصرف نہیں کر سکتے تغیر و تبدل نہیں کر سکتے۔ تغیر و تبدل کر سکتے۔

جب آسمان و زمین میں اللہ رب العزۃ کے علاوہ کوئی ایک ذرے کا بھی مالک نہیں ہے۔ اور اللہ رب العزۃ کے علاوہ آسمان و زمین میں ایک ذرے پر بھی تصرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تو پھر اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کو پکارا جا سکتا ہے معبود بر حق مانا جا سکتا ہے نہیں ؟

اللہ فرماتا ہے ﴿ومالھم فیھما من شرک﴾ ان زمین و آسمان میں اسکا کوئی حصے دار نہیں ہے۔ کسی نے اس میں کسی قسم کا کوئی ہاتھ نہیں بٹایا، کوئی حصہ نہیں ڈالا۔ کسی کا کوئی حصہ نہیں۔ کس نے کسی قسم کا کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ اللہ رب العزۃ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعاون نہیں کیا۔ انکی پیدائش میں انکے بنانے میں جب اللہ رب العزۃ کے علاوہ اس میں نہ کسی کا کوئی حصہ ہے، نہ کسی نے اس میں ہاتھ بٹایا، نہ اللہ سے تعاون کیا، نہ اللہ رب العزۃ انکے پیدا کرنے میں کسی کا محتاج ہوا ﴿وما لہ منھم من ظھیر﴾ اور ان میں کوئی اللہ کا مددگار نہیں تھا۔ جب اس قسم کا کسی کا کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ تو میرے بھائیو اور دوستو! بتائیں کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کا یہ حق ہو سکتا ہے ؟ کہ اس کے بارے میں یہ عقیدہ و نظریہ رکھا جائے۔

لیکن بڑے افسوس کی بات ہے باوجود اسکے کہ لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے پشت در پشت چلے آرہے ہیں۔ اسلام کا دعوی کرتے چلے آرہے ہیں اور بچہ پیدا ہوتا ہے تو فوراً مولوی صاحب کو بلوا کر اسکے کان میں اذان دلوائی جاتی ہے۔ تکبیر کہلوائی جاتی ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ بچہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوا ہے۔ یہ ساری باتیں کہی کہلوائی جاتی ہیں سنی اور سنوائی جاتی ہیں مانی اور منوائی جاتی ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ علی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجویری کے متعلق یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ وہ داتا ہے اسکا نام ہی کوئی نہیں جانتا داتا کون ہوتا ہے؟ روزی دینے والا اللہ کے علاوہ کوئی رزاق ہے؟ کوئی روزی دے سکتا ہے؟ نہیں میرے بھائیو اور دوستو! اللہ کے سوا کوئی گنج بخش ہے؟ خزانہ دینے والا ہے؟ کوئی نہیں ہے یہ تو سوئی بخش بھی نہیں خزانہ کسی کو کیا دیں گے؟ خزانوں کا مالک اللہ رب العزۃ ہے۔ ان سے جا کر روزی طلب کی جاتی ہے۔ اولاد مانگی جاتی ہے انکے بارے میں یہ عقیدہ و نظریہ رکھا جاتا ہے کہ یہ زندہ کرنے والے ہیں فوت کرنے والے ہیں۔ تکلیف دینے والے ہیں۔ تکلیف رفع کرنے والے ہیں یہ شاہ دولہ گجرات والے کے بارے عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ وھاں جو نذر مانی جائے وہ پوری ہو جاتی ہے اور پہلا بچہ انھیں چڑھاوے کے طور پر دینا ہوگا۔ یہ اللہ کے علاوہ خالق ماننا۔ شیخ عبد القادر جیلانی کے بارے یہ عقیدہ ہے کہ وہ زندہ کرتا ہے اسکا انکار کیا جاتا ہے۔ ہم لوگوں کو قرآن پڑھ کر، اللہ کا فرمان پڑھ کر سناتے ہیں اللہ کا کلام سناتے ہیں۔ نبی علیہ ﷺ نبوت کی تیئس سالہ زندگی میں جس کام کے لئے محنت اور کوشش کرتے رہے وہ عقیدہ بتا رہے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں یہ تشدد کرتے ہیں۔ جی انکو دعوت کا کام کرنا نہیں آتا۔ میں قرآن کی آیت پڑھ کر ترجمہ کر رہا ہوں۔ آپ بتائیں یہ دعوت کا کام ہے اور کیا ہے؟ یہ دعوت کا کام کن کو نہیں آتا جو اس طریقہ کار پر اعتراض کرتے ہیں۔ انکو معلوم ہی نہیں کہ انبیاء کی دعوت کیا رہی ہے۔ انبیاء دعوت کس طریقے سے دیتے تھے؟۔ اگر انبیاء اکرام الصلوۃ علیہم الصلوۃ والسلام ان لوگوں کی طرح دعوت دیتے تو کوئی انکا مخالف نہ ہوتا سب موافق ہوتے۔ توحید کے معاملے میں کسی نبی اور رسول نے کسی قسم کی مداہنت نہیں دکھائی۔ اور کوئی بھی نبی اور صیح معنوں میں انکا ماننے والا داعی اور مبلغ کبھی اللہ کی توحید کے معاملے میں مداہنت کا شکار نہیں ہوئے۔ اگر کوئی شخص بنیادی طور پر لوگوں کو توحید کی دعوت نہیں دیتا۔ کسی اور طریقہ سے دعوت دے کر وہ لوگوں کو مسلمان کرلیتا ہے۔ اسکا نتیجہ تو صیح ظاہر ہو جائیگا۔ وہ شخص مسلمان تو ہو جائیگا لیکن اس نے انبیاء کے طریقے کے خلاف دعوت دی ہے۔ اسکو اجر و ثواب نہیں ملے گا۔ یہ گناہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گار ہو جائیگا۔ اس نکتے کو سمجھیں۔ اس بات کو سمجھیں۔ یہ بات آگے آرہی ہے۔ ان شاء اللہ تفصیل سے بتائیں گے۔

اللہ رب العزۃ فرمارہا ہے۔ کہ جن کے بارے یہ گمان کرتے ہیں انکو پکاریں۔ یہ زمین و آسمان میں اللہ کے سوا کسی چیز کے مالک نہیں ہیں۔ اور انھوں نے اللہ رب العزۃ کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعاون نہیں کیا۔

دوسری دلیل

مزید اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿ الحمدلله الذی خلق السموت والارض وجعل الظلمت والنور ثم الذین کفروا بربهم یعدلون﴾ (سورۃ الانعام-۱)

کہ ھمہ قسم کی تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اندھیرے اور روشنی کا پیدا کرنے والا۔ یہاں پر روشنی اور اندھیرے سے مراد ایمان اور کفر بھی ہے۔ راہ ھدایت اور گمراھی کا راستہ دونوں اس نے پیدا کئے ہیں اور دونوں راستوں کی رہنمائی بھی کر دی ہے۔ کہ یہ صحیح راستہ ہے یہ غلط راستہ ہے۔ بتادیا۔ پھر فرمایا﴿ ثم الذین کفروا بربهم یعدلون﴾ پھر وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ اسکا انکار کیا۔ ﴿یعدلون﴾۔ وہ شرک کرتے ہیں۔ اب کیا بات معلوم ہوئی کہ اللہ رب العزۃ کے ساتھ شرک کرنا۔ یا اللہ کے برابر کسی کو ماننا یا اللہ رب العزۃ والے کسی کو اختیارات دے دینا۔ یا اللہ رب العزۃ والی صفات کسی اور میں تسلیم کرنا۔ یہ کیا ہے؟ شرک ہے۔ کفر ہے۔ یہ لا الہ الا اللہ کا اقرار ختم کرنے والا عقیدہ اور نظریہ ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل

اللہ رب العزۃ اس چیز کو ایک اور مقام پر واضح کرتے ہوئے فرماتا ہے :

﴿قل من رب السموات والارض قل الله قل افا تخذتم من دونه اولياء لايملكون لانفسهم نفعًا ولاضراً قل هل يستوى الا عمى والبصيرام هل تستوى الظلمت والنور ام جعلوالله شركاء خلقو ا كخلقه فتشا به الخلق عليهم قل الله خالق كل شئى وهوالواحد القهار﴾(سورہ الرعد۔۱۶)

آپ ان سے کہہ دیں کہ آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے ؟ کہا یہ کیا جواب دیں گے۔ آپ خود ہی یہ بات کہہ دیں۔ ﴿قل الله﴾۔ اللہ رب العزۃ ہی آسمانوں اور زمین کا رب ہے۔ کہا آپ خود ہی کہہ دیں۔ اس پوری کائنات میں سب کو روزی دینے والا سب کی پرورش کرنے والا، سب کی ضروریات پوری کرنے والا کون ہے ؟ اللہ۔ اسکے علاوہ کوئی نہیں۔ اور آپ یہ بات بھی بیان کر دیں۔ ﴿قل افاتخذتم من دونه اولياء لا يملكون لانفسهم نفعًا ولا ضرا﴾ ان سے کہہ دیں کہ یہ جن کو تم نے اللہ کے علاوہ اپنے حاجت روا مشکل کشا بگڑی بنانے والے، خالق، مالک، رازق، مان رکھا ہے۔ ﴿لايملكون لانفسهم نفعا ولا ضرا﴾ یہ نفع اور نقصان کے اپنی جان کے بارے بھی مالک نہیں ہیں۔ جو اپنی جان کا نفع اور نقصان نہ کر سکے۔ اپنے آپکو نفع نہ پہنچا سکے اور نقصان سے نہ بچا سکے۔ وہ کسی کو کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے ؟ یہ ایسی دلیل ہے کہ اسکا انکار نہیں ہو سکتا۔ جو خود اپنی تکلیف دفع نہیں کر سکتا۔ بیماری سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ جو خود بیمار ہوتا ہے۔ خود ڈاکٹر صاحب سے جا کے دوائی لیتا ہے۔ وہ خود محتاج ہے۔ خود وہ دم کرواتا ہے تعویذ لیتا ہے۔ وہ خود محتاج ہے۔ اولاد کے لئے لوگوں سے دوائیں کرواتا ہے۔ وہ خود محتاج ہے کہ لوگوں کی مشکل کشائی کرنے کے بہانے لوگوں سے پیسے مانگتا ہے کہ آپ کو لڑکا مل جائیگا لیکن مجھے اتنے پیسے دے دو۔ جو لڑکا دینے پہ قادر ہے اس کو پیسے لینے کی ضرورت ہے ؟ لڑکا دینا بڑی بات ہے یا پیسے کمانا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بڑی بات ہے۔ لوگ سمجھتے ہی نہیں۔ فرمایا یہ اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں۔ آپ ان سے فرمادیں۔ ﴿قل هل يستوى الاعمى والبصير﴾ کیا اندھا اور دیکھنے والے برابر ہیں؟ مومن اور کافر برابر ہو سکتے ہیں؟ مشرک اور مواحد برابر ہو سکتے ہیں؟ یا متبع سنت اور مبتدع، بدعت کا ارتکاب کرنے والا بدعتی یہ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ نہیں ہو سکتے۔ ﴿ام هل تستوى الظلمت والنور﴾ کیا اندھیرے اور روشنی سے برابر ہیں؟ کفر اور ایمان ایک جیسے ہیں؟ نہیں واضح فرق ہے۔ ﴿ام جعلوا الله شركاء﴾ انھوں نے اللہ رب العزۃ کے شریک بنادیئے اور انکے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ شاید پیدا کر سکتے ہیں۔ خالقیت کی صفت رکھتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ جن کو انھوں نے اللہ رب العزۃ کا شریک ٹھہرایا ہے۔ ﴿خلقوا كخلقه فتشابه الخلق عليهم﴾ کیا انھوں نے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ نے ساری چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ رب العزۃ کی مخلوق کی طرح کوئی چیز انھوں نے پیدا کی ہے۔ چلئے ویسے پیدا نہیں کی۔ ہو سکتا ہے انکو مشابہت لگ گئی ہو مغالطہ لگ گیا ہو۔ تو بتائیں تو صحیح کہ یہ انھوں نے پیدا کیا ہے اور یہ اللہ نے پیدا کیا ہے۔ بتائیں کہیں۔

اب ذرا میں اسکی وضاحت کرتا ہوں۔ بڑا غصہ لگتا ہے دوستوں کو۔ ناراضگی ہوتی ہے کہتے ہیں جی انکو دعوت کا کام نہیں کرنا آتا۔ اب میں نے یہ قرآن مجید کی آیت پڑھی ہے اسکی وضاحت کرتا ہوں۔ مشرکین مکہ کا یہ عقیدہ تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی پیدا کرنے والا نہیں کوئی خالق نہیں ہے؟ کسی بھی اعتبار سے یہ انکا عقیدہ تھا۔

ابن شاہ اور بابے بلوچ کے بارے موجودہ مشرکین کا عقیدہ

آج کے مشرکین کیا کہتے ہیں؟ علی ھجویری اولاد دیتا ہے۔ شاہ دولہ اولاد دیتا ہے۔ یہ ابن شاہ 115 چک سندیلیاں والی روڑ کمالیہ سے آپ جائیں تو وہاں جسکو دفن کیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے اسکے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ اگر اسکا عضو تناسل لکڑی وغیرہ کا بنا کر اسے پھیرا جائے نذر مانی جائے۔ تو وہ اولاد دیتا ہے۔ یہ ہندوؤں کا عقیدہ اور یہ مسلمانوں کا عقیدہ۔ اور یہ ایک طرف مکے والوں کا عقیدہ اور ایک طرف ان مسلمانوں کا عقیدہ۔ آپ بتائیں کہ میں تشدد کر رہا ہوں یا یہ شرک میں اس قدر گئے ہوئے ہیں۔ کہ یہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں اور جو انکی حمایت کرتے ہیں انکے دل پر اور انکی عقل پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔ پردہ ڈال دیا ہے۔ وہ بھی اللہ کی توحید سمجھنے سے عاری ہیں۔ یہ خاص اللہ کی توفیق ہے کہ کسی کو عقیدہ توحید سمجھ آجائے۔ یہ خاص اللہ کی رحمت ہے۔ جن لوگوں کو اللہ نے عقیدہ توحید عطا کر رکھا ہے۔ اسکی سمجھ دے رکھی ہے وہ اللہ کا شکریہ ادا کریں۔

کیا پیدا کیا ہے کسی نے؟ کچھ پیدا کیا ہے؟ نہیں۔ مشرکین کا یہ عقیدہ نہیں ان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ یہاں پر بابا بلوچ جسکا مقبرہ بنا دیا ہوا ہے اسکو پوجا جاتا ہے یا نہیں؟ جسے اپنے حال کی خبر نہیں تھی۔ چرس پیتا تھا نشہ کرتا تھا۔ کبھی استنجا نہیں کیا۔ اس نے نماز نہیں پڑھی، روزہ نہیں رکھا۔ اسکو حج تک کا علم نہیں تھا۔ ارکان اسلام سے غافل تھا۔ اسکے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ یہ سب کچھ کرنے والا ہے بگڑی بنانے والا ہے۔ اور وہاں جا کر چڑھاوے چڑھاتے ہیں اسکے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ یہ اولاد دیتا ہے۔ روزی میں برکت ہو جاتی ہیں۔ یہ سب عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ یہ شرک نہیں ہے تو اور شرک کیا ہے۔ اور دنیا کے کون سے خطے پر شرک پایا جاتا ہے۔ پھر دنیا میں شرک ہے ہی نہیں۔ اگر اسکو شرک نہیں مانتے ہو۔

پھر اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔ ﴿قل الله خالق كل شي وهو الوحد القهار﴾ کہ اللہ رب العزۃ ہی ہر چیز کا خالق ہے ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ یہ اللہ رب العزۃ کا چیلنج ہے۔ آج تک کسی نے ایک ذرہ بھی پیدا نہیں کیا۔ کسی نے آج تک اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ کسی نے آج تک یہ نہیں کہا کہ اللہ کے علاوہ کوئی اور پیدا کرنے والا ہے لیکن اسلام کا دعوی کرنے والے کہتے ہیں کہ یہ پیران پیر، یہ فلاں پیر صاحب، فلاں گدی والے، یہ قدرت رکھتے ہیں یہ سب کچھ کر سکتے ہیں سائنس دانوں نے بھی آج تک اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ اسلام کا دعوی کرتے ہیں۔ پھر اللہ فرماتا ہے۔ کہ وہ اکیلا زبردست ہے۔ کہ وہ اکیلا زبردست ہی ہر چیز کر پیدا کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی خالق نہیں ہے۔

میرے بھائیو اور دوستو! جیسا کہ میں نے بتایا کہ مشرکین ان سب چیزوں کا اقرار کرتے تھے۔ لیکن اسکے باوجود وہ لا الہ الا اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ تو لہذا انھیں اس بات کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

ﷲ رب العزۃ فرماتا ہے کہ آپ ان سے یہ بات کہیں سوال کریں :

﴿قل من یرزقکم من السماء والأرض امن یملك السمع والابصار ومن یخرج الحي من المیت ویخرج ا لمیت من الحي ومن ید بر الأمر فسیقولون الله فقل أفلا تتقون﴾ (سورہ یونس-۳۱)

آپ ان سے ذرا سوال کریں پوچھیں کہ زمین وآسمان میں رزق کون دینے والا ہے۔؟ کون ہمیں زمین وآسمان سے رزق دیتا ہے۔ یہ زمین سے جو رزق نکلتا ہے۔ کچھ اگتا ہے۔ یہ کون اگاتا ہے؟ اللہ رب العزۃ اگاتا ہے۔ اور کچھ آسمانوں سے نازل ہوتا ہے وہ کون اتارتا ہے؟ اللہ رب العزۃ اتارتا ہے پانی وہی اتارتا ہے۔ اسکے علاوہ یہ لوہے کا ایٹم کا ذرہ یہ آسمان سے اترا ہوا ہے زمین سے پیدا نہیں ہوا۔ یہ آسمان سے تمھاری روزی نکالتا ہے۔ اور زمین سے تمھارے لئے روزی پیدا کرتا ہے۔ تمہیں کون آسمانوں اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ اور تمھارے اس سننے اور دیکھنے کا کون مالک ہے؟ اور کون زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے؟ مردہ کو زندہ سے انڈہ دیکھ لیں۔ اسی طرح انسان زندہ ہے۔ ایک نطفہ اور قطرہ ہوتا ہے بے جان ہے۔ اس سے زندگی بخشتا ہے۔ اس طرح مردہ سے جاندار بنادیا۔ اس بے جان سے۔ اس بے جان سے جاندار نکالا۔ اور اس جاندار سے بے جان نکالا۔ یہ کون ہے۔ زندہ کرنے والا اور مارنے والا اللہ رب العزۃ ہے۔ ﴿ومن ید بر الأمر﴾۔ اور تدبیر امور کرنے والا کون ہے؟ اس کائنات کے نظام کو چلانے والا۔ اللہ فرماتا ہے، کہ آپ جب ان سے یہ سوال کریں گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فسیقولون اللہ﴾۔ یہ عنقریب اس بات کا اعتراف کریں گے۔ مانیں گے۔ اللہ رب العزۃ یہ سارے کام کرنے والا ہے۔ اسکے سوا کوئی دوسرا یہ کام کرنے والا نہیں ہے۔ مشرکین مانتے تھے۔

لیکن آج آپ بات کر کے دیکھیں کہ پیران پیر نے کشتی پار نہیں لگائی انھوں نے کسی کو نہیں مارا تھا بارہ سال بعد لوگوں کو زندہ نہیں کر سکتے مار نہیں سکتے۔ یہ جتنے بھی بزرگ ہیں اولیاء ہیں جنکے بارے میں یہ عقیدہ ہے۔ یہ نہ پیدا کرنے والے ہیں۔ نہ مارنے والے ہیں نہ تدابیر امور کرنے والے ہیں انکو کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے کہتے ہیں نہیں جی یہ اولیاء اللہ کے گستاخ ہیں تو سب سے پہلے یہ گستاخی کرنے والی کون سی چیز ہے اللہ کا قرآن نعوذباللہ پھر گستاخی کر رہا ہے اللہ کی یہ گستاخی کر رہے ہیں اور گستاخ کن کو قرار دیتے ہیں جو قرآن پڑھ کر سناتے ہیں اللہ کے رسول کا فرمان سناتے ہیں۔

مرزائیوں کے خلاف تحریک چلی تو انگریزوں نے کہا کہ جس کے پاس بھی مرزائیوں کے خلاف کوئی لٹریچر ہو وہ تھانے میں جمع کرادے۔ علامہ حسین احمد کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ انکے بڑے شاگرد تھے۔ انھوں نے قرآن مجید کا ایک بڑا نسخہ لے کر سر پہ رکھ لیا۔ اس کو غلاف میں لپیٹ کر سر پر رکھ کر چل دیئے شاگرد ساتھ ہیں۔ جا کر کہنے لگے کہ بھئی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو مرزائیوں کے خلاف کتاب ہے وہ جمع کرادی جائے۔ تو میں قرآن لے کر آیا ہوں کہ یہ بھی مرزائیوں کے خلاف ہے۔ انھوں نے کہا کہ علامہ صاحب آپ کیا بات کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ آپ اس بات کے پابند ہیں کہ جو بھی کتاب مرزائیوں کے خلاف ہو وہ جمع کریں۔ میں یہ کتاب لے کر آگیا ہوں یہ انکے خلاف ہے آپکا کام جمع کرنا ہے آپ لکھ لیں کہ مرزائیوں کے خلاف قرآن مجید جمع کروایا گیا۔ انکے سب سے زیادہ خلاف جو کتاب یعنی قرآن مجید تھا وہ علامہ حسین احمد کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے تھانے میں جمع کروائی۔ باقاعدہ لکھوا دیا۔ یہ ریکارڈ بن گیا کہ مرزائیوں کے خلاف سب سے پہلی جو مخالفت کرنے والی کتاب ہے وہ کیا ہے۔؟ قرآن مجید اللہ کا کلام ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جو نظریہ اور عقیدہ یہ رکھتے ہیں۔ انکے خلاف سب سے پہلے کون سی چیز ہے جو گواہی دیتی ہے اور انکے عقیدے کارد کرتی ہے ؟ وہ اللہ کی کتاب ہے اللہ کا فرمان ہے اللہ کا کلام ہے قرآن مجید۔ مکے والے یہ اقرار کرتے ہیں کہ یہ سارے کام کرنے والا اللہ ہے۔ پھر اللہ رب العزۃ کہتا ہے۔ کہ اگر اس بات کا اقرار کرتے ہو ﴿أفلا تتقون﴾ کیا اسکے باوجود تم شرک سے نہیں بچتے۔ شرک سے نہیں ڈرتے۔ شرک نہیں چھوڑتے۔ پھر اسکے باوجود اللہ سے ڈرتے کیوں نہیں ہو۔ شرک کیوں نہیں چھوڑتے ہو۔ میرے بھائیو! انکا یہ عقیدہ تھا وہ اقرار کرتے تھے۔ لیکن لاالہ الا اللہ نہیں پڑھتے تھے۔ آج کے لوگ لاالہ الا اللہ پڑھتے ہیں۔ لیکن لاالہ الا اللہ کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔ فرق دیکھ لیں۔

اور پھر اللہ رب العزۃ انکی اس بات کو نقل کرتے ہوئے فرماتا ہے :

﴿انهم اذاقيل لهم لااله الا الله يستكبرون ويقولون أئنا لتاركوا الهتنا لشاعر مجنون﴾ (سورہ الصافات ۳۵ -۳۶)

جب ان سے کہا جاتا ہے کہ لاالہ الا اللہ کہو تو وہ تکبر کرتے ہوئے اسکا انکار کرتے ہیں۔ یہ نہیں پڑھتے تھے لاالہ الا اللہ۔ تکبر کرتے تھے۔ اور وہ یہ بات کہتے تھے۔ ﴿ويقولون ا ئنا لتاركوا الهتنا﴾ کیا ہم اپنے معبودان کو چھوڑ دیں۔ کس کی وجہ سے ﴿لشاعر مجنون﴾ نبی ﷺ کو شاعر دیوانہ کہتے تھے۔ باوجود اسکے کہ صادق اور امین مانتے تھے۔ لیکن جب انکے عقیدے کے خلاف بات ہوئی ہے تو انھوں نے کہا کہ شاعر، مجنون ہے۔ عقیدے کے خلاف بات گئی تو بہتان لگا دیا۔ طرح طرح کے الزامات لگانے شروع کر دیئے حتی کہ شاعر کذاب بھی ان لوگوں نے آپ ﷺ کو کہا۔ آپ ﷺ کی تکذیب کی کس وجہ سے ؟ اس لئے کہ آپ لاالہ الا اللہ کی دعوت دے رہے تھے۔ اس وجہ سے تکذیب کی گئی۔ وگرنہ آپ کی ذات سے اختلاف نہیں تھا۔

آج بھی ایسا ہی ہے اگر کوئی شخص اس دعوت کو چھوڑ دے تو اس کے ساتھ اختلاف نہیں ہے۔ اختلاف اس دعوت کے ساتھ ہے۔ کہ دعوت کو چھوڑ دو اس لئے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفت ہوتی ہے کسی اور بات کی مخالفت نہیں ہوتی یہ مانا جاتا ہے کہ جی یہ آدمی بہت اچھا ہے کبھی کسی کو گالی نہیں دی کبھی کسی کو برا نہیں کہا۔ بس جی یہ جو بات کرتا ہے۔ جو دعوت دیتا ہے۔ یہ اسلوب درست نہیں ہے اصل میں اسلوب کون سا درست ہوگا؟ کہ عقیدہ توحید کی دعوت نہیں دینی چاہئے۔ ملی جلی باتیں کرنی چاہئیں۔ جو نہ کسی کے مخالف ہوں نہ موافق ہوں سب خوش ہو جائیں۔ وہ بات کہنی چاہیے کہ جو سب کے موافق ہو۔ یہی بات نبی علیہ ﷺ کو کہی گئی تمام انبیاء کو کہی گئی۔ اگر وہ مان لیتے تو کوئی انکی مخالفت نہ کرتا۔

کلمہ توحید کو توڑنے والا دوسرا نظریہ اور اس کے دلائل

میرے بھائیو! دوسری چیز جو لاالہ الااللہ کو توڑنے والی ہے وہ یہ ہے کہ عبادت کی جتنی اقسام ہیں ان اقسام کا اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کو حقدار سمجھنا۔ کسی اور کے لئے عبادت کو جائز قرار دینا۔ گذشتہ ہفتے ہم نے وعدہ کیا تھا کہ عبادت کا معنی بیان کریں گے۔

عبادت کا مفہوم

عبادت ایسا لفظ ہے۔ کہ یہ اللہ رب العزۃ کو جو کام بھی پسند ہو اور جس کام سے اللہ راضی ہو۔ جو کام اسے پسند ہو اور وہ اس سے راضی ہو وہ عمل عبادت ہے خواہ وہ زبانی ہو یا عمل کے ذریعے سے ہو خواہ وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ ہو۔ کوئی بھی ایسا عمل عملاً یا فعلاً ظاہری یا باطنی جس سے اللہ راضی ہوتا ہے عبادت ہے اسکا حقدار کون ہے؟ صرف اللہ رب العزۃ اسکے سوا کوئی دوسرا نہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بھائیو! اس چیز کو کسی اور کے لیے جائز قرار دینا یہ شرک ہے۔ اس طرح سے نذر، نیاز سجدہ، سجود، استعانت، مدد طلب کرنا، پناہ مانگنا، محبت کرنا، یہ صرف اللہ کے لیے خاص ہیں۔ اگر کسی اور کے متعلق یہ نظریہ اور عقیدہ رکھے گا تو اس نے لاالہ الا اللہ کا عہد اور اقرار توڑ دیا ختم کر دیا۔ اب ذرا غور کریں کہ ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں اس بات کا اقرار کرتے ہیں:

﴿ایاك نعبد و ایاك نستعین﴾ (سورۃ الفاتحہ-۵)

کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ مدد طلب کرتے ہیں۔ یہ ہے لاالہ الا اللہ کا معنی۔ ﴿ ایاك نعبد و ایاك نستعین﴾ جس کا ہم صبح شام ہر نماز کی ہر رکعت میں اعتراف کرتے ہیں۔ لیکن اگر اسکے معنی و مفہوم کو نہیں جانتے اور جس عبادت کا ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں وہ کام کسی اور کے لیے بھی کرتے ہیں تو میرے بھائیو اور دوستو! اگر اسکی عبادت ہم نے کر دی جس سے اللہ ناراض ہو گیا یہ کیا ہے؟ یہ شرک ہے اس سے اعمال ضائع ہو جائیں گے۔ لاالہ الا اللہ کا اقرار ٹوٹ جائے گا۔

دلیل اوّل

اور ایک مقام پر اللہ رب العزۃ اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿یا یھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (سورۃ البقرۃ-۲۱)

کہ اے لوگو اپنے رب کی عبادت کرو کہ وہ ذات جس نے تم کو پیدا کیا اب دیکھیں اللہ رب العزۃ نے وجہ بیان کی ہے کہ میں عبادت کا حق دار کیوں ہوں؟ میری عبادت کیوں کرو؟ اس لئے کہ میں نے تم کو پیدا کیا ہے خالق ہوں کہا کہ اس ذات کی اس رب کی عبادت کرو جس نے تم کو پیدا کیا۔ معلوم ہوا کہ جو پیدا کرنے والا ہے جو ما

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنے والا ہے جو زندہ کرنے والا ہے۔وہی عبادت کا حق دار ہے۔ اسکے سوکوئی دوسرا عبادت کا حق دار نہیں ہے۔ جس کا اپنا یوم ولادت اور یوم وفات ہے وہ عبادت کا حق دار ہو سکتا ہے ؟ یہ اللہ رب العزۃ ہی ہے جس کا نہ یوم ولادت ہے نہ یوم وفات ہے۔ برسی بھی مناتے ہیں یوم ولادت بھی مناتے ہیں سالگرہ بھی ہوتی ہے حضرت صاحب کی لیکن اسکے باوجود حضرت صاحب جو ہیں لوگوں کو اولاد بھی دیتے ہیں۔ خود مر گئے مٹی نیچے چلے گئے۔ وہاں زندہ بھی مانتے ہیں مردہ بھی مانتے ہیں۔ کہتے ہیں ہماری بات سنتے بھی ہیں سب کچھ جانتے بھی ہیں۔ لیکن ہمارے ساتھ تعلق نہیں ہے۔ ہماری بات کا جواب نہیں دے سکتے۔ عجیب فلسفہ ہے عجیب نظریہ ہے۔ مشرک آدمی کی مت ماری جاتی ہے۔ عقل ماری جاتی ہے۔ بیوقوف ہوتا ہے۔ مجنون ہوتا ہے۔ دیوانہ ہوتا ہے۔ اسکو شعور ھی نہیں ہوتا۔ کیا عقیدہ اور نظریہ اپنا رہا ہوں اپنے عقیدے اور نظریے کی وہ خود تردید کرتا رہتا ہے۔ اپنے قول کے ذریعے سے اپنے عمل کے ذریعے سے اپنے عقیدہ کے ذریعے سے۔

تو اللہ رب العزۃ فرما رہا ہے کہ اپنے رب کی عبادت کرو کہ اس ذات نے تم کو پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ نہ سمجھو کہ تم کو ہی پیدا کیا بلکہ سب کو پیدا کیا﴿ لعلکم تتقون﴾ تاکہ تم متقی بن جاؤ پرہیز گار بن جاؤ شرک سے بچنے والے بن جاؤ توحید کا اقرار کرنے والے، اللہ کی عبادت کرنے والے بن جاؤ۔

دوسری دلیل

اور دوسرے مقام پر اللہ فرماتا ہے :

﴿واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیا﴾ (سورۃ النساء-۳۶)

اللہ رب العزۃ کی عبادت کرو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری دلیل

ایک اور مقام پر فرماتا ہے:

﴿ ومن أضل ممن يدعوا من دون الله من لا يستجيب له إلى يوم القيامة وهم عن دعا ئهم غفلون وإذا حشر الناس كانوا لهم اعداء و كانوا بعباد تهم كفرين ﴾ (سورہ الاحقاف-۵-۶)

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بتوں والی آیتیں ہیں یہ بتوں والی آیت نہیں ہے یہ اولیاء کے بارے جو عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ یہ قبر والوں کے متعلق اللہ رب العزۃ فرماتا ہے اس شخص سے کون گمراہ ہوگا۔ جو اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کو پکارتا ہے اور جسے وہ پکار رہا ہے ﴿ من لا يستجيب له إلى يوم القيمة ﴾ اس کی بات کا قیامت تک جواب نہیں دے سکتا بلکہ اللہ رب العزۃ فرماتا ہے کہ جواب دینا تو در کنار ﴿ و هم عن دعائهم غفلون ﴾ وہ ان کی دعا ہی سے غافل ہیں انھیں پتہ ہی نہیں کہ یہ ہمیں پکار رہے ہیں۔ جواب دینا تو دور رہا وہ تو انکی دعا سے، انکی پکار سے، انکی باتوں سے جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں انکی مناجات سے، جو کچھ یہ ہاتھ اٹھا کر، سجدہ کر کے، ماتھا رگڑ کر کہہ رہے ہیں وہ ان سارے اعمال سے غافل ہیں۔ انہیں کچھ معلوم نہیں۔

اب بتائیں جی مولوی صاحب کی بات مانیں یا اللہ کی بات مانیں۔ مولوی صاحب کہتے ہیں جی قبر والے سنتے ہیں اللہ کہتا ہے کہ نہیں سنتے۔ اب کس کی بات حق ہے؟ اللہ کی بات حق ہے جتنے بھی یہ دعوی کرنے والے ہیں یہ جھوٹے ہیں بے ایمان ہیں۔ اپنا عقیدہ بھی خراب کئے ہوئے ہیں لوگوں کا عقیدہ بھی خراب کر رہے ہیں۔

اور اللہ رب العزۃ مزید فرماتا ہے ﴿ وإ ذا حشر الناس كانو الهم اعداء ﴾ جب لوگوں کو قیامت کے دن زندہ کیا جائیگا اٹھایا جائیگا کہا جن کو یہ پکار رہے ہیں۔ انکے دشمن ہو جائیں گے۔ بھئی بت دشمن ہونگے یا قبروں والے دشمن ہونگے کن کو اٹھایا جائے گا؟ قبروں سے قبروالوں کو اٹھایا جائے گا یا بتوں کو اٹھایا جائے گا؟ اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب العزۃ فرمارہا ہے ﴿ واذا حشر الناس ﴾ جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا لوگوں کو نکالا جائے گا۔ تو یہ قبروالے جنکو یہ پکار رہے ہیں، جنکی یہ عبادت کر رہے ہیں یہ انکے دشمن ہو جائیں گے ﴿ و کانوا بعبادتهم کفرین ﴾ اور یہ انکی عبادت کا انکار کرنے والے ہوں گے۔ یہ انکی باتوں کا کفر کرنے والے ہونگے۔ یہ انکار کر دیں گے کہ ہم نے تمہیں یہ بات نہیں کہی تھی اور نہ تم نے ہماری عبادت کی ہے اور نہ ہمیں تمھاری اس بات کا علم ہے کہ تم کیا کچھ کرتے رہے ہو۔ حضرت صاحب کہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں اللہ کہتا ہے کہ وہ انکار کر دیں گے۔ مولوی کہتا کہ جانتے ہیں۔ اللہ کہتا ہے نہیں جانتے ہم قرآن پڑھ کر سناتے ہیں کہتے ہیں جو مولوی کی بات کا رد نہ کرو اسکا مطلب ہے قرآن کو نعوذباللہ چھوڑ دیں۔ ہم قرآن پڑھ کر سنائیں گے۔ اللہ کی بات تم تک پہنچائیں گے۔ مانو یا نہ مانو منوانا ہماری ذمہ داری نہیں ہے۔

اللہ رب العزۃ نے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو فرمادیا:

﴿فذکر انما انت مذکر لست علیهم بمسیطر﴾

(سورۃ الغاشیہ-۲۱-۲۲)

آپ نصیحت کریں۔ سمجھائیں بات پہنچادیں۔ آپکا کا کام نصیحت کرنا ہے۔ بات پہنچانا ہے۔ ﴿لست علیهم بمسیطر﴾ آپ ان پر داروغے نہیں لگے ہوئے کہ انکو منوائیں منوانا تمھارا کام نہیں ہے۔ پہنچارہے ہیں اللہ کے فضل و کرم سے بتا رہے ہیں یہ شرک ہے بچ جاؤ اس سے باز آجاؤ رک جاؤ چھوڑ دو یہ عقائد اور نظریات چھوڑ دو ورنہ یادرکھو قیامت کے دن حسرت اور افسوس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ ندامت اور پریشانی ہوگی۔ پھر وہاں پر رونا چیخنا کسی کام نہیں آیگا۔

اور اسی طرح آج کے دور میں اور اس سے پہلے بھی لوگ جنوں سے پناہ مانگتے رہے۔ انکے متعلق یہ عقیدہ ہے کہ جنات تصرف کرنے والے ہیں مشکل کشائی کرنے والے ہیں بگڑی بنانے والے ہیں حالت سنوارنے والے ہیں۔ یہ غائب کا علم رکھتے ہیں غائب کی خبریں پہنچاتے ہیں۔ یہ سارے عقائد نظریات آج کے دور میں رکھے جاتے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور خاص طور وہ لوگ جو تعویذ گنڈے کا کام کرتے ہیں اور جو لوگ انکے پاس جاتے ہیں ان سب کے یہی عقائد و نظریات ہیں۔ اللہ رب العزۃ انکی تردید کر رہا ہے اور اسے شرک قرار دے رہا ہے۔ واقعہ آپ جانتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام لاٹھی کے سہارے کھڑے تھے کھڑے ہی فوت ہوگئے۔ جب فوت ہوگئے تو جن خوف کے مارے کام کرتے رہے۔ انھوں نے سمجھا کہ زندہ ہیں حالانکہ فوت ہو چکے تھے آخر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب دیمک نے اس لاٹھی کو نیچے سے کھالیا تو سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام گر گئے۔ جب گر گئے تو جنوں کو معلوم ہوا کہ یہ تو کافی عرصہ سے فوت ہو چکے ہیں اور وہ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ کاش ہمیں یہ بات معلوم ہوتی تو ہم اس مصیبت میں مبتلا نہ رہتے ہم یہ کام چھوڑ دیتے۔ انکے سامنے سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام موجود ہیں فوت ہو چکے ہیں انکو اس بات کا علم نہیں ہوا۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ اگر سلیمان علیہ السلام زندہ ہوتے تو پھر اللہ قرآن میں کیوں بیان کرتا کہ ان کی موت کی خبر زمین کے کیڑے نے لگائی کہ جب اس نے لاٹھی کو کھالیا تو گر پڑے اب میں پوچھتا ہوں کہ وہ اتنی دیر لاٹھی کے سہارے کھڑے رہے زندہ تھے یا فوت ہو چکے تھے جو حیاۃ انبیاء کا عقیدہ رکھنے والے ہیں۔ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ سلیمان علیہ السلام اتنی دیر باہر رہے وہ زندہ تھے یا فوت ہوئے تھے عقیدہ دیکھو کہ تمام انبیاء بھی قبروں میں زندہ ہیں اور عیسی علیہ السلام بھی چوتھے آسمان پہ زندہ ہیں اور وہ آئیں گے۔ اب عیسی علیہ السلام کے بارے یہ عقیدہ اور نظریہ رکھنا کہ وہ زندہ ہیں اور باقی انبیاء کے متعلق بھی یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ بھی زندہ ہیں کوئی بات سمجھ میں آتی ہے۔ جب عقیدہ خراب ہوتا ہے تو عقل کام نہیں کرتی۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا۔ جبکہ اھل سنت کا بالا تفاق یہ عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ آئیں گے۔ باقی انبیاء کے متعلق یہ عقیدہ نہیں ہے۔

دوسری بات جنوں کو پکارا جاتا ہے۔ انکے نام کے تعویذ لکھے جاتے ہیں انکے نام لکھے جاتے ہیں۔ ان سے پناہ مانگی جاتی ہے۔ انکے متعلق یہ عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہماری مشکل کشائی کریں گے حاجت روائی کریں گے۔ ہمارے معاملات کو سنوار دیں گے۔

چوتھی دلیل

اللہ رب العزۃ لوگوں کے اس عمل کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿ وانه كان رجال من الانس يعوذون برجال من الجن فزادوهم رهقا﴾ (سورۃ الجن-٦)

کہ جب لوگوں میں سے بعض نے جنوں سے پناہ مانگنی شروع کردی انکے سرداروں سے انکے رؤسا سے تو نتیجہ کیا ہوا کہ اپنی سرکشی میں اور زیادہ بڑھ گئے انکو اور زیادہ گھمنڈ ہوا کہ جب انسان ہم سے ڈرتے ہیں تو ہم بھی کچھ ہیں۔ یہ پیروں کا دماغ اس لئے خراب ہوتا ہے کہ لوگ پیر صاحب کے سامنے جاکر ہاتھ باندھتے ہیں کہ جی پیر صاحب آپ نے وہ تعویذ دیا تھا بڑا مسئلہ حل ہوگیا ایک اور دے دو کہتا ہے اس کا مطلب ہے میرے تعویذ نے کام کیا اور دماغ خراب ہوتا ہے اور وہ اللہ رب العزۃ کی نافرمانی پر اترتا ہے اور زیادہ وہ اللہ رب العزۃ کے ساتھ شرک کرتا ہے۔ کفر میں اور بڑھ جاتا ہے۔ اگر کوئی جنوں کے متعلق یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتا ہے تو یہ چیز بھی لا الہ الا اللہ کے عہد اور اقرار کو توڑنے والی ہے۔

پانچویں دلیل

میرے بھائیو! نذر نیاز کا حق دار کون ہے؟ اللہ رب العزۃ ہے اور اللہ رب العزۃ اپنے نبی ﷺ کو اس بات کا حکم دے رہا ہے۔

﴿ فصل لربك وانحر﴾ (سورۃ الکوثر-۲)

کہ آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ معلوم ہوا نذر نیاز کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقدار اللہ رب العزۃ ہے۔

چھٹی دلیل

اور نبی ﷺ کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ آپ کہہ دیں کہ

﴿قل ان صلوتی ونسکی و محیای ومماتی للہ رب العالمین﴾ (سورۃ الانعام۔۱۶۳)

میری نماز میری، قربانی میرا جینا اور میرا مرنا اللہ جہانوں کے رب کیلئے ہے۔ میرے بھائیو ان سب چیزوں کا حقدار اللہ رب العزۃ ہے۔

کلمہ توحید کو توڑنے والا تیسرا عقیدہ اور اس کے دلائل

اس سلسلے کی تیسری بات جو عہد کو توڑنے والی ہے کہ اللہ رب العزۃ کے برابر کسی کو سمجھا جائے اس اعتبار سے کہ اللہ کے علاوہ کوئی پیدا کرنے والا ہے۔ یا اللہ رب العزۃ کی طرح کسی اور سے محبت کی جائے یا اللہ کی طرح کسی اور کی تعظیم کی جائے۔ یا اللہ رب العزۃ کی طرح کسی اور کی بزرگی کو تسلیم کیا جائے یہ بھی شرک ہے۔ اب اسکے دلائل ذرا سن لیں۔

پہلی دلیل

اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿قل هلم شهداء كم الذين يشهدون أن الله حرم هذا فإن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شهدوا فلا تشهد معهم و لا تتبع أهواء الذين كذبوا باٰيتنا والذين لا يؤمنون بالاٰخرة وهم بربهم يعدلون﴾ (سورۃ الانعام-۱۵۱)

اے نبیؐ آپ ان سے کہیں کہ آپ اپنے ان شہداء و شرکاء جنکو تم اللہ رب العزۃ کے علاوہ پکارتے ہو اور جنکے متعلق یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتے ہو انکو بلا لو انکو جمع کر لو اور ان سے پوچھو کہ جو تم نے یہ عقیدہ اور نظریہ رکھا ہوا ہے کہ یہ سام اور دیگر جانور وغیرہ یہ اللہ کے لئے ہیں یہ بتوں کے لئے ہیں یہ حرام ہیں یہ حلال ہیں اسکا اختیار ، یا یہ اس نے پیدا کیا ہے یہ اللہ نے پیدا کیا ہے۔ اس قسم کے عقائد و نظریات تم بیان کرتے ہو انکو بلاؤ اور بلا کر ان سے پوچھو ان سے کہو کہ یہ گواہی دیں اور اگر یہ جنکو یہ پوجتے ہیں وہ گواہی دے بھی دیں کہ یہ حلال ہے یہ حرام ہے یہ اللہ نے پیدا کیا ہے۔ یہ فلاں نے پیدا کیا۔ تو فرمایا﴿ فلاتشهد معهم﴾ آپ انکے ساتھ گواہی نہ دیں جب یہ الزام لگائیں اللہ رب العزۃ پر جھوٹ بولیں شرک کریں تو پھر انکے ساتھ گواہی نہیں دینی۔

یہ بات اللہ نے کہی کہ اگر آج کے دور میں کوئی شخص یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتا ہو اور وہ ایسی بات کرے تو اس کی بات کو رد کرنا ہے اسکا ساتھ نہیں دینا۔ اگر آپ کے پاس کوئی شخص آجائے کہ فلاں نے جی یہ بات کہی ہے۔ آپکا کیا خیال ہے ؟ اگر آپ خاموش رہے تو تب بھی مجرم ہو گئے اگر آپ نے گواہی دے دی کہ یہ بات صحیح ہے۔ تب بھی مجرم ہو گئے انکار کرنا ہو گا اسکو بتانا ہو گا کہ یہ شرک ہے اور یہ شرکیہ نظریہ اور عقیدہ ہے اس سے اعمال ضائع و باطل ہو جائیں گے۔ جب نبی ﷺ کو یہ بات کہی گئی ہے کہ وہ لوگ اپنی خواہشات کی بنا پر ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں۔ لہذا آپ انکی اتباع نہ کریں﴿ والذين لايؤمنون بالاٰخرة﴾ اور وہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے۔﴿ وهم بربهم يعدلون﴾ اور وہ اپنے رب کی برابر دوسروں کو قرار دیتے ہیں۔ دوسروں کو اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں کہ یہ بھی اللہ کی طرح سب کچھ کرنے والے ہیں۔ رب کے برابر کسی سے محبت کرنی یہ بھی شرک ہے یہ بات پہلے بھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائی جاچکی ہے۔ اسے اسے اشارۃً بھی سن لیں۔

دوسری دلیل کہ غیر اللہ سے اللہ جیسی محبت بھی شرک ہے

اللہ رب العزۃ کیا فرماتا ہے؟

﴿ ومن الناس من يتخذ من دون الله اندادا يحبونهم كحب الله والذين امنوا اشد حبالله ﴾(سورة البقرة-١٦٥)

کہ اللہ رب العزۃ جیسی محبت اپنے معبودان باطلہ سے کرتے ہیں کون؟ کفار اور مشرکین معلوم ہوا کہ اللہ جیسی اگر کوئی محبت ان سے کرے تو یہ بھی شرک ہے۔ تو اسکا حقدار کون ہے؟ ﴿ والذين امنوا اشد حبا لله ﴾ ایمان والے اپنے رب سے مشرکین کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اللہ جیسی کسی سے محبت کرنا بھی شرک ہے اور یہ بھی اس عہد کو توڑنے والی بات ہے۔

اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں کفار اور مشرکین کی اس بات کو کہ وہ جہنم میں اس بات کا اقرار کریں گے۔ کہ ہم جہنم میں اس وجہ سے پہنچے ہیں۔ اس وجہ سے ہمیں یہ عذاب ہو رہا ہے اور ہم گمراہ ہو گئے۔ کافر و مشرک بن گئے کہ ہم نے دوسروں کو اللہ رب العزۃ کا برابر قرار دے دیا۔ اللہ جیسے اختیارات اور صفات ان میں بیان کیں اور یہ عقیدہ و نظریہ رکھا جسکی وجہ سے ہمارے ساتھ یہ معاملہ ہوا۔

تیسری دلیل

اللہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے وہ کہیں گے:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿تاللہ ان کنا لفی ضلل مبین﴾ (سورۃ الشعراء-۹۷)

اللہ کی قسم کھا کے کہیں گے وہاں دوسروں کی قسموں کو بھول جائیں گے کہیں گے اللہ کی قسم ہم واضح اور کھلی گمراہی میں تھے۔

﴿اذنسویکم برب العلمین﴾ (سورۃ الشعراء-۹۸)

کہ ھم رب العلمین کے برابر تم کو قرار دیتے تھے اپنے معبودان باطلہ سے مخاطب ہو کر کہیں گے۔ ان سے کہیں گے کہ ہم تم کو رب العلمین کے برابر قرار دیتے تھے جسکی وجہ سے ھم گمراہ ہو گئے۔ واضح گمراھی میں پڑ گئے۔ جسکی وجہ سے آج ھم جہنم میں پہنچ چکے ہیں۔ اب جہنم میں پہنچ کر اس بات کا اعتراف کریں گے تو کچھ فائدہ ہو گا؟ کوئی فائدہ نہیں ہو گا نہ نکالے جائیں گے نہ عذاب میں تخفیف ہو گی۔

چوتھی دلیل کہ غیر اللہ کی قسم اٹھانا بھی شرک ہے

اسی تیسری بات کے متعلق جو کہ عہد کو توڑ دینے والی ہے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا مستدرک حاکم کی حدیث ہے:

﴿من حلف بغیر الله فقد کفر أو أشرك﴾

جس نے اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کے نام کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ کسی اور کے نام کی قسم نہیں اٹھائی جاسکتی اگر کوئی شخص کسی اور کے نام کی قسم اٹھاتا ہے اپنے والدین کے نام کی، اپنے بچوں کے نام کی، بیوی کے نام کی یا پیر کے نام کی مرشد کے نام کی، رسول کے نام کی، نبی کے نام کی، کسی اور کے نام کی قسم اٹھاتا ہے تو اس نے اس لا الہ الا اللہ کے عہد کو توڑ دیا۔

کلمہ توحید توڑنے والا چوتھا نظریہ اور اسکے دلائل

اس سلسلے کی چوتھی بات کہ اگر کوئی شخص وسیلے کا، یا اللہ اور اسکی مخلوق کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان واسطہ بناتا ہے کہ اللہ رب العزۃ اور میرے درمیان یہ مخلوق واسطہ ہے۔ یہ پیر صاحب، یہ ولی، یہ نبی، یہ فرشتہ اور یہ جن، سمجھتا ہے کہ یہ میرے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہے یا وسیلہ ہے۔ یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ مخلوق میں سے یہ لوگ مجھے اللہ کے قریب کردیں گے۔ اللہ کے تقرب کا باعث بنیں گے تو اس شخص نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت کی تکذیب کی ہے۔ اور اللہ رب العزۃ پر اس نے الزام دیا ہے۔

پہلی دلیل

اور اسی چیز کو اللہ رب العزۃ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ پہلے اس بات کا حکم دیا کہ اللہ رب العزۃ کی خالص عبادت کی جائے اور اسکے بعد مشرکین کا قول ذکر کیا۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿الا لله الدين الخالص﴾ (سورۃ الزمر۔۳)

اللہ رب العزۃ کی ہی خالص بندگی ہونی چاہیے کسی اور کی بندگی نہیں ہو سکتی۔

آگے فرمایا:

﴿واتخذوا من دونه اولياء ما نعبد هم الا ليقربونا إلى الله زلفى﴾ (سورۃ الزمر۔۳)

کہ جن لوگوں نے اللہ رب العزۃ کے علاوہ دوسروں کو دوست بنالیا وہ کہتے تھے کہ ہم انکی عبادت نہیں کرتے ہمارا مقصود صرف یہ ہے کہ یہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں۔ آج کے لوگ بھی یہ کہتے ہیں کہ ہماری اللہ سنتا نہیں انکی موڑتا نہیں۔ ہماری انکے آگے انکی دھر دھگاہ سیدھی اللہ کے پاس پہنچتی ہے۔ راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ یہ عقیدہ اور نظریہ رکھ کر قبروں پر جانے والے اور قبر والوں کے متعلق، یہ عقیدہ رکھنے والے جنوں کے متعلق، فرشتوں کے متعلق، نیک لوگوں کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق یہ عقیدہ اپنانے والے اس طریقہ سے جو اللہ رب العزۃ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں انکو وسیلہ اور واسطہ بناتے ہیں۔ یہ عقیدہ شرکیہ ہے اور یہ لا الہ الا اللہ کے اقرار کو توڑنے والی بات ہے اور اس کو اللہ رب العزۃ نے بیان کیا کہ مکے والے، مشرکین یہی بات کہتے تھے ہم انکی عبادت نہیں کرتے ہمارا مقصد تو صرف یہ ہے کہ ہمیں اللہ کے قریب کردیں جتنے بھی جا کے سجدہ کرتے ہیں نذریں دیتے ہیں نیازیں دیتے ہیں چڑھاوے چڑھاتے ہیں پھول چڑھاتے ہیں۔

قبروں کو دھونا شرکیہ فعل ہے

عرق گلاب سے انکی قبر کو دھویا جاتا ہے اور ان پر عطر چھڑکا جاتا ہے۔ یہ سارے کام اس لئے کئے جاتے ہیں کہ ہم انکے ذریعے سے اللہ کا قرب حاصل کرلیں۔ میرے بھائیو! یہ شرک ہے اور آج کے دور کے وزیر اعظم، اور وزیر اعلیٰ صاحب وہ باقاعدہ طور پر جب بھی علی ھجویری کی سالانہ برسی اور میلہ ہوتا ہے تو جا کر اسکو عرق گلاب سے غسل دیتے ہیں اور لوگوں کی مت ماری ہوتی ہے عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے کہ اس غلیظ ترین پانی کو جس میں تمام دنیا جہان کی غلاظتیں مل چکی ہوتی ہیں اس پانی کو بوتل میں بند کر کے متبرک سمجھ کر لے جاتے ہیں اور پیتے ہیں اور استعمال میں لاتے ہیں۔ کیسا عقل پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ پتہ نہیں ہے کہ یہ پاک ہے پلید ہے یہ چھڑکا ھی نہیں جاسکتا۔ پاک بھی ہو نہ پانی تو قبر کو غسل دے دیا جائے۔ صاف ستھری قبر ہو غسل دے کر کے پانی جمع کر کے اس کو استعمال میں لے آئے خواہ چھڑکنے کے لئے خواہ پینے کے لئے خواہ متبرک سمجھ کر اسکو رکھے استعمال میں نہ لائے لیکن یہ عقیدہ رکھ لے کہ یہ پانی شفا دینے والا ہے۔ فائدہ دینے والا ہے۔ اس شخص نے شرک کیا ہے۔ یہ مشرک ہو چکا ہے۔ اس نے لا الہ الا اللہ کے اقرار کو توڑ دیا ہے۔ شہادتین کا انکار کر دیا۔ اسکا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ سمجھیں عقیدے کو یہ شرک بیان نہ کریں شرک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بتائیں لوگوں کو، لوگ مشرک ہیں تو شرک پر مرتے ہیں۔ یہ لوگوں کو گوارہ ہے۔ لیکن یہ گوارہ نہیں ہے کہ نبی کا دین لوگوں تک پہنچایا جائے۔

اور جاؤ اگر اس وجہ سے ساری دنیا مخالف ہوتی ہے اور جو شخص اللہ کے لئے لوگوں کو اپنا مخالف بناتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس دنیا کا سب سے بڑا ولی اللہ ہے جو اللہ کے لئے لوگوں کو اپنا دشمن بناتا ہے اور جو لوگوں کی خاطر اللہ کو اپنا دشمن بناتا ہے وہ سب سے بڑا بے ایمان ہے سب سے بڑا اللہ کا دشمن ہے اور سب سے بڑا وہ شیطان کا دوست ہے۔ سمجھیں اس عقیدے کو یہ عقیدے کی بات ہے۔ یہ لا الہ الا اللہ کی بات ہو رہی ہے کسی پیر صاحب کے ملفوظات بیان نہیں ہو رہے، قصے کہانیاں بیان نہیں ہو رہیں اللہ کا قرآن سنایا جارہا ہے۔ اللہ کی بات سنائی جارہی ہے اور عقیدہ توحید بتایا جارہا ہے۔

دوسری دلیل

میرے دوستو! انکا یہ عقیدہ تھا تو اللہ رب العزۃ انکے عقیدے کے متعلق فرماتا ہے:

﴿ان اللہ یحکم بینھم فیما ھم فیہ یختلفون ان اللہ لا یھدی من ھو کاذب کفار﴾ (سورۃ الزمر-۳)

اللہ رب العزۃ انکے اختلاف کے بارے فیصلہ کریگا بلا شبہ اللہ رب العزۃ جھوٹ بولنے والے، کفر کرنے والے کو ھدایت نہیں دیتا ہے۔

تیسری دلیل

اس سلسلے کی تیسری دلیل اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ ویعبدون من دون اللہ مالا یضر ھم ولا ینفعھم و یقولون ھؤلاء شفعاء نا عنداللہ قل أتنبؤون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحنہ و تعلی عما یشرکون﴾(سورۃ یونس-۱۸)

کہ اللہ رب العزۃ کے علاوہ جنکی عبادت کرتے ہیں انکو کسی قسم کا نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں﴿ ویقولون ھولاء شفعاء نا عنداللہ﴾ اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے نزدیک ھمارے سفارشی ہیں ہم سفارش کے لئے بزرگوں کو پیش کرتے ہیں کوئی نہ کوئی سیڑھی تو ہونی چاہیے کوئی واسطہ تو ھونا چاہیے کوئی وسیلہ تو ہونا چاہیے کوئی طریقہ تو ھونا چاہیے۔ چھت پر آپ کیسے پہنچ جائیں گے اوپر آپ کیسے پہنچ جائیں گے، فلاں افسر سے آپ کیسے مل لیں گے۔ فلاں سے آپ کیسے مل لیں گے۔ درمیان میں کوئی واسطہ تو ھوتا ہے کوئی طریقہ تو ہوتا ہے۔ یہ باتیں کہہ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ رب العزۃ ان کے عقیدہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ لوگ یہی بات کہتے ہیں ﴿ویقولون ھؤلاء شفعاء نا عنداللہ﴾ کہتے ہیں یہ اللہ کے نزدیک ھمارے سفارشی ہیں۔ واسطہ ہیں وسیلہ ہیں کام آنے والے ہیں۔ یہ اللہ تک ھماری درخواستیں کرتے ہیں۔ یہ سفارش کردیں تو رد نہیں ہوتی۔ ھماری اللہ سنتا نہیں انکی موڑتا نہیں یہ شرک ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

﴿قل أتنبؤون اللہ بما لا یعلم فی السموت ولا فی الارض﴾

کیا تم اللہ کو بتانا چاہتے ہو کہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے یعنی اللہ کو پتہ نہیں تم بتانا چاہتے ھو کہ یہ اللہ کے سفارشی ہیں۔ اللہ انکی سفارش کو قبول کرلے گا۔ جب اللہ نے یہ نہیں بتلایا کہ یہ سفارشی ہوسکتے ہیں؟ وسیلہ بن سکتے ہیں۔ تو تم انکو کیوں میرے نزدیک واسطہ اور وسیلہ بناتے ہو اسکا مطلب یہ ہے کہ تم مجھے ایسی بات بتلانا چاہتے ہو جسکا مجھے علم نہیں ہے۔ جب اللہ نے یہ بات نہیں بتلائی یہ واسطے اور وسیلے نہیں بتلائے تو اس کا مطلب کیا ہوا کہ نعوذباللہ اللہ بھول گیا اور انھیں یہ بات معلوم ہوگئی۔ یہ کفر ہے یہ شرک ہے اور اللہ فرما رہا ہے۔ ﴿سبحنہ و تعلی عما

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یشرکون﴾ اللہ رب العزۃ پاک ہے بلند ہے۔ منزہ ہے۔ جو کچھ یہ شرک کرتے ہیں اس کو اللہ شرک قرار دے رہا ہے۔ تو لہذا یہ شرک ہے اس سے بچا جائے۔

کلمہ توحید کو توڑنے والا پانچواں نظریہ

اور اسکے دلائل

اس سلسلے کی پانچویں بات کہ اللہ رب العزۃ کی شریعت کے علاوہ کسی اور سے فیصلہ کروانا یہ اس سلسلے کی آخری بات ہے۔ اسکو ذرا سمجھ لیں یہ بات ویسے پہلے بیان ہو چکی ہے لیکن یہ چونکہ اس بات سے متعلق ہے اسلئے ھم اسکی وضاحت کر رہے ہیں۔

پہلی دلیل

اللہ فرماتا ہے:

﴿الم ترالی الذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیك وما انزل من قبلك یریدون ان یتحاكموا الی الطاغوت و قد امروا ان یكفر وابه ویرید الشیطن ان یضلهم ضلالاً بعیدا﴾ (سورۃ النساء-۶۰)

کہ آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا وہ گمان کرتے ہیں۔ اپنے خیال کے مطابق سمجھتے ہیں کہ ھم ایمان لائے جو کچھ آپ کی طرف اتار اگیا اور جو کچھ آپ سے پہلے اتار اگیا یعنی اپنے گمان کے مطابق وہ سمجھتے ہیں کہ ھم آسمانی کتابوں پر ایمان لائے۔ یہ سمجھنا چاہیے ان لوگوں کو جو کہتے ہیں ھم ایمان لائے کہ کیا وہ کتاب و سنت کے ان دلائل اور معیار کے مطابق صحیح عقیدہ رکھتے ہیں یا وہ اپنے گمان کے مطابق ایمان والے بنے پھرتے ہیں اللہ فرماتا ہے ﴿یریدون ان یتحا كموا الی الطاغوت﴾ وہ یہ چاہتے ہیں ارادہ رکھتے ہیں کہ طاغوت کے پاس فیصلہ کروانے کے لئے چلے جائیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وقدامروا ان یکفروا بہ﴾ حالانکہ انھیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس طاغوت کے ساتھ کفر کریں اسکا انکار کریں۔

اور اللہ رب العزۃ کے ساتھ ایمان لائیں۔ ﴿و یرید الشیطن ان یضلھم ضلا لا بعیدا﴾ اور شیطان یہ ارادہ رکھتا ہے کہ انکو گمراہ کردے اور انھیں راہ راست سے ہٹادے اور واضح گمراہی میں انکو ڈال دے۔ اس مضمون کی اور بھی بہت سی آیات موجود ہیں۔

اللہ رب العزۃ مجھے اور آپکو دین اسلام کے سمجھنے کی، سمجھ کر اسکے مطابق یہ عقیدہ اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

کلمہ توحید کی فضیلت

میرے بھائیو اور دوستو! یہ لا الہ الا اللہ ہی ایسا کلمہ ہے جس انسان کا آخری کلام یہ کلمہ ہوگا اسکو جنت میں لے جائے گا۔ یہ لا الہ الا اللہ ہے۔ جسکے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿لقنوا موتا کم شهادة ان لا اله الاالله﴾ اپنے مردوں کو موت کے وقت، نزع کے وقت تلقین کرو، کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کریں اور فرمایا کہ جس نے آخری وقت میں لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیا اور یہ عقیدہ اور نظریہ اپنالیا اسکی نجات ہو جائے گی بخشش ہو جائیگی۔ اس کو سمجھنا، اسکو جاننا، اسکی شرائط کو معلوم کرنا، اسکے نقیض کو معلوم کرنا یہ ساری چیزیں شرائط میں داخل ہیں اور اسکے ساتھ یہ بات بھی جان لیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:

﴿أمرت أن اقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا اله الا الله وأني رسول الله و يقيموا الصلوة ويؤتوا الزكوة فاذا فعلوا ذلك فقد عصموا منى أموالهم ودماء هم الا بحق الاسلام وحسابهم على الله﴾

(صحیحین)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی علیہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں لڑائی کروں قتال کروں جب تک کہ یہ شہادتین کا اقرار نہ کرلیں نماز قائم نہ کرلیں، زکوۃ ادا نہ کرنے لگ جائیں۔ جب انھوں نے یہ تین کام کرلئے۔ پھر انکی جان انکے مال، انکی عزت انکی عصمت، سب کچھ مجھ سے محفوظ ہو گیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے اللہ ان سے حساب لے گا۔ اسلام کا حق ہوگا اگر اس دنیا میں ہے توھم اسکا قصاص لیں گے۔ قیامت کے دن اللہ رب العزۃ انکے معاملے میں خود ان سے حساب لے گا۔

میرے بھائیو! دیکھو رسول اللہ علیہ ﷺ نے یہاں پر بھی شہادتین کو سب سے پہلے بیان کیا ہے کہ جب تک کوئی شخص شہادتین کا اقرار نہیں کرلیتا اسکو مان نہیں لیتا اسکو تسلیم نہیں کرلیتا اس وقت تک اسکے ساتھ قتال رہے گا جنگ رہے گی اور صرف یہی نہیں ہے کہ صرف اقرار کرلے اسکے مطابق عقیدہ نہ رکھے۔ اسکے مطابق عقیدہ رکھنا ضروری ہے ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ گذشتہ خطبات جمعہ میں بیان ہو چکا ہے۔

دعوت کا آغاز کیسے ہو؟

اور جب رسول اللہ علیہ ﷺ نے معاذؓ کو یمن کی طرف روانہ کیا تھا تو آپ نے معاذؓ سے کہا تھا تو ایسی قوم کی طرف جا رہا ہے۔ جو اھل کتاب ہیں۔ ﴿فادعوھم الی شهادة أن لا اله الا الله وأنی رسول الله﴾ تو نے اس شہادتین کی طرف انکو دعوت دینی ہے۔ اگر وہ اسکو مان لیں تیری اطاعت و فرماں برداری کرلیں پھر انکو بتانا ہے کہ پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں اگر وہ اسکو قبول کرلیں عمل شروع کردیں۔ پھر انھیں بتانا ہے کہ اگر مال پر ایک سال گذر جائے اور مال نصاب کو پہنچ جائے تو اڑھائی فیصد زکوۃ فرض ہے تمھارے مالدار لوگوں سے وصول کی جائیگی اور غرباء میں تقسیم کی جائے گی۔ اس طرح سے جب اس بات کو مان لیں قبول کرلیں تسلیم کرلیں پھر انکو بتانا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ سال میں ایک مہینے رمضان کے روزے فرض ہیں درجہ بدرجہ بتانا ہے پہلے انھیں جا کے اچھی باتیں نہیں بتانی ہیں کہ انھیں اچھی اچھی باتیں سنائی جائیں۔ اگر وہ مان لیں تو ٹھیک ہے نہ مانیں تو سختی نہیں کرنی پہلے انھیں شہادتین نہیں بتانا انکو اسلام نہیں بتانا ایسا نہ ھو کہ بدک جائیں بھاگ جائیں اور وہ اسلام کو قبول کرنے سے ھی منحرف ہو جائیں۔ یہ جو لوگ کہتے ہیں۔

﴿بشروا﴾ خوشخبری دینا ﴿ولا تنفروا﴾ متفرنہ کرنا ﴿یسرو ولا تعسروا﴾ ان پر آسانی کرنا تنگی نہ کرنا میرے بھائیو اور دوستو !وہ سختی اور آسانی وہ نرمی اور شدت یہ ساری چیزیں قرآن نے اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے بتادی ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ قرآن وحدیث کے علاوہ خارجی کوئی دلائل، خارجی کوئی دین اور مذہب ہے جس سے سختی اور نرمی ہو سکتی ہے۔ خوشخبری سنائی جاسکتی ہے اس نے دین کو نہیں سمجھا یہ رسول اللہ ہی بتارہے ہیں کہ کیا طریقہ ہے ؟ کیسے دعوت دینی ہے ؟ انہیں یہ کہا ہے جنکو یمن بھیج رہے ہیں دعوت دینے کے لئے کہا کہ اس طریقے سے دعوت شروع کرنی ہے۔ شہادتین سے دعوت شروع ہو گی۔

لہذا میرے بھائیو اور دوستو! اللہ مجھے اور آپکو اس شہادتین کو سمجھنے سمجھ کر اسکے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کے ذریعے ہی امن حاصل ہو گا اللہ رب العزۃ فرماتا ہے :

﴿الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئك لھم الامن وھم مھتدون﴾ (سورۃ الانعام-۸۲)

کہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کے ساتھ شرک کی آمیزش نہیں کی شرک کو نہیں ملایا فرمایا ﴿اولئك لھم الامن﴾ ان لوگوں کے لئے امن ہو گا قیامت کے دن ﴿وھم مھتدون﴾ اور یہی لوگ ھدایت یافتہ ہو نگے۔ اللہ رب العزۃ سے دعا ہے کہ اللہ مجھے اور آپکو ان لوگوں سے کردے امین۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین ○

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب

بعد از خطبہ جمعتہ المبارک 26/09/97

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

میرے بھائیو اور دوستو! جیسا کہ عرض کیا گیا ہے کہ اب ہم شہادتین کے دوسرے جزو محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) کے متعلق چند گذارشات پیش کریں گے۔ جیسا کہ آپ سن چکے ہیں کہ جو چیزیں لا الہ الا اللہ کے ضمن میں بیان کی گئی ہیں یہ ساری چیزیں اور ساری شرائط مکمل ہوں گی تو پھر اس شخص کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کا فائدہ ہوگا اگر وہ ان شرائط کو ارکان کو اور حقیقی معنی کو اور نقیض کو نہیں جانتا اور ان چیزوں کے تقاضے کو پورا نہیں کرتا اور ان شرائط کو پورا نہیں کرتا تو اسکو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرار کرنا یا پڑھنا کچھ فائدہ نہیں دیگا۔ لہذا جب انسان لا الہ لا اللہ کے معنی، اسکی حقیقت، اسکی شرائط، اسکی نقیض کو جان لے اور جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے انکو کیا جائے اور وہ عقائد اور نظریات اختیار کیے جائیں

اور جن عقائد و نظریات سے بچنے کا حکم دیا گیا ان چیزوں سے بچا جائے تو پھر وہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھے گا تو اسکو فائدہ ہوگا۔

محمد رسول اللہ کی شرائط

محمد رسول اللہ کی شرائط پانچ ہیں۔

پہلی شرط

اس میں سے سب سے پہلی چیز محبت رسول: یہ انتہائی اہم بات ہے کہ نبی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ سے محبت اپنے والدین سے، اپنی اولاد سے اور تمام لوگوں سے زیادہ کرے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

﴿والذی نفسی بیده لا یؤمن أحد کم حتی اکون احب الیه من والده وولده والناس اجمعین﴾ (صحیح بخاری)

کہ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک صحیح معنوں میں مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک میں اسے اسکی اولاد و والد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ تو جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کو ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب نہیں رکھے گا۔ تو صحیح معنوں میں مومن نہیں ہو گا۔

اب دیکھیں عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی ﷺ نے دعا کی تھی کہ اے اللہ عمر مجھے عطا کر دے۔ دعا کر کے جسے مانگا جنت میں جسکا محل دیکھا جسکو دنیا کی زندگی میں کئی بار جنت کی خوشخبری دی۔ انھوں نے جب اس بات کا اظہار کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ تو آپؐ نے فرمایا اے عمر! تو پھر ابھی تک مومن نہیں ہوا۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ اب آپ مجھے میری جان سے زیادہ عزیز ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا عمر اب تو مومن ہوا۔

یعنی کامل الایمان مکمل ایمان دار بننے کے لئے شرط ہے کہ نبی ﷺ سے ہر چیز سے زیادہ محبت کی جائے۔ اگر ایسی محبت انسان نہیں کرتا ہے تو وہ صحیح معنوں میں مومن نہیں ہے اور اگر کوئی شخص نبی ﷺ کی محبت کو اپنے اوپر فرض قرار نہیں دیتا۔ یا اس سے روگردانی اختیار کرتا ہے تو گویا کہ وہ اللہ رب العزۃ کے عذاب کو دعوت دے رہا ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزۃ سورۃ توبہ میں فرماتا ہے۔ آٹھ چیزوں کا ذکر کرنے کے بعد کہ اگر تمہیں یہ آٹھ چیزیں:

﴿احب الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بأمره﴾ (سورۃ التوبۃ۔ ۲۴)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آٹھ چیزیں تم کو اللہ اور اسکے رسول اور اسکے راستے میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں۔ زیادہ پیاری ہیں تو پھر اللہ کے عذاب کا انتظار کرو کہ وہ عذاب آیا کہ آیا۔

تو معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ان چیزوں سے بڑھ کر محبت نہیں کرتا ہے تو گویا کہ وہ اللہ رب العزۃ کے عذاب کو دعوت دے رہا ہے۔ اور اللہ رب العزۃ کے عذاب کا منتظر ہے۔ اس نے اللہ رب العزۃ کے فرمان جو کہ وہ ہمیں عقیدہ اپنانے کا فرما رہا ہے۔ اس سے روگردانی اختیار کرلی ہے۔ لہذا ایسا شخص مومنین کی صف میں نہیں ہوسکے گا۔

دوسری شرط

دوسری شرط نبی ﷺ کی اطاعت کما حقہ کی جائے اور آپ ﷺ کے برابر نہ کسی کی اطاعت کی جائے نہ کسی کی اتباع کی جائے اور اگر کوئی شخص کسی کو نبی ﷺ کے برابر مانتا ہے یا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ نبی ﷺ کے برابر کسی اور کی اطاعت ہوسکتی ہے یا پیروی ہوسکتی ہے یا یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ جیسا طریقہ نبی ﷺ کا طریقہ ہے۔ اسی طرح کسی اور کا طریقہ بھی ہوسکتا ہے۔ یا آپ ﷺ جیسی کسی سے محبت کرتا ہے تو گویا کہ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ کے تقاضے، شرائط کو پورا نہیں کیا۔ یہ کفر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے والی بات ہے کہ نبی ﷺ کے مقابلے میں کسی کی بات کو فرض سمجھے یا آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح کسی کی اطاعت و فرماں برداری کرے یا جس طریقے سے آپ کا حکم ہے اس طریقے سے کسی کے حکم کو ضروری سمجھے اگر کوئی شخص یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتا ہے تو وہ شخص کفر کرتا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیگا۔

اسکے متعلق اللہ رب العزۃ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کو حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ و یغفرلکم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذنوبکم واللہ غفور رحیم﴾ (سورۃ آل عمران-۳۱)

کہ آپ بیان فرمادیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تم میری پیروی کرو اللہ تمھیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمھارے سارے گناہ بخش دیگا اور اللہ رب العزۃ بہت زیادہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور اسی طرح نبی ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں وہ اللہ کے حکم سے لے کر آئے ہیں اور انبیاء کی اطاعت و فرماں برداری اس لئے کی جاتی ہے کہ اللہ کا حکم ہوتا ہے جیساکہ اللہ رب العزۃ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ﴾ (سورۃ النساء-۸۰)

جس نے محمد رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ رب العزۃ کی ہی اطاعت و فرمانبرداری کی۔ معلوم ہوا کہ نبی ﷺ کی اطاعت و فرمابرداری کرنا یہ اللہ رب العزۃ کی فرماں براوری کے مترادف ہے اگر کوئی شخص رسول اللہ کے مقابلے میں کسی اور کی فرماں برداری کرتا ہے گویا کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی فرماں برداری کررہا ہے۔ اس نے یہ عقیدہ اپنالیا ہے۔ جیسا کہ صوفیا کا نظریہ ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ شریعت الگ ہے اور طریقت الگ ہے اور شریعت کو وہ کتاب وسنت قرار دیتے ہیں کہ یہ الگ چیز ہے اور طریقہ جو ہے وہ سلوک کی منزلیں طے کرنا، ذکر اذکار کرنے کے طریقے کہ اب فلاں درجے پر پہنچ گیا۔ اب قطب کے درجے پر، اب قلندر کے درجے پر، یہ درجات کی بلندی حاصل کرنے کے لئے جو طریقے انھوں نے مروج کر رکھے ہیں اور یہ عقائد اور نظریات اپنائے ہوئے ہیں یہ سارے کے سارے نظریات اور عقائد اور یہ سلوک کی منزلیں طے کرنے کے لئے یہ اعمال کرنا یہ صریحا کفر اور شرک ہے۔ یہ سمجھیں۔ نبی ﷺ جو طریقہ اور شریعت دے کر گئے ہیں۔ اسکے بعد کسی طریقے کی ضرورت اور حاجت باقی نہیں رہ جاتی۔

صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ آپ نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اس سوال پر یہ بات کہی تھی۔ اس نے جب یہ کہا کہ میں اس سے زیادہ عبادت کرنے کی ھمت اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاقت رکھتا ہوں اس سے بہتر کی ھمت اور طاقت رکھتا ہوں ﴿إنی أطیق أفضل من ذلك﴾ کہا میں اس سے افضل کی ھمت اور طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا جو کچھ میں نے طریقہ بتادیا ہے ﴿ولا أفضل ذلك﴾ اب اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں۔

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ سے بہتر طریقہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی یہ سمجھتا ہے تو وہ کفر کرتا ہے۔

اس لئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"وأمامن تبینت له السنة فظن ان غیر ھا خیر منھا فھو ضال بل ھو کافر"

کہ جس شخص نے نبی ﷺ کی سنت کا علم حاصل کرلیا اسے پتہ چل گیا کہ یہ صحیح سنت ہے آپ ﷺ کی صحیح حدیث ہے۔ صحیح حدیث کا صحیح سنت کا علم ہونے کے باوجود وہ اسکی مخالفت کرتا ہے یا یہ سمجھتا ہے کہ کسی دوسرے کا فرمان کسی دوسرے کا ملفوظ کسی پیر صاحب کی بات، کسی امام صاحب کا، کسی مولوی کا، کسی مفتی کا عمل جو ہے اسکے برابر ہے یا اس سے بہتر ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں "فھو ضال" وہ شخص گمراہ ہے۔ "بل ھو کافر" بلکہ وہ کافر ہے۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

میرے بھائیو! نبی ﷺ کے مرتبہ و مقام کو سمجھیں کہ آپ ﷺ کی بات کے سامنے نہ کسی کی بات پیش کی جاسکتی ہے۔ نہ آپ کی سنت کے سامنے کسی کے طریقہ کو پیش کیا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ آپ کی ذات کے سامنے کسی کی ذات کو پیش نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح آپکی بات، آپ کے اسوہ حسنہ اور سنت کے سامنے کسی کی بات کو پیش نہیں کیا جاسکتا اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو صریحاً کفر کرتا ہے اور وہ اسلام کا انکار کرتا ہے اور اس نے شہادتین کا انکار کردیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری شرط

تیسری شرط کہ نبی ﷺ جس بات کی بھی خبر دیتے ہیں اور جو کچھ بھی آپ لے کر آئے ہیں۔ اسکی تصدیق کرنا اور جس نے آپ ﷺ کی کسی لائی ہوئی بات کا رد کیا یا تکذیب کی وہ شخص کافر ہو گیا۔ خواہ اس نے اپنی نفسانی خواہش کی وجہ سے اسکو رد کیا ہو یا اس نے کسی اور کے متعلق یہ عقیدہ و نظریہ اختیار کر کے کہ اسکی بھی پیروی ہو سکتی ہے۔ مقابلے میں اسکی بات بھی مانی جاسکتی ہے اور اسکی بات کو جانتے ہوئے نبی ﷺ کی ذات اور بات پر ترجیح دیتے ہوئے آپ کی بات کے مقابلے میں پیش کرتے ہوئے آپ علیہ الصلوۃ والسلام کی لائی ہوئی شریعت آپ کی بات، آپ کی سنت، قول، فعل یا کسی حدیث کا اس نے انکار کر دیا اسکو رد کر دیا اسکو نہیں مانا اور اس نے اس سے تجاوز کیا اس نے نبی ﷺ کی اطاعت سے خروج کیا ہے۔ یا کوئی شخص کسی اور شریعت کے پیچھے جاتا ہے۔ جو منسوخ ہو چکی ہے عیسیٰ علیہ السلام، کی یا دیگر انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام، تمام انبیاء کی شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں کسی اور کی شریعت پر عمل کرنے کو ضروری قرار دیتا ہے یا اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھتا ہے یا کسی فلسفے کے متعلق اسکا یہ عقیدہ و نظریہ ہے یا اپنی خاندانی روایات و رسومات ہیں انکو ترجیح دیتا ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد کی رسومات اللہ کے رسول کی بات کی مقابلے میں نہیں چھوڑی جاسکتیں۔ تو اس شخص نے بھی گویا کہ کفر کیا۔

اور اللہ رب العزۃ اس چیز کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿والذی جاء بالصدق و صدق به اولئك هم المتقون﴾

(سورۃ الزمر۔ ۳۳)

کہ جو شخص سچی بات کے ساتھ آیا اور اس نے اسکی تصدیق کی کہا یہی لوگ متقی ہیں۔ پرہیز گار ہیں اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت و فرماں برداری کرنے والے ہیں اسکے احکامات کو ماننے والے ہیں۔ برائی کو چھوڑنے والے شریعت کو ماننے والے ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ متقون کے سارے معنے ہیں۔

دوسرا اس سلسلے میں اللہ رب العزۃ ارشاد فرماتا ہے۔

﴿فامنوا باللہ ورسولہ والنور الذی أنزلنا﴾ (سورۃ التغابن-۸)

کہ اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے رسول علیہ الصلوۃ پر نازل کیا ہے یعنی قرآن مجید تو ان چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے کہ جو کچھ بھی رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا۔ اب نور سے مراد صرف قرآن مجید نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی اس میں شامل ہے۔ جو کچھ آپ بیان کرتے ہیں جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے جو کچھ آپ لے کر آئے ہیں جو کچھ آپ دے کر گئے ہیں۔ جو کچھ آپ نے تعلیم دی ہے کیونکہ آپ ﷺ دو چیزوں کی تعلیم دیتے تھے۔ جیسا کہ قرآن بیان کرتا ہے۔

﴿یعلمھم الکتب والحکمۃ﴾ (سورۃ الجمعۃ-۲)

کتاب کی تعلیم اور حکمت یعنی سنت کی تعلیم ان دونوں چیزوں کو ماننا، اسکی تصدیق کرنا، اسکے مطابق عقیدہ رکھنا یہ چیز ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک چیز کو نہ مانا اسکی تکذیب کی یا تکبر کرتے ہوئے اس سے روگردانی اختیار کی۔ یا اپنے بڑوں کی بات کی وجہ سے اسکو نہ مانا تو اس شخص نے گویا کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی لائی ہوئی باتوں کی تصدیق نہیں کی۔ اس نے تکذیب کی ہے۔ انکار کر دیا ہے۔ لہذا وہ شخص مسلمان قرار نہیں پائے گا۔ اسلئے کہ اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی﴾

(سورۃ النجم-۳-۴)

کہ نبی ﷺ وحی کے ذریعے گفتگو کرتے ہیں۔ اپنی نفسانی خواہشات کے ذریعے تمھیں دین نہیں بتاتے۔ اپنی طرف سے دین نہیں بتاتے بلکہ جو کچھ خبر دے رہے ہیں وہ وحی کی بنیاد پر ہے۔ لہذا جو انبیاء کو خواب بھی آجائے وہ خواب کی بات بھی بیان کر دیں تو وہ بھی وحی ہوتی ہے۔ جیسا کہ گذشتہ خطبہ میں یہ بات بیان کی جا چکی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔لہذا یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی جو بات بھی بتلائے جو خبر بھی دے اس کی تصدیق کرنا، اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔

اور پھر رسول اللہ ﷺ نے یہود و نصاری کے متعلق فرمایا:

﴿ والذی نفسی بیدہ لا یسمع بی یھودی ولا نصرانی ثم لایؤمن بی الا کان من أھل النار﴾

کہ یہودی اور نصرانی میں اگر کوئی شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا ہے۔ تو اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ جہنم میں جائے گا۔ جب یہودی اور عیسائی جو پہلے ادیان کو مانتا ہے۔ پہلے انبیاء پر ایمان رکھتا ہی ہے۔ پہلی کتابوں پر پہلی شریعتوں پر اللہ اور اسکے رسولوں پر فرشتوں پر تمام چیزوں پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن رسول اللہ پر ایمان نہیں رکھتا ہے وہ نجات نہیں پا سکے گا۔ تو جو شخص اہل کتاب میں سے نہیں ہے تو وہ بالاولی نجات نہیں پا سکے گا۔

لیڈی ڈیانا کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں تھا

اور ڈیانا کے متعلق بھی یہ بات سن لیں کہ وہ کافرہ تھی مشرکہ تھی، وہ اللہ رب العزۃ کے نزدیک مقبول و منظور نہیں ہو سکتی۔ نہ اس نے کلمہ پڑھا نہ اسکا اقرار کیا نہ اس نے لاالہ الا اللہ کی شرائط کو پورا کیا۔ اور وہ برائی کرتے ہوئے مری ہے۔ اور وہ زانیہ بدمعاش اور بدکارہ عورت جس نے اپنے خاوند کے نکاح میں ہوتے ہوئے بذات خود اپنی زندگی میں یہ اعتراف کیا تھا کہ میں نے خاوند کی خیانت کی ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ناجائز تعلقات قائم کئے ہیں اور زنا کیا ہے اور کروایا ہے۔ جس نے یہ اقرار کیا ہو اتنی بدکارہ فاحشہ کافرہ اور مشرکہ عیسائی ہو کر وہ مری ہے اور اس دین سے بھی وہ روگردانی اختیار کرنے والی تھی۔ اگر وہ اس دین پر بھی ہوتی تو جنت میں نہیں جا سکتی اسکو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ چہ جائیکہ وہ اس دین سے بھی روگردانی اختیار کرنے والی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی اور اسکی منکر تھی اور علی الاعلان وہ اللہ اور اسکے رسول کے احکامات کا انکار کرنے والی تھی اسکے متعلق نرم گوشہ رکھنا یا اسے مسلمان بنانے کی کوشش کرنا یا اسکے متعلق یہ سمجھنا کہ اسکے اعمال کا اسکو کوئی فائدہ ہوگا؟ کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔ اسکے اعمال اس دنیا میں برباد ہو چکے ہیں۔ کوئی اسکو فائدہ نہیں ہوگا اور قیامت کے دن بھی وہ ذلیل و رسوا ہوگی اور اس عورت نے سب سے زیادہ لوگوں کو برائی کی طرف مائل کیا ہے۔ حتی کہ دین دار لوگوں کے گھروں میں بھی اسکے جراثیم مرتب ہو چکے ہیں۔ ہمارے مشاہدے میں یہ بات آچکی ہے کہ اس عورت نے کس طریقہ سے پوری دنیا میں برائی پھیلائی ہے اور بدکاری پھیلائی ہے۔ اور عریانی اور فحاشی کو کس ڈھٹائی سے ترویج دیا ہے۔ لہذا یہ عورت کافرہ مشرکہ، زانیہ، فاحشہ تھی اور اس عورت نے سب سے زیادہ نقصانات پہنچائے ہیں۔ لہذا اسکے متعلق یہ عقیدہ و نظریہ رکھنا محمد رسول اللہ ﷺ جس کا اقرار کرتے ہیں اسکی شرط کے منافی ہے۔ سمجھے دین کو یہ ملوانے دین نہیں سمجھتے۔ اگر سمجھتے ہوتے تو ایسے بیانات نہ دیتے اسکو مسلمان بنانے کی ناکام کوشش نہ کرتے اور اس وہم میں مبتلا نہ ہوتے۔ دین کو نہیں سمجھتے شہادتین کے تقاضے کو نہیں جانتے اسکو نہیں سمجھتے اسلئے ایسی باتیں کرتے ہیں۔

چوتھی شرط

چوتھی شرط کہ نبی ﷺ کے حکم کو آپ کے فیصلے کو ہر ایک کے فیصلے پر ہر ایک کی بات، ہر ایک کے قول، ہر ایک کے فعل پر، ہر ایک کی رائے پر ترجیح دینا، مقدم کرنا۔

اسی چیز کو بیان کرتے ہوئے اللہ رب العزۃ فرماتا ہے:

﴿فلا و ربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حرجا مما قضيت ويسلموا تسليما﴾

(سورۃ النساء-۶۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ جب تک کہ وہ اپنے جھگڑے آپ کے پاس فیصلے کے لئے نہ لے آئیں پھر آپ انکے اس جھگڑے کا فیصلہ کر دیں، اسکو دل و جان سے تسلیم نہ کرلیں۔ اور وہ تسلیم کریں اسکو تسلیم کرنا۔ اگر کوئی شخص نبی ﷺ کی شریعت سے، آپ کی سنت سے، آپ کی احادیث سے، آپ کے دین سے فیصلہ کروانا پسند نہیں کرتا اور کسی دوسرے کی بات کو، ترجیح دیتا ہے کسی دوسرے کے فتوے، کو کسی کی بات کو کسی کی رائے کو، تو اس شخص نے گویا کہ اس سے روگردانی اختیار کی ہے۔ وہ مومنوں کی صف سے خارج ہو جائے گا۔ اللہ رب العزۃ یہ حکم لگا رہا ہے۔

اور دوسرے مقام پر اللہ رب العزۃ فرمارھا ہے۔

﴿ یاایھاالذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ﴾

(سورۃ الحجرات -۱)

ایمان والو! اللہ اور اسکے رسول سے آگے نہ بڑھو۔ معلوم ہوا کہ اللہ اور اسکے رسول سے آگے بڑھنا کیا ہے کہ نبی ﷺ کی لائی ہوئی شریعت یا آپکی سنت پر کسی کی بات کو ترجیح دینا کسی کے عمل، قول و فعل اور رائے کو ترجیح دینا۔ یہ چیز نبی ﷺ سے تقدیم کرنا ہے آگے بڑھنا ہے اسکی اللہ اجازت نہیں دے رہا ہے۔ یہی اللہ اور اسکے رسول سے آگے بڑھنا ہے۔ اگر کوئی بڑھتا ہے تو اسکے اعمال ضائع و برباد ہو جائیں گے اور اسکو قیامت کے دن کسی قسم کا کوئی اجر نہیں ہوگا۔ اللہ رب العزۃ فرماتا ہے

﴿ أن تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون﴾ (سورۃ الحجرات-۲)

تمھارے اعمال ضائع و برباد ہو جائیں گے تمھیں اس بات کا شعور بھی نہیں ہوگا علم بھی نہیں ہوگا۔

پھر اللہ فرماتا ہے کہ کسی مومن مرد اور عورت کے لئے اس بات کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ اللہ اور اسکا رسول اسکی ذات کے بارے میں جس کا شریعت نے اسکو اختیار دے رکھا ہے۔ فیصلہ کردیں اس میں کسی قسم کا اختیار باقی سمجھے۔ وہ مومن نہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مومن کی شان ہی یہ ہے کہ اسکے ذاتی معاملے میں بھی فیصلہ آجائے تو اسے خوشی ، کھلے دل سے ، خندہ پیشانی سے قبول کرتا ہے اور کسی قسم کی کوئی تنگی اور تکلیف محسوس نہیں کرتی ہے۔ اللہ فرماتا ہے :

﴿ وما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله امرا أن يكون لهم الخيرة من أمر هم ومن يعص الله ورسوله فقد ضل ضلا لا مبينا﴾ (سورۃ الاحزاب-۳۶)

کسی مومن مرد اور اور عورت کے لئے اس بات کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی کہ اسکے معاملے میں اللہ اور اس کا رسول فیصلہ کردیں پھر وہ اپنا اختیار باقی سمجھے ، اسکا اختیار ختم ہو چکا ہے۔

ایک صحابیہ کا ایمان افروز واقعہ

اسکی ایک مثال مختصر طور پر عرض کرتا ہوں کہ نبی ﷺ نے ایک انصاری سے کہا کہ اپنی بیٹی کی شادی اسکا نکاح جلیبیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کردو۔ وہ جاتا ہے اپنی سے بیوی سے مشورہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے کہ ہم جلیبیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح کردیں۔ بیٹی نے یہ بات سن لی کہنے لگی اے میرے ماں باپ کیا آپ نے اللہ کا قرآن نہیں سنا۔ اللہ فرماتا ہے :

﴿ و ما كان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضى الله ورسوله ان يكون لهم الخيرة من أمر هم ومن يعص الله ورسوله فقدضل ضلا لاًمبينا﴾

(سورۃ الاحزاب-۳۶)

اس آیت مبارکہ پر تو عمل نہیں ہوتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد رضا خان بریلوی کی قرآنی آیت میں تحریف

یار لوگوں نے عمل کرنے کی بجائے عقیدہ مختار کل ثابت کیا ہے۔ ”احکام شریعت“ میں احمد رضا خان بریلوی نے اس آیت میں تحریف کی ہے۔ ﴿من امرھم﴾ کی بجائے ﴿من انفسھم﴾ کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو مختار کل ثابت کیا ہے۔ ویسے مانا نہیں ہے۔ عقیدہ اپنا ثابت کرنے کے لئے اس آیت کو بدل دیا ہے۔

خود نہیں بدلتے قرآن بدل دیتے ہیں

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ رب العزۃ کا یہ فرمان اس لڑکی نے پڑھ کر سنایا کہ اے میرے والدین اب تمہیں اختیار ہے نہ مجھے اختیار ہے۔ مجھے شریعت نے یہ اختیار دیا ہے کہ تم میری رضامندی کے بغیر نکاح نہیں کر سکتے اور ولی کی اجازت کے بغیر بھی نکاح نہیں ہو سکتا کہا کہ نہ تمہارا اختیار نہ میرا اختیار رہا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو حکم دے دیا ہے اس پر عمل کرنا ہوگا۔ اگر عمل نہیں کریں گے تو نتیجہ کیا ہوگا کہ ہم مومن نہیں رہیں گے۔ بچی نے یہ آیت پڑھ کر سنائی کہ میرا اور تمہارا اختیار ختم ہو چکا ہے۔ جلیبیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کرنا تم پر فرض ہو چکا ہے اور ساتھ کہا ﴿ واللہ ما ضیعنی رسول اللہ ﴾ اللہ کی قسم اللہ کے رسول مجھے ضائع نہیں کریں گے۔ اس باپ نے آکر جب اس بچی کی خبر رسول اللہ کو دی تو رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن کر کہا کہ اے اللہ اس بچی کی عمر دراز کر دے۔ اسکو دنیا کی نعمتوں سے لطف اندوز کر دے۔ اپنی سہیلیوں میں سب سے زیادہ مالدار ہوئی اور سب سے زیادہ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والی تھی اور جلیبیب رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کر دی گئی۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ جلیبیب رضی اللہ عنہ کارخانے والا ہے۔ زمیندار ہے۔ کسی بڑے عہدے اور منصب والا ہے کوئی سوال نہیں اٹھایا۔ فوری طور پر کہا اے میرے والدین تمہارا اور میرا اختیار ختم ہو چکا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جو فیصلہ کر دیا ہے۔ اسکے مطابق ہمیں عمل کرنا ہوگا۔ یہ ہے معنیٰ و مفہوم کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ حکم دے دیا اسکے باپ کو نہ باپ کو کوئی حق ہے۔ نہ بیٹی کو کوئی حق ہے دونوں کا حق ختم ہو چکا ہے۔ ایمان کا تقاضہ یہی تھا جو جی نے کہا یہ روایت مسند احمد میں موجود ہے۔

میرے بھائیو اور دوستو! نبی ﷺ کے فیصلے پر کسی کو تقدیم دینا یا کسی اور کے فیصلے کو بہتر سمجھنا یا کسی اور سے فیصلہ کروانے کے لئے جانا یا جو موجود قوانین ہیں یہ ہمارا شرعی تقاضا پورا کر سکتے ہیں۔ نبی ﷺ کی شریعت سے بہتر ہیں۔ یہ اس جیسے ہیں یا نبی ﷺ کے فیصلے کو رد کر کے ان قوانین سے فیصلہ کروانا یہ صریحاً کفر ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ ہمارا جھگڑا ہو جائے تو فوراً کتاب و سنت سے فیصلہ کروانا چاہیے اور علماء کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ اھل حق اور علماء موجود ہیں جو کتاب و سنت سے فیصلہ کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں لوگوں کروا رہے ہیں اور اسی میں خیر ہے۔ اس میں بہتری ہے۔

پانچوں شرط

پانچویں شرط کہ نبی ﷺ جو شریعت لے کر آئے ہیں اسکے مطابق عبادت کی جائے۔

اور اس چیز کو بیان کرتے ہوئے اللہ رب العزۃ فرماتا ہے۔

﴿لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ﴾

(سورۃ الاحزاب-۲۱)

کہ نبی ﷺ تمھارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ اللہ کے رسول تمھارے لئے بہترین نمونہ ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ ھمارے لئے بہترین نمونہ ہیں تو پھر کسی اور نمونے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ پھر کسی اور کی بات کو پیش کرنا، کسی اور کے ملفوظ کو، سیرت کو پیش کرنا، کہ فلاں حضرت صاحب کی سیرت بڑی اچھی تھی۔ اس طریقہ سے عبادت کرتے تھے۔ تسبیح کرنے والے تھے۔ نہیں میرے بھائیو! کسی کی بات کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش نہیں کیا جاسکتا نہ کسی امام کی، نہ کسی مرشد کی، نہ کسی ولی کی اور نہ کسی اور کی بات کو پیش جاسکتا ہے بلکہ کسی نبی کی بات کو بھی محمد رسول اللہ ﷺ کی بات کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکتا۔ تو کسی اور کی بات کو کیسے پیش کیا جاسکتا ہے؟ اور عیسٰی علیہ السلام آئیں گے تو کس شریعت پر عمل کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے۔ ویسے تو یار لوگوں نے لکھ دیا ہے در مختار میں کہ عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام حنفی مذہب کے مطابق عمل کریں گے اور فیصلے کریں گے۔ یہ ان پر الزام ہے۔ ملا علی قاری اور دیگر انکے علماء نے سختی سے اسکور د کیا ہے اور انھوں نے کہا ہے کہ اگر یہ بڑے اھل علم میں سے نہ ہوتے تو ھم ان پر کفر کا فتوی لگاتے۔

معلوم ہوا کہ عیسی علیہ الصلوۃ ولسلام بھی آکر نبی ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری کریں گے۔ وہ انجیل نہیں چلا سکتے وہ مسوخ ہو چکی ہے۔ جب انجیل پر عمل نہیں ہو سکتا۔ تو ھدایہ، عالمگیری اور وہ یہ ان پر عمل ہو سکتا ہے؟ انکو پیش کیا جاسکتا ہے؟ وہ آسمانی کتاب ہے اس پر ھمارا ایمان ہے اگر کوئی انجیل پر آسمانی کتاب ہونے کا

ایمان نہ رکھے تو وہ مومن نہیں رہے گا۔ لیکن اگر کوئی ان کتابوں کو نہ مانے تو وہ مومن ہی ہے۔ ایمان سے نہیں نکلے گا۔ سمجھو اس فرق کو۔ انجیل کو نہ مانے تو اسلام سے خارج ہو جائیگا۔ اسکے باوجود اس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ یہ قدوری، یہ ھدایہ، یہ فتاوی، عالمگیری یہ فلاں فلاں ان پر کیسے عمل ہو سکتا ہے؟ انکے مطابق کیسے عقیدہ رکھا جاسکتا ہے؟ سمجھیں اس بات کو یہ عقیدے کی بات ہے۔ یہ نبی ﷺ کے مرتبہ و مقام اور مقام مصطفٰی کی بات ہو رھی ہے۔ جو مقام مصطفٰی پر تقریریں کرتے ہیں۔ وہ سمجھیں کہ نبی ﷺ کا مرتبہ و مقام کیا ہے؟ یہ ہے نبی ﷺ کا مرتبہ و مقام صحیح معنوں میں آپ ﷺ کے مقابلے میں کسی کی بات کسی کی رائے، کسی کا فتوی، کسی کا اجتہاد، کسی کا دین پیش نہیں کیا جاسکتا۔ جو کریگا، ہم کہیں گے کہ اس نے رسول اللہ کی توہین کی ہے۔ یہ گستاخ رسول ﷺ ہے وگرنہ ہمیں کوئی کہے کہ یہ گستاخ رسول ہیں۔ ہم ان کتب کا انکار

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔

لہذا میرے بھائیو اور دوستو! دوسرے مقام پر اللہ رب العزۃ فرماتا ہے :

﴿ ومن یشاقق الرسول من بعد ماتبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نو له ما تولی و نصله جهنم وسآء ت مصیرا﴾

(سورۃ النساء-۱۱۵)

کہ جو رسول کی مخالفت کرتا ہے۔ ھدایت واضح ہو جانے کے بعد اور مومنوں کے راستہ کے علاوہ چلتا ہے۔ ھم اسے اس طرف پھیر دیں گے جدھر وہ خود پھرتا ہے اور اسے جہنم رسید کر دیں گے اور وہ برا ٹھکانا ہے۔

تو میرے بھائیو! یہ بات سمجھیں کہ آپ ﷺ کی صحیح حدیث اور سنت کا علم ہو جانے کے بعد اگر کوئی آپ ﷺ کی مخالفت کرتا ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جس طریقہ سے رسول اللہ ﷺ کی شریعت کو مانا ہے جس طریقہ سے عمل کیا ہے اس طرح سے عمل کریں گے تو پھر ہم راہ راست پہ رہیں گے وگرنہ راہ راست سے جو شخص ہٹ جائے گا تو اللہ فرماتا ہے ﴿ نوله ماتولی﴾ ہم اسکو اسی طرف پھر دیں گے جس طرف وہ پھر رہا ہے۔ اگر اسے مکے اور مدینے کا راستہ پسند نہیں ہے، بغداد اور کوفہ اور اجمیر جانا چاہتا ہے تو ادھر ہی بھیج دیں گے کہ جا بھئی ادھر ہی چلا جا یہ محبت کی باتیں ہیں نہ ویسے محبت کی باتوں میں کہتے ہیں کہ مکہ اور مدینہ جائیں لیکن گاڑی کہاں پر جا کر سٹاپ کرتی ہے۔ بغداد میں یا کوفے میں یا اجمیر میں ادھر ہی رک جاتی ہے آگے اسکا کوئی ا □ ہی نہیں ہے۔ لیکن ھماری گاڑی جہاں سے بھی چلتی ہے۔ اسکا آخری سٹاپ اللہ کے فضل سے مکہ اور مدینہ ہے کوئی اور سٹاپ ہی نہیں ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ ہماری گاڑی ہے۔ یہ اہل توحید کی گاڑی ہے یہ اہل سنت کی گاڑی ہے۔ ہمارا کوئی سٹاپ نہیں ہے۔ یہیں پہ جا کے رکتے ہیں۔ لہذا اللہ فرماتا ہے۔ ﴿نوله ماتولی﴾ اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف پھر رہا ہے ﴿ ونصله جهنم﴾ اور ھم اسے جہنم رسید کر دیں گے اور یہ برا ٹھکانا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نبی ﷺ بذات خود فرماتے ہیں :

﴿ من عمل عملا لیس علیه امرنافھو رد ﴾

جس نے کوئی ایسا عمل کیا اور اس پر ہم نے کوئی حکم نہیں دیا۔ تو وہ کام مردود ہے وہ رد کیا ہوا ہے۔ اسکا کوئی اجر نہیں ملے گا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ عنداللہ مردود ہے۔ یہ صحیحین کی حدیث ہے اور صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

﴿ من أحدث فی أمرنا ھذا مالیس منه فھو رد ﴾

جس نے ہمارے دین میں نیا طریقہ نکال لیا بدعت نکال لی بدعات کا ارتکاب کرنا، بدعات کو دین سمجھ کر اپنانا، اسکو شریعت سمجھنا، اپنے بڑوں کے خاندان کے رسم ورواج کو اپنانا، اس پر عمل کرنا یہ بدعات ہیں۔ ان کو چھوڑ دو رسم قل، رسم چہلم، مانتے ہیں کہ یہ رسومات ہیں۔ بڑوں کی روایات ہیں پھر بھی چھوڑتے نہیں ہیں۔ یہ بدعات ہیں، انکو چھوڑ دیں اگر نہیں چھوڑیں گے تو اعمال اکارت ہو جائیں گے، ضائع ہو جائیں گے کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام ہر خطبہ میں اس بات سے ڈرایا کرتے تھے۔ ﴿ کل محدثه بدعة ﴾ کہ ہر دین میں نکالا ہوا ہر نیا کام بدعت ہے :

﴿ و کل بدعه ضلا لة ﴾ اور ہر بدعت گمراہی ہے ﴿ و کل ضلالة فی النار ﴾ اور ہر گمراہی کا نتیجہ جہنم کی آگ ہے۔

لہذا مبتدع شخص، بدعتی آدمی اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم رسید ہو جائے گا۔ جو اس نے بدعات کی ہیں۔

اور قیامت کے دن بھی رسول اللہ ﷺ ایسے لوگوں کو رد کر دیں گے۔ باوجود اسکے نمازیں پڑھنے والے ہونگے، وہ زکوۃ دینے والے ہونگے، وہ روزہ رکھنے والے، ہونگے حج کرنے والے ہونگے اور وہ نیک اعمال کرنے والے ہونگے۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ میں اپنی امت کے وضوء کے پانچ اعضاء سے پہچان لوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ وضوء کے اعضاء کون سے ہیں ؟ چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں۔ فرمایا کہ یہ پانچوں اعضاء انکے چمک رہے ہوں گے۔ جنھوں نے کبھی نماز نہیں پڑھی یہ جو کہتے ہیں "نہ نیتی نہ قضا کیتی" یہ امت مسلمۃ میں سے اٹھائے جائیں گے ؟ انکی کوئی پہچان ہوگی ؟ کہ یہ مسلم ہیں یہودی ہیں، عیسائی ہیں، کوئی پتہ چلے کوئی پتہ گا ؟ نہیں چلے گا ۔یہ جو کہتے ہیں "نہ نیتی نہ قضا کیتی" یہ انھیں میں سے ہیں ان کا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہ پانچوں اعضاء جنکے چمک رہے ہوں گے۔ یہ پیش کیۓ جائیں گے۔ رسول اللہ حوض کوثر پر تشریف فرما ہونگے اور حوض کوثر کا پانی پلا رہے ہونگے یہ آئیں گے جناب بڑے چہرے چمک رہے ہیں۔ یہ نورانی چہرے جو کہے جاتے ہیں یہ نورانی چہرے رسول اللہ ﷺ کہیں گے یہ میرے امتی ہیں۔ انھیں آنے دو۔ فرشتے کہیں گے نہیں آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد ان نورانی چہروں نے کون سی بدعات نکال لی تھیں ﴿انك لا تدری ما احدثوا بعدك﴾ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد دین میں کون کون سے نئے کام نکال لئے تھے۔ جب آپ کو اس بات کا علم ہوگا تو آپ فرمائیں گے ﴿سحقا سحقا لمن غیر بعدی﴾ انکو مجھ سے دور کردو، دفعہ کردو، دور لے جاؤ، انھیں۔ جنھوں نے میرے بعد میرے دین کو بدل دیا۔ نبی ﷺ نفرت کا اظہار کردیں گے۔ ان کو دور کردیا جائیگا اور انکے اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی۔

اللہ فرماتا ہے:

﴿عاملة ناصبة تصلی نارا حامیة﴾ (سورۃ الغاشیۃ۔ ۳،۴)

عمل کر کے تھک چکے ہونگے کمر جھک چکی ہوگی کہ حضرت صاحب سے اب کھڑے ہو کے عبادت نہیں ہوتی بیٹھ کے عبادت کرتے ہیں۔ اب بیٹھا بھی نہیں جاتا۔ سہارا لے کر عبادت کرتے ہیں۔ بڑی عبادت کرتے ہیں بڑی تسبیحات نکالتے ہیں اتنے نوافل پڑھتے ہیں اور کبھی وضو ٹوٹنے ہی نہیں دیتے۔ ہمیشہ باوضوء رہتے ہیں۔ اتنے قران پڑھتے ہیں۔ اتنے مصلے سنائے یہ کیا وہ کیا یہ سب کچھ تباہ و برباد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیگا۔ اللہ فرماتا ہے :

﴿عاملة ناصبة تصلى نارا حامية﴾

عمل کر کے تھک چکے ہو نگے اسکے باوجو جہنم رسید کر دیئے جائیں گے کہ انھوں نے دین میں بدعات نکال لیں۔ نئے اعمال نکال لئے جس وجہ سے اپنے اعمال ضائع کر لئے برباد کر لئے۔

آخری بات رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں :

﴿لقد تركتكم على ملة بيضاء ليلها كنهارها لا يزيغ عنها الا هالك﴾

کہ میں جس دین پر تمہیں چھوڑ کر جارہاہوں یہ دین ایساواضح ، روشن ہے، سورج کی طرح کہ اس کی رات بھی اسکے دن کے برابر ہے۔ اس دین کی اتنی چمک ہے کہ سورج کی طرح روشن ہے۔ اس دین کی رات بھی دن کے برابر۔ جس دین کی رات بھی دن کے برابر ہو اس کو سمجھنے میں کسی قسم کا اشکال ہو سکتا ہے ؟ کوئی رکاوٹ پیش ہو سکتی ہے ؟ کچھ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ نبی ﷺ فرماتے ہیں ﴿ لا يزيغ عنها الا هالك﴾ گمراہ صرف وہی ہو گا۔ تباہ و برباد صرف وہی ہو گا جو راہ راست سے ہٹے گا۔ جو راہ راست سے ہٹ گیا وہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔ جس نے بدعت کو اختیار کر لیا۔ رسول اللہ کے طریقے کو چھوڑ دیا۔ وہ تباہ و برباد ہو جائیگا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ رب العزت سے دعا کہ اللہ رب العزۃ مجھے اور آپکو شہادتین کے اس معنی و مفہوم اور حقیقت اور اسکی شرائط اور اسکی نقیض اور نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق جو عقیدہ رکھنا چاہیے یہ عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور پھر اسکے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

واخر دعونا ان الحمد لله رب العلمين

سبحنك اللهم و بحمدك اشهد ان لا اله الا

انت استغفرك واتوب اليك

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری زیر طبع کتب

عنقریب منظر عام پر آرہی ہیں ان شاء اللہ

۱- سنن ابی داؤد (عربی اردو)

۲-خطبات شیخ العرب والعجم — مفسر قرآن محدث زمان سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمۃ اللہ علیہ کے نادر خطبات کا مجموعہ، دو سو کے قریب خطبات

۳-خطباتِ حرم — سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی رحمۃ اللہ علیہ کے بیت اللہ میں دیئے ہوئے خطبات کا مجموعہ

٤- مقدمہ بدیع التفاسیر (اردو) — فضیلۃ الشیخ سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمتہ اللہ علیہ

۵-لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ — معنی، مفہوم، فضائل، شروط، نقیض۔ تالیف: محمد حسین ظاہری

٦- کتاب التوحید- فضیلۃ الشیخ صالح فوزان - مترجم: محمد حسین ظاہری

۷- قصص النبوی ﷺ (عربی اردو) — تالیف: محمد حسین ظاہری

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- صحیح صلوۃ الرسول	تالیف : محمد حسین ظاہری
۹- کتاب الدعاء	مترجم :ریاض اسماعیل
۱۰-عقیدہ اھل السنۃ والجماعۃ شیخ محمد ابراھیم الحمد	مفہوم، خصوصیت، اھل سنت کے خصائص واوصاف۔ مترجم : مولانا عبدالجبار سلفی
۱۱-صحیح فضائل أعمال (عربی اردو) (صحیح احادیث کا مجموعہ)	
۱۲-صحیح فضائل صحابہ (عربی اردو)	
۱۳-والدین کی نا فرمانی، اسباب وعلاج	
۱٤-جھوٹ، اسباب وعلاج	
۱۵-قطع رحمی، اسباب وعلاج	
۱٦-تربیتِ اولاد میں کوتاھی، اسباب وعلاج	
۱۷-المرآۃ فی تخریج من کان له امام فقراءۃ الإمام له قراءۃ۔ (عربی)	للمحدث الشھیر الشریف بدیع الدین الراشدی المکی السندی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸-داڑھی کس لئے؟	محمد حسین ظاہری
۱۹-پردہ کس لئے؟	محمد حسین ظاہری
۲۰-بدعت	محمد حسین ظاہری
۲۱-صحیح إسلامی و ظائف	محمد حسین ظاہری
۲۲-کشف اللثام (عربی)	للمحدث الشیخ الشریف محب اللہ الراشدی رحمۃ اللہ علیہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳- ایاك نعبدو ایاك نستعین (اردو)	محمد حسین ظاہری
۲۴-تفسیر سورة الحجرات (اردو)	محمد حسین ظاہری
۲۵ -الفوائد المنتخبه من سیر أعلام النبلاء (للذهبی) (عربی)	للشیخ عبدالخالق القدوسی رحمۃ اللہ علیہ
۲۶- القواعد المثلی فی صفات وأسماء الحسنی	فضیلۃ الشیخ محمد صالح المعثیمین مترجم: محمد حسین ظاہری
۲۷- التوحید الخالص (عربی)	شیخ العرب والعجم بدیع الدین الراشدی المکی السندی رحمۃ اللہ علیہ
۲۸- الدروس المهمة	سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز حفظ اللہ تعالیٰ۔ مترجم: محمد حسین ظاہری
۲۹- تقویٰ	معنیٰ و مفہوم فضیلت۔ اہمیت۔ معاشرہ کی بنیادی ضرورت۔ تالیف: محمد حسین ظاہری
۳۰- امام ابو حنیفه	اقوال ائمہ جرح و تعدیل کی روشنی میں محمد حسین ظاہری
۳۱- حنفیت (عقائد، تاریخ)	محمد حسین ظاہری
۳۲- دیوبندیت (عقائد و تاریخ)	محمد حسین ظاہری
۳۳- تبلیغی جماعت (عقائد و تاریخ)	محمد حسین ظاہری
۳۴- حکام اور مسئلہ تکفیر	کتاب و سنت اور اقوال سلف صالحین کی روشنی میں۔ محمد حسین ظاہری

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 14907

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری زیر طبع کتب

عنقریب منظر عام پر آرہی ہیں

- سنن ابی داؤد
- خطبات شیخ العرب والعجم
- خطبات حرم
- مقدمة بدیع التفاسیر (اردو)
- لا اله إلا الله محمد الرسول الله
- کتاب التوحید
- قصص النبوی (عربی اردو)
- صحیح صلوۃ الرسول
- کتاب الدعاء
- عقیدۃ اهل السنة و الجماعة
- صحیح فضائل اعمال (عربی اردو)
- صحیح فضائل صحابه (عربی اردو)
- والدین کی نافرمانی، اسباب وعلاج
- جھوٹ، اسباب وعلاج
- قطع رحمی، اسباب وعلاج
- تربیت اولاد میں کوتاھی، اسباب وعلاج

١ ظ

مرکز البحوث العلمیه والدراسات الاسلامیه
اوکاڑہ - پاکستان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ